

بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ شرعی احکام

اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا (دہلی)

بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام

[یعنی ایکٹیوی کے پھر دو جی سینئر شیعہ ۱۱-۱۳ مارچ ۲۰۰۶ء
میسور میں اعلیٰ ایم کارڈ بیٹ کارڈ اور کرنیٹ کارڈ سے متعلق
پیش کے محققین مقالات و چاقاات اور فیملوں کا مجموعہ]

اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا (دہلی)

محمد صفوری دہلی (مولانا سید احمد علی گیلانی) (ڈیڑہا) مدعو

ہام کتاب :
ترتیب :
ملاحظات :
قیمت :
میں شامت :

ناشر

کتاب خانہ نعیمیہ

(راج پور، ضلع سہارن پور، روہتاس، ہریانہ)

مجلس روزنہ

- ۱۔ مولانا مفتی محمد طہیر الدین مدنی
- ۲۔ مولانا محمد رفیع الدین سنہیلی
- ۳۔ مولانا چوہدری حسن شاہ
- ۴۔ مولانا خالد سیف اللہ رانا
- ۵۔ مولانا شعیب احمد ہاشمی
- ۶۔ مولانا حمید اللہ اسحاقی

فہرست

پہلا باب : تعہید و امور

| | | |
|----|----------------------|----------------|
| ۱۱ | موافقا تالیف طہر صلی | ابتداء |
| ۱۵ | | سوال |
| ۱۸ | | اکیڑی کا فیصلہ |
| ۲۱ | موافقا تالیف طہر صلی | تعلیق و ملاحظہ |
| ۳۵ | موافقا تالیف طہر صلی | عرض مسئلہ |

دوہرا باب : تعارف مسئلہ

| | | |
|----|--------------------|--------------------------------------|
| ۳۵ | باب اسحاق ابن صاحب | تک سے ہماری دئے ۱۱ کے کارڈ ایک تعارف |
|----|--------------------|--------------------------------------|

تیسرا باب : فقہی نقطہ نظر

مختل مسائل

| | | |
|-----|----------------------------|--|
| ۵۹ | پروفیسر محمد مصطفیٰ عثمانی | کرنے کا کارڈ اور شرح ۱۱ |
| ۸۳ | موافقا تالیف طہر صلی | تک سے ہماری دئے ۱۱ کے مختلف کارڈ کا شرعی حکم |
| ۹۰ | پروفیسر محمد امجد محمد | کرنے کا کارڈ کے فقہی نظام |
| ۹۵ | پروفیسر محمد امجد محمد | کرنے کا کارڈ اور سرے کا کارڈ کے استعمال میں شرعی رہنما |
| ۱۱۸ | شیخ محمد رشاد | کرنے کا کارڈ کی حقیقت اس کی تمام شرعی حکم |
| ۳۳ | موافقا محمد امجد محمد | تک میں رائے مختلف کارڈ کا شرعی حکم |

| | | |
|-----|----------------------------|--|
| ۱۴۹ | مولانا محمد رفیع رحمہ اللہ | بہارِ ستانی وگوں کے مختلف کار |
| ۱۵۵ | مفتی سید اختر شاہ | وینک سے ہماری دور نے ۱۱ لے کر ۱۵ کے رفتی نظام |
| ۱۶۵ | مولانا امجد علی قادری | وگوں میں رائے مختلف کار کے استعمال میں قابل اور پہلو |
| ۱۷۱ | مفتی انور الحق قادری | وینک کے مختلف کار ۱۵ سال کا شرعی علم |
| ۱۷۷ | مولانا محمد رفیع رحمہ اللہ | وینک سے ہماری دور نے ۱۱ لے کر مختلف کار کا شرعی علم |
| | | مختصہ مقامات |
| ۱۸۷ | مولانا نور محمد رحمہ اللہ | وینک میں سرونق مختلف کار کا شرعی پہلو |
| ۱۹۵ | مولانا دراج محمدی | بہارِ ستانی میں سرونق کار کے شرعی علم کے کار کا شرعی علم |
| ۲۰۰ | مولانا محمد ناصر محمدی | وینک سے ہماری دور نے ۱۱ لے کر مختلف کار کے رفتی پہلو |
| ۲۰۷ | ڈاکٹر ظفر علی شاہ | وینک کے مختلف کار کا شرعی رہنمائی |
| ۲۱۴ | مولانا عظیم عالم قادری | وینک سے ہماری دور نے ۱۱ لے کر مختلف کار ۱۵ سال کا پہلو |
| ۲۱۹ | مفتی محمد ابرار قادری | بہارِ ستانی وگوں کے مختلف کار ۱۵ سال کا پہلو |
| ۲۲۲ | مولانا نور الحق قادری | وینک سے ہماری دور نے ۱۱ لے کر مختلف کار کا شرعی پہلو |
| ۲۲۶ | سید محمد امجد علی | اس کی ایک ایک جگہ اور کر کے کار کا شرعی جائزہ |
| ۲۳۱ | مفتی جلیل عالم قادری | وینک سے ہماری دور نے ۱۱ لے کر مختلف کار ۱۵ سال کا پہلو |
| ۲۳۳ | مولانا نور محمد رحمہ اللہ | وینک میں رائے مختلف کار ۱۵ سال کا پہلو |
| ۲۳۹ | مفتی نعت محمد قادری | وینک کے ایک ایک جگہ اور کر کے کار کا شرعی پہلو |
| ۲۴۳ | مولانا محمد عزت قادری | کر کے کار کے مختلف مسائل |
| | | تقریری آراء |
| ۲۴۹ | مولانا محمد رفیع رحمہ اللہ | وینک میں رائے مختلف کار کا شرعی پہلو |
| ۲۵۰ | مولانا زہیر احمد قادری | وینک کے ایک ایک جگہ اور کر کے کار کا شرعی پہلو |
| ۲۵۳ | مفتی محمد علی رحیمی | وینک سے ہماری دور نے ۱۱ لے کر مختلف کار |

| | | |
|-----|--------------------------------|--|
| ۲۵۵ | ملحق صوبہ گندھارا کی | دیکھ میں مرہٹہ تھقب کارا سے استفادہ میں داخل کر رہا ہے |
| ۲۵۷ | ملحق جنرل احمد زیری | دیکھ سے ہماری ہر نے ہا کے کارڈ ہر مان کا شرقی نظم |
| ۲۵۹ | قاضی عبدالکبیر کاکی | دیکھ کے تھقب کارا کے استعمال میں مدد ہے پہلو |
| ۲۶۱ | مولانا عبداللطیف افسان پوری | دیکھ سے ہماری ہر نے ہا کے تھقب کارا شرقی وضا حسن |
| ۲۶۳ | مولانا سلطانی احمد صابانی | دیکھ سے ہماری ہر نے ہا کے تھقب کارا شرقی پہلو |
| ۲۶۷ | مولانا جو شویں ملتان کی | دیکھ کے تھقب کارا میں چند دیکھنے کی |
| ۲۶۹ | ملحق محمد گاما لہوی کاکی | دیکھ سے ہماری ہر نے ہا کے تھقب کارا شرقی رہنمائی |
| ۲۷۲ | ملحق چتر احمد کاکی | سرکاری لے سرکاری دیکھ سے ہماری ہر نے ہا کے تھقب کارا |
| ۲۷۵ | مولانا جو احمد صوبہ دہلی | دیکھ سے ہماری ہر نے ہا کے تھقب کارا ز- قابل تو ہے پہلو |
| ۲۷۷ | مولانا سید محمد علی محمود | دیکھ سے ہماری ہر نے ہا کے تھقب کارا شرقی پہلو |
| ۲۸۰ | مولانا محمد رشید کاکی | کچن میں ہر دیکھوں سے ہماری ہر نے ہا کے تھقب کارا |
| ۲۸۲ | ملحق راجہ کاکی | دیکھ کے تھقب کارا سے استفادہ میں مرہٹہ کی آمیزش |
| ۲۸۵ | مولانا محمد رشید دہلی (چاندنی) | دیکھ میں راجہ تھقب کارا اور شریعت اسلامی |
| ۲۸۹ | مولانا چتر محمد علی دہلی | دہرہ دہلی دیکھوں میں راجہ کا کارڈ کا جائزہ |
| ۲۹۱ | | مناقشہ |

چند روز قلمی و کلامی

چند باب
تمهیدی امور

ابتداء سیہ

جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے دنیا کے قاصد ملتے ملتے جاتے ہیں، اور جس قدر قاصد ملتے ملتے جاتے جاتے ہیں تجارت اور کاروبار کی دنیا وسیع ہوتی جاتی ہے، پہلے ایک شہر سے دوسرے شہر کے درمیان بھی تجارت شروع ہوتی تھی، اور اب اس میں مشرق و مغرب کے قاصد بھی ماریا نہیں ہیں، یہ کاروباری دوست مٹو لاہور، پٹنہ، سرہا کی منتقلی اور مٹو بہ مقام پر قابضوں کی فرائض کی منتقلی ہے، اس وقت ایک اس ضرورت کو پوری کر رہا ہے، ایک کا اصل مقصد تو رقم کی حفاظت اور جمع کرنے، انہوں کو رقم فراہم کرنا ہے، جو تجارتی طور پر سود پر مبنی ہے، لیکن موجودہ دور خاص کر گھوٹا بازار، بلیں کے پس منظر میں جنگوں کا ایک اہم کام ایک جگہ سے دوسری جگہ رقم کو منتقل کرنا، کھاتہ دار جہاں بھی ہے، اسے وہاں مٹو بہ رقم فراہم کرنا اور زمین دین میں واسطہ بننا بھی ہو گیا ہے۔

اسی پس منظر میں جنگ و تفتہ قسم کے کارڈ جاری کرتا ہے، جن میں اے، ٹی، ایم، اے جیٹ اور کریڈٹ کارڈ لیا دوسرے ہیں، اے، ٹی، ایم کے ذریعہ جمع شدہ رقم کا مالک کیس بھی کسی بینکاری کاروباری کے منبر پر ایک کے اے، ٹی، ایم مراکز سے مٹو بہ رقم حاصل کر سکتا ہے، اس صورت کے جائز ہونے پر موجودہ دور میں ملے مال کا اطلاق ہے، کواں میں ایک شہر اس جزیرہ کی وجہ سے ہوتا ہے کہ جو فقہاء و محققین کے یہاں ”اسٹیج“ کے نام سے قلم ہے، نتیجے کی صورت ہے چلی کہ ایک شخص دوسرے شخص کو اپنی رقم قرض دیتا تھا کہ دوسرا شخص فلاں شہر میں اسے یہ رقم واپس

کردے قرض دینے والے کو اس سے یہ قاعدہ ہوتا تھا کہ اس کی رقم راستہ کے ضرورت سے محفوظ ہو جاتی تھی۔ اب چاہے وہ رقم لوٹ لی جائے، لیکن قرض ہونے کی وجہ سے ضرورت پر اس کی ادائیگی واجب رہتی تھی، اور شریعت کا ایک اصول یہ ہے کہ قرض پر کسی بھی قسم کا مادی یا معنوی قاعدہ حاصل نہ کیا جائے، اگر قرض پر نفع حاصل کیا جائے تو وہ سود کے دائرہ میں آجاتا ہے، ”محلی فروع جو معاً ظہور دیا“۔ لیکن ایک تو اس مسئلہ میں مناف کے درمیان اختلاف رائے رہا ہے، دوسرے آقہ رقم کی حقیقی کار کا حکم ہے۔ اس میں چونکہ کو اس رقم کے لوٹ لے جانے کے خطرہ سے دوچار ہوا نہیں ہے ۱۴ کیوں کہ چونکہ عام طور پر اپنی ٹانگوں کو آزار دہنہ نہتا ہے کہ وہیں جو رقم تین ہوتی ہے، اس میں سے کھانا دار کو رقم ادا کر دی جائے، اس بیلا کو سامنے رکھتے ہوئے، نیز سوچو وہ وہی کار و بار کی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے علماء نے ”اسے“، ”فیہ کار“ کی صورت کو باہر قرار دیا ہے۔

دوسری صورت ’ذبیحہ کارڈ‘ کی ہے، ذبیحہ کارڈ کے ذریعہ آپ اپنی رقم دوسروں کو منتقل بھی کر سکتے ہیں، اس لئے تجارت میں اس کی بڑی اہمیت ہے، ذبیحہ کارڈ کی بنیاد پر آپ کسی بھی چیز کی خریداری کر سکتے ہیں، ذبیحہ پر خریداری آپ کی جن کی کوئی رقم کے دائرہ میں ہی ہوگی، کو یہ کارڈ استعمال کرنے، چھ چیک کو اٹھو پر رقم ادا کرنے کا مکمل بناتا ہے، اور چونکہ اس کی طرف سے اس ذمہ داری کو قبول کرتا ہے، اس صورت کے جائز ہونے پر سمیعہ میں اہل علم کا اتفاق پایا گیا۔

تیسری صورت کرنٹ کارڈ کی ہے، کرنٹ کارڈ بھی رقم کی منتقلی کی سہولت فراہم کرتا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ مزید ایک سہولت فراہم کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ کارڈ ہولڈر ایک مقررہ حد کے اندر اپنی خرچہ شدہ رقم سے نیا دو بھی خرچ کر سکتا ہے۔ یہ کوئی چیک کی طرف سے قرض فراہم کرتا ہے، اگرچہ قرض پچاس روپوں کے اندر ادا کر دیا جائے، تو اس پر اسے کوئی

زادہ رقم اور کرنی نہیں پہنچی، اور اگر پچاس روپے سے زیادہ دقت لگ گیا، تو اسے چنگ کی مشورہ شرح کے لحاظ سے اس رقم پر سود دینا ہوگا۔۔۔ اس میں شہ نہیں کہ کرنیٹ کاڈر میں ہالڈر اپنے آپ کو سود سے بچا سکتا ہے، اگر وہ مشورہ دت کے اندر ہی بیٹے، اور اگر ہے، لیکن معاملہ کے حامل و حرام ہونے کی بنیاد اصل میں وہ معاملہ ہوتا ہے جو فریقین کے درمیان طے چلا ہے، کرنیٹ کاڈر لینے والا چاہے اپنے آپ کو سود سے بچالے لیکن وہ ایک ایسے معاملہ کو قبول کر رہا ہے جس کی بنیاد ۱۳۰ کے لیٹن دین ہے، نیز چونکہ ایک حقیقت ہے کہ بچاؤ سے فی صد بلکہ بڑے اس سے بھی زیادہ کرنیٹ کاڈر حاصل کرنے والے لوگ سود میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اسی لئے چنگ کرنیٹ کاڈر کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، اس میں منظر میں ہندوستان کے علماء اور ارباب علماء نے بہ اتفاق رائے فیصلہ کیا کہ کرنیٹ کاڈر حاصل کرنا اصولی طور پر جائز نہیں ہے۔

اسلامک فاؤنڈیشن انڈیا کے پندرہویں سیمینار منعقدہ ۱۰-۱۳ مارچ ۲۰۰۶ء بمبئی، میں جن مسائل کو زیر بحث لایا گیا تھا، ان میں چنگ سے جاری ہونے والے کارکن سے متعلق ایک مباحثہ بھی تھے۔ ہر مذہب و مکتبہ کی کلی نصاب میں بحث ہوئی، اور رورڈنگز کے بعد ان تمام مباحثات کاڈر کاڈر اس مجموعہ میں آ رہا ہے، یہ تمام اور اصل انڈیا کی ان کوششوں کا تسلسل ہے، جو وہ مسلم سماج کو سود کی لعنت سے بچانے کے سلسلہ میں کرتی رہی ہے۔ ہندوستان میں سود، غیر سودی بینک کاری اور غیر سودی قرض جاری کرنے والی ادارہ کی سوسائٹیوں کے موضوعات کو انڈیا نے متعدد سیمیناروں میں غور و فکر کا موضوع بنایا ہے، اور ایسے فیصلے کئے ہیں جو کتاب، بحث کی رو سے کے مطابق ہیں، سود کے سلسلہ میں جو احتیاط مطلوب ہے، اس کے آئینہ دار ہیں، اور حرام کے مقابلہ میں، اہل تہلیل کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔

مقالات، مذاکرات، فیصلے، اور سیمینار کی تقریریں اور ادوار پر مشتمل یہ مجموعہ فقہاء، علماء، ماہرین معاشیات اور اصحابِ دینی کے لئے ایک قیمتی سوغات ثابت ہوگا، اس

سلسلہ میں میں محبت عزیز موصوفہ استیلا زائد کاشی (روحانی شعبہ صبی) کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجلس ادارت کی رہنمائی میں اسے مرتب کیا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فکر پھڑکے اس کارروائی کو اپنی منزل کی طرف کامزن رکھے، اور حضرت موصوفہ کا فاضل پیادہ سلام کاشی - جنہوں نے اس کالہ کی بنیاد رکھی تھی - کو تائید ثبات اجر عطا فرمائے۔

ناقد سیف اللہ رہنمائی
(بڑی بکری)

۲۸ فرم افرام ۱۳۳۸ھ
۷ افروری ۲۰۰۰ء

عبداللہ

بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام

یہ ایک حقیقت ہے کہ اراکِ موصلاات کی بنیاد پر قانونی اور غیر قانونی چیزیں کے موجودہ نظام نے دنیا کو سمیت کر دکھا دیا ہے، اگرچہ انگریز عدالت کا منہ کم ہو گئے ہیں، اس صورتحال نے جن کو زندگی کے تمام شعبوں پر اپنا اثر ڈال رہے ہیں اس کا سب سے زیادہ اثر معیشت و تجارت پر ہوا ہے، اگر آپ انسان کے لئے یہ بات ممکن ہوئی ہے کہ وہ ایک گناہ اور دھرمیاد کاؤں میں بیٹھ کر دنیا کے کسی بھی ملک کے کسی بھی شہر سے تجارت اور کاروبار کرے، تجارت کے اس پھیلاؤ نے ایک اہم مسئلہ ایک جگہ سے دوسری جگہ رقم کی منتقلی کا پیدا کر دیا ہے، دوسرا یہ اور چاہتا ہے کہ ایک شہر سے دوسرے شہر یا ایک ملک سے دوسرے ملک اس کی رقم جلد سے جلد اور محفوظ طریقے سے پہنچ جائے، اس مقصد کے لئے بینک نے تین قسم کے کارڈ جاری کئے ہیں، جن کا طبع عام ہو چکا ہے، اسے فی ایم کارڈ، ڈیٹ کارڈ، کرنٹ کارڈ یا میل میں کارڈ کی ان تین قسموں کی خدمات کا تصور کر دیا جاتا ہے تاکہ احکام شرعی کی تعلیق میں سہولت ہو۔

الف - A.T.M (اسے فی ایم) کارڈ

یہ کارڈ بینک اپنے کھاتہ داروں کو اس غرض سے جاری کرتا ہے کہ وہ اپنے شہر یا ملک یا کسی دوسری جگہ کہیں بھی موجود اسے فی ایم نظام سے اپنی ضرورت کے قدر رقم بصورت نقد حاصل کر سکیں۔

اس کارڈ کے ذریعہ آدمی اپنی بینک کر دو رقم ہی سے استفادہ کرتا ہے اور اس کو حاصل کر سکتا ہے، اس کے لئے الگ سے کوئی معاونہ کسی صورت اس سے لا کر لینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ب۔ Debit Card (ڈیبٹ کارڈ)

یہ کارڈ بھی چیک اپنے کھاتہ وادوں کے لئے ہی جاری کرتا ہے۔ اور اس کے استعمال کا بھی کسی طرح کا کوئی معاوضہ اور انٹیں کرنا پڑتا، سوائے اس فیس کے جو کارڈ کے بنوانے کے لئے دی جائے۔ اس کے کارڈ پر بھی آئی صرف اپنی بینک کر دو رقم ہی استعمال کر سکتا ہے، اس سے زیادہ نہیں۔

۱۔ اس کارڈ کے ذریعہ آئی بینک رقم کے فائدے سے حاصل کرتا ہے:

۱۔ شرح بخر وشت کے بعد قیمت کی اور انگلی۔ ۲۔ اکاؤنٹ اس کارڈ کے واسطے سے اپنی

مطلوبہ رقم کو اپنے کھاتے میں پہنچا دیتا ہے۔

۳۔ ضرورت پر رقم کا نکالنا۔

۴۔ ضرورت پر رقم کا اپنے کھاتے سے دوسرے کھاتے میں منتقل کرنا جس کے لئے

انٹرنیٹ سے مدد لی جاتی ہے۔

ج۔ Credit Card (کریڈٹ کارڈ)

اس کارڈ سے دو چیزیں کام انجام پاتے ہیں جن کے لئے ڈیبٹ کارڈ استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ ڈیبٹ کارڈ کی صورت میں اس کارڈ کے حامل کی موجود رقم چیک میں جت ہے۔ وہ اس کو استعمال کر سکتا ہے، اور ”کریڈٹ کارڈ“ میں صورت حال یہ ہوتی ہے کہ اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے چیک میں رقم کا موجود ہونا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ اس کارڈ کو ہماری کرنے کے لئے چیک ضرور چند آدمی کے واسطے معلوم کر کے اس شخص کی مالی حیثیت معین کرتا ہے، اور یہ کہ اس کی مالی حیثیت (آمدنی، کمائی، سالانہ تنخواہ) ہے؟

پھر مالی حیثیت معین کر کے چیک اسی حیثیت کا کارڈ جاری کرتا ہے۔ اور چیک ”کارڈ کے جاری کرنے پر ضرورت تک اس کے استعمال کرنے اور اس کے بعد اس کی تہہ“ کے لئے

ایک شخص لکھا ہے۔ کارڈ کا مالک اس کارڈ کی بنیاد پر خرچہ فرزندت بھی کر سکتا ہے، اور وہ بچے بھی اسے لی ایم نکام سے حاصل کر سکتا ہے جس کی ایک حد معین ہوتی ہے۔ اس کارڈ سے آدمی جو خرچہ دہی کرتا ہے، پانچہ حاصل کرتا ہے، ملازمہ اس کی پوری تفصیل چارکر کے کارڈ کے مالک کو فراہم کی جاتی ہے۔

اگر اس کارڈ کے حامل نے کارڈ کا استعمال نقد رقم نکالنے کے لئے کسی کے کھانچے میں منتقل کرنے کے لئے کیا ہے، تو رقم کے نکالنے کے ساتھ مزید ایک رقم کی واپسی اس کے دستاویز ہو جاتی ہے۔ جب وہ استعمال شدہ رقم کو جمع کرے گا تو مقررہ رقم ادا کرنی ہوگی۔

اور اگر کارڈ کے ذریعہ خرچہ ادا کی گئی ہے تو آخر ملازم پوری تفصیل فراہم کی جاتی ہے اور مطلوبہ رقم آدمی کو واپس دے دی جائے گی، اور اگر اس نے خرچہ کرنے پر عامیہ خرچہ کے حساب سے خرچہ رقم ہم ہوتی ہے، جس کو وہ آئندہ اصل رقم کے ساتھ جمع کرتا ہے۔

سوالات

ان تصبیحات کی روشنی میں دریافت طلب کریں:

۱۔ لی ایم کارڈ سے استفادہ کیا حکم ہے؟

۲۔ ڈیجٹ کارڈ سے استفادہ اور اس کے ذریعہ خرچہ فرزندت وغیرہ کیا حکم ہے؟

۳۔ اگر ان دونوں قسموں کے کارڈ کے حصول کے لئے کچھ رقم بطور پیش دینی پڑے تو

اس کا کیا حکم ہے؟

۴۔ ایک شخص کارڈ حاصل کرنے اور استعمال کرنے کے لئے واکر دھیس کی

شرعی حیثیت کیا ہوگی، جبکہ یہ کارڈ بینک سے اس کا رقم حاصل کرنے کے لئے دیا ہے، کیا کھس اس کی بنیاد پر اس کا خرچہ فرزندت ہوتی ہے، اور بینک سے رقم بھی حاصل کی جاتی ہے۔

ب۔ اس کارڈ کے ذریعہ حاصل کردہ رقم کے ساتھ مزید خرچہ کرنا ہوتی ہے، شرعا

اس کی کیا حیثیت ہوگی؟

ج۔ اس کا رڈ کے ذریعہ مزے کر دہ لپٹا دہ کی قیمت کے طور پر چیک نے جو رقم ادا کی، چیک کو جو رقم ادا کرنے کے ساتھ مزے جو رقم ادا کرتی ہوئی ہے، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ جبکہ یہ زائد رقم اسی صورت میں ادا کرتی ہوئی ہے، جبکہ مقررہ مدت تک ادا کی نہ گئی ہو، مقررہ مدت کے اندر رقم ادا کر دینے پر مزے کو کھٹکٹا دینا ہوتا ہے، تاہم معاملہ میں یہ بات شامل ہوئی ہے کہ مقررہ مدت پر ادا کرنے کی صورت میں اصل رقم سے زائد ادا کرتی ہوگی۔

اختصار کے فصل

بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام

اسلامک انٹرنیشنل ایف بی کا بنیادی مقصد موجودہ عہد میں پیدا ہونے والے نئے مسائل کا شرعی حکم واضح کرنا ہے۔ اس کے لئے انٹرنیشنل ایف بی نوورنگ کے ذریعہ فیصلہ کرتی ہے، چنانچہ ۱۱-۳-۲۰۰۶ء کو اس کا پندرہویں فقہی سیمینار ہندوستان کے تاریخی شہر بنارس کی وئی اور سگاد (دارالعلوم مدنیہ) میں منعقد ہوا، اس سیمینار میں پورے ملک سے تقریباً ۱۵۰ مسلمان اور پانچ اقوام معاشریات اور بنکاری کے ماہرین شریک ہوئے، جس میں تعلیم سے لے کر کیرٹلائک جو شرعی ہندوستان سے لے کر ڈیٹلی ہندوستان تک برعلاقہ کے مندوب موجود تھے، ہندوستان کے علاوہ متحدہ عرب امارات، ایران، امریکا، بھارت، اسرائیل سے بھی اصحابِ فکر ملائے شرکت فرمائی۔

بینک سے جاری ہونے والے کارڈ

اس سیمینار میں بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈز پر اس مسئلہ نظر سے بحث کی گئی کہ کس صورت میں سوڈا پلا جائے ہے اور کس صورت میں نہیں پلا جائے؟ کہیں کہ اسلام میں خرید کا استحصال ہونے کی وجہ سے سود کو حرام قرار دیا گیا ہے اور اس کی قطعاً گنجائش نہیں ہے، اس پس منظر میں جتنے امور درج منظور ہوئیں وہ اس طرح ہیں:

- ۱- چونکہ مسلمانوں میں اصل لامست ہے، اس لئے اسٹی ایم کارڈز جس کے ذریعہ مشین سے اپنی بیع کر دو رقم نکالی جاتی ہے، کے استعمال میں شرعاً کوئی قیامت نہیں ہے۔
- ۲- ڈیجٹل کارڈ کا استعمال، اس کے ذریعہ بڑے فراہم کنندہ اور ایک کماؤ سے دوسرے کماؤ

میں رقم کی منتقلی درست اور چارز ہے۔

۲۔ اسے نئی انکم کارڈ اور ڈیوٹی کارڈ کے حصول اور استعمال کے لئے جو رقم ہر ایک کی جاتی ہے

دو کارڈ کا معاوضہ اور سران چارز ہے، اس لئے اس کا ہر اکرا جاز ہے۔

۳۔ کرنے سے کارڈ کی عروج صورت ہر کھسوی معاملہ پر مشتمل ہے، لہذا کرنے سے

کارڈ اس قسم کے کسی کارڈ کا حاصل کرنا جاز نہیں ہے۔

ملخص مقالہ

بینک سے چاری ہونے والے مختلف کارڈ کے شرعی احکام

مولانا مفتاح احمد قاسمی *

اسلامک فقہ انٹرنیٹ کے چند بانیوں میں سے ایک نے ”بینک سے چاری ہونے والے مختلف کارڈ“ کی مختلف شکلوں کے بارے میں سوالات قائم کئے گئے ہیں، ان میں سے پہلا سوال یہ ہے:

سوال ۱۲- اے ٹی ایم (ATM) کارڈ سے استفادہ کا حکم کیا ہے؟

اس سوشل نیٹ ورک ۲۸ دستاویزوں کی تحریریں انٹرنیٹ کو موصول ہوئی ہیں۔ ان میں سے تقریباً تمام ہی متاثرہ حضرات کی رائے ہے کہ ATM کے موجودہ نظام سے فائدہ اٹھانا اور اپنی معاشی ضرورتوں کے لئے اس کا استعمال شرعاً جائز ہے۔ اس کے استعمال میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے۔

اہمیت اس کے باوجود مختلف حضرات نے الگ الگ دینے ہیں:

پہلا چھ سوالات: خورشید احمد اعظمی، مولانا بدر الدہ مجتبیٰ، مولانا رحمت اللہ ندوی، مفتی محبوب علی دہلوی، ڈاکٹر نظیر الاسلام، سید اسرار الحق سیلی، مفتی ثناء اللہ علی قاسمی، مفتی عبدالرحیم قاسمی، مولانا ابو سلیمان مدنی کہتے ہیں کہ کارڈ ہولڈر چونکہ ATM نظام کے ذریعہ اپنی جمع شدہ رقم سے ہی فائدہ اٹھاتا ہے اور اس خدمت کے عوض بینک کو الگ سے کوئی معاوضہ نہیں دیا کرتا ہے، اس لئے مکمل طور پر اس کا فائدہ انٹرنیٹ پر

لے اس کے اشتعال میں کوئی حزن نہیں ہے۔

بہب کی بعض دوسرے مصغرات مثلاً قاضی عبداللطیف قاضی مولانا سلطان احمد مصلاحی اور مولانا ابو ارخان ندوی وغیرہ کہتے ہیں کہ آئن چونکہ راستہ کے خطرات بہت زیادہ گئے ہیں، فوٹوں کا نقد رقم ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر بھرا اگتائی ڈھارا ہے، بلکہ کبھی یہ رقم جان کے لئے بھی سفر و بیان ہوتی ہے، نیز اس میں عام اشیا بھی ہے، اس لئے اس سے اشتقاق کی گنجائش مضموم ہوتی ہے، وغیرہ۔

مفتی عبداللطیف چلچلیاری اس کے جواز سے اتفاق کرتے ہوئے کہتے ہیں: اگر چہ اس پر سلیج (بڑی) کا اشتقاق آتا ہے جو اشتقاق کے نزدیک مکروہ ہے، مگر عام احمد کے نزدیک سلیج ہائز ہے، اور اشفاق عام اور عورتوں کے پیش نظر بہب غیر پرمٹل کی گنجائش ہے۔ مفتی محمد رفعت رحمہ اللہ قاضی صاحب ATM سے اشتقاق دو شرطوں کے ساتھ ہائز قرار دیتے ہیں:

۱۔ ایک غیر سواری کا اسٹ میں رقم جمع کی گئی ہو۔

۲۔ دوسرے شریعہ یا ملک میں رقم پہنچانے کی اجازت اور اگر دی جائے، اور نہ ہائز نہیں ہوگا۔

مولانا ابو ارخان ندوی نے ATM کارڈ کا مختلف حیثیتوں سے ہائز دیا ہے، مثلاً:

۱۔ دوویک میں جمع مال کا ایک ڈیپو ہے جسے دیکھا کر دوسرے شریعہ میں رقم حاصل کی جائیگی ہے۔ اس کی پہلی حضرت ابن زبیرؓ و ران مہاشن کا موٹل ہے جسے آپؐ حجازی مکہ کے لئے کرتے تھے (مسو طرغی ص ۳۷)۔

۲۔ کارڈ کی ادوری حیثیت سلیج کی ہے جو حنیہ کے یہاں مکروہ ہے، لیکن سلیج کی وہ صورت جس میں قرض دوسرے شریعہ میں واپس کرنے کی شرط نہ ہو، مثلاً شخصی اور معاشرہ کی کے نزدیک اس کے اختیار کرنے میں کوئی حزن نہیں ہے، مولانا کی تحقیق کے مطابق ATM نظام میں بھی رقم کی منتقلی مشروہ نہیں ہوتی ہے۔

۳۔ تیسری حیثیت میں اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ ATM نظام میں ایک جگہ سے دوسری جگہ رقم کی منتقلی مشروط ہوتی ہے اور یہ منتقلی کی طرح ہے تو ہمیں ”الصرور ذات نسیج المحظورات“، ”الحرع مدفوع“، ”المشفقة تحلب البیسیر“ کے منظر ہمارے قراں پائے گا۔

مولانا نیاز احمد مولانا نیاز احمد عبدالمجید دینی ATM نظام سے استفادہ کو درست قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں: ”مستحقین کی طرف سے ضرورتی سہا ہے، حکم عام اصول پر لگاؤ جاتا ہے۔“

مولانا نیاز احمد بخاری تحریر کرتے ہیں کہ آج جبکہ اسلامی اقتصادی نظام موجود نہیں ہے، مسلمانوں کا موجودہ دھوکہ باز نظام سے کچھ مغرب ہو جانا اقتصادی حیثیت سے کمزور سے کمزور تر ہونا ہے، نیز موجودہ معاشی نظام سے ملحقہ ترقی نہیں مسلمانوں کے شرعی احکام سے احراش کا سبب نہ بن جائے اور ذہن اندہ کی راوند اختیار کر لے۔

جہاں تک عرب متعلقہ کاروں کا تعلق ہے تو انہوں نے اپنے متعلقوں میں ATM سے کوئی بحث نہیں کی ہے۔ مثلاً جے ای کی وجہ یہ ہے کہ وہاں اس کارڈ کا عمومی پلن نہیں ہے بلکہ اس کے نزدیک اس میں کوئی قابل لحاظ فتنہ ہی بحث نہیں ہے جس پر مشکوک کی جائے۔

سوال: ۲۔ دوسرا سوال بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کے سلسلہ میں ڈیبٹ کارڈ (Debit Card) سے تعلق ہے کہ اس سے استفادہ اور اس کے بار میں خرچہ فروخت وغیرہ کا کیا حکم ہے؟

اس کے جواب میں تقریباً تمام سی متعلقہ کارڈ معارضے نے اس کی تمام قسموں سے اتفاق کرتے ہوئے اس کے جواز کی بات کہی ہے۔

بیشتر معارضے نے اپنے متعلقوں میں یہ دلائل پیش کئے ہیں کہ کارڈ ہولڈر اس کارڈ کے

ذریعہ اپنی جمع شدہ رقم ہی سے نقد و اضافات ہے۔ اپنی ضرورتوں کے لئے چیک سے مزید رقم نکالیں یعنی برقی ہے اور نہ ہی اس کارڈ کے استعمال میں کوئی شرعی مانع نظر آتا ہے۔ جب کہ بعض حضرات نے یہ کہہ کر بات ختم کر دی ہے کہ اس کے جواز کے حلال بھی میں ہیں جو ATM کے ذریعہ میں گذرے۔

اب یہ بعض متکلمین کا موقف ہے کہ اس کی فقہی تخلیق کر کے ہوئے ”موہر، کٹھن، ٹائما“ وغیرہ سے اس کی تعبیر ہے۔ چنانچہ ص ۱۵۷ اور ۱۵۸ خان صاحب نے اس سلسلہ میں جو کہہ کہا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے:

”بحث کارڈ کے ذریعہ شرح فروخت کے بعد قیمت کی ادائیگی یا اپنے کھاتے سے دوسرے کے کھاتے میں رقم منتقل کرنے کی صورت میں چیک کی حیثیت پائی و مشتری دونوں کے وکیل کی ہوگی، اس کی وکیل میں انہوں نے ہر ایک ہنگام کی مندرجہ ذیل مہارت پیش کی ہے:

”بحوز الوکیل بغض الدين، لان الموكل قد لا يقدّر على الاستيفاء بنفسه، فيحتاج إلى التعويض إلى غيره، وتحوّل الوكالة بقضاء الدين لأنه لا يملك القضاء بنفسه وقد لا يتهمأ له القضاء بنفسه فيحتاج إلى التعويض إلى غيره“ (رد المحتار ج ۴ ص ۲۳)۔

دوسرے کے کھاتے میں رقم منتقل کرنے کی وکیل یہ ہے:

”فان الموكل، حذرهنا الألف با فافان وادفعه إلى فلان فإنهما قضى حاز لها ما واستحصانا“ (الذی طابع النسخہ ۱۲۹۹)۔

دوسری صورت یہ ہے کہ چیک کی حیثیت محال طے کی مانی جائے، جس کے صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ محال اور محال طے جیوں اس مقدمہ پر راضی ہیں، تاہم یہ ہے کہ اجب کارڈ کے ذریعہ انجام پائے جائے مقدمہ پر محال، محال اور محال طے نہ صرف راضی ہیں بلکہ رابطہ ہیں، اس کی وکیل یہ مہارت ہے:

دیتے ہوئے لکھتے ہیں: اگرچہ بعض معاصر فقہاء نے اس مقدمہ کو خلاف کتاب قرار دیا ہے جو اپنی اصل کے لحاظ سے جائز ہے، لیکن اس میں شرابی یہ بیوا ہوتی ہے کہ اگر یہ ماں لایا جائے کہ کارڈ ہوگا رکاز جو سرمایہ جنگ میں ہے، وہ جنگ کے پاس بطور قرض ہو رہی ہے اور اس کے بدلہ میں جنگ اس کو کارڈ فراہم کر رہا ہے تاکہ وہ اس کارڈ سے قاعدہ اٹھائے تو یہ دبا کے مشابہ ہوگا اس لئے کہ یہ مختلف قرض کے مقابلہ میں حاصل ہو رہی ہے، اور مدیٹ ہے کہ "کل فرص حرم مضعدہ" دیا، اس لئے اس مقدمہ کو "کاف" مانا گیا وہ بھڑ ہے، کیونکہ کارڈ ہوگا رہا سرمایہ جنگ میں بطور نمانت ضمانت سی رکھنا ہے اور حالت ضرورت جنگ اس کے نائب اور مکمل ادارہ رکھتا ہے۔

ڈاکٹر وہبہ صدیقی زمیلی لکھتے ہیں کہ ڈیجٹل کارڈ کے ذریعہ ہونے والا مقدمہ اس حالت تک جائز اور مباح رہے گا جب تک کارڈ ہوگا رہا اپنی جتنی رقم سے استفادہ کرے اور اس پر کوئی سودی قاعدہ مرتب نہ ہو، نیز اس کے لئے یہ بھی جائز ہوگا کہ وہ جنگ سے لڑتی ہوئی شدہ سے زائد رقم نکالے بشرطیکہ جنگ اس کی اجازت سے اور اس کے عوض کوئی فائدہ نہ وصول کرے، اس لئے کہ معاملات میں اصل مباح رہا ہے۔

ڈاکٹر زمیلی صاحب بھی اس مقدمہ کو "مقدودہ" قرار دیتے ہیں جو اسلام میں بلا حرج و مشروط ہے۔

سوال ۳: تیسرا سوال یہ ہے کہ اگر اسے لی ایم کارڈ اور ڈیجٹل کارڈ کے حصول کے لئے کچھ رقم بطور فیس دینی چاہئے تو اس کا کیا حکم ہے؟

اس کا جواب تمام مذاہب کا رہا ہے جنہوں نے عرب فقہاء کے یہ دی ہے کہ ان دونوں کارڈ کے حصول کے لئے دی جانے والی فیس کی رقم، حق لڑنے اور اجر دینا ہے، جس کا لینا شرعاً جائز ہے۔

جو ان کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے بعض حضرات نے اس فیس کو سوچا اور رائج

اللہ میں سنبھلی۔ مفتی عبد الحکیم صاحب دہلوی وغیرہ ہیں۔

مولانا رحمت اللہ دی، کٹاری لکھڑا، اسلام آباد مفتی شاہد علی کاکھی وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ عام روایت ۱۰ اجول میں اس طرح کے کارڈ کو حاصل کرنے کی گنجائش نہیں ہے ۱۰ یہ کہ کسی ضرورت پیش آجائے جس کے بغیر چاروت، ہتھوڑی صورت میں اس کی گنجائش ہوگی۔ جب کہ مجلس متفقہ کارڈ ضرورت نے سوال نمبر ۴ (الف) کو ختم کر دیا ہے۔

سوال: ۴: (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ کرپٹ کے ذریعہ حاصل کردہ رقم کے ساتھ جو مزید رقم ادا کرنی ہوتی ہے، شرما اس کی کیا حیثیت ہے؟

اس کے جواب میں متفقہ کارڈ ضرورت کے درمیان اصرار کی رائیں آتی ہیں: پہلی رائے جو اکثر متفقہ کارڈ ضرورت کی ہے، یہ ہے کہ کرپٹ نہ کارڈ کے ذریعہ ویک سے نقد رقم لائے یا دوسرے کے کھاتہ میں منتقل کرنے پر اصل رقم سے زائد رقم دینا جائز نہیں ہے۔ اس ضرورت کے اعلان یہ ہیں کہ یہ اضافی رقم جو ویک کو دی جاتی ہے اس کی حیثیت مدد ہے: ”کل قروض حرم مفعلاً فہو حرام“ کی رو سے سو کی ہے، جو حرم قطعی ہے اس لیے کہ اس معاملہ میں ویک غرض اور کارڈ بہت دھڑکتی ہے۔

مفتی حبیب اللہ صاحب کاکھی اصل رقم سے زائد رقم کو سہولت دیتے ہوئے دیکھی ہر اس کی شرط لگانے بلکہ کرپٹ نہ کارڈ کے ذریعہ حاصل کرنے اور اس سے نفع اٹھانے کی کوہا ہر مقرر دیتے ہیں، اس کے لئے انہوں نے بطور دلیل مندرجہ ذیل عبارت پیش کی ہے:

”مہی النسی ﷺ عن ”سلف وبع“، مثل ان مقرض شخص غیرہ الف درہم علی ان یسعه دارہ او علی ان یرد علیہ لیسود منه لو اکثر والرباۃ حرام اذا کانت مشروطة او معارفہ علیہا فی القروض، لان ”کل قروض حرم مفعلاً فہو ربا“ (تہذیب سلای وادبہ ۶/۲۷۳ ص ۳۷۳)۔

۶۔ عن جابرؓ "لعن رسول اللہ ﷺ اکمل الوما وکاتبہ وشاہدہ وقل:"
 ہم سواہ " (صحیح مسلم ۲/۲۵۵، ۲۴۳)۔

اہل بیت کی آخری تحریر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کریمت کارڈ کے استعمال، عدم استعمال کا مسئلہ عصر حاضر کے مسائل میں سے ایک ہے، جس پر انتہائی غور و فکر کی ضرورت ہے۔ چنانچہ مولف لکھتے ہیں: "بعض اشخاص نے یہاں تک تہذیبیت اختیار کی ہے کہ وہ دینی ہے جو وہ گمراہی، لیکن عصر حاضر میں یہ مسائل کی طرح کریمت کارڈ کا مسئلہ بھی انتہائی غور و فکر کا متقاضی ہے، لہذا انفرادی رائے کے بجائے انتہائی آراء کو فیصلہ کی بنیاد بنایا جائے تو بہتر ہوگا۔ جنس ہے "الصوروات نسیج المحظورات" اور "لولاہ لیسرود" "یہ اصول عموم بنائی کی رہنمائی کریں، اس لیے ان جیسے اصول کو بھی ٹھکر کر دیا ہوگا۔

مفتی محمد طہت اللہ صاحبی اصل رقم کے ساتھ ادراکی جانے والی انسانی رقم کو سو دیکھتے ہوئے لکھتے ہیں: "سوئی قرض بظہر اور کے پھر لیا جائے نہیں ہے، خواہ وہ ٹکس کا بظہر اور ہو یا مال کا، مزید دیکر دیکر بظہر اور سے کم و بیش کی گجوری میں ٹکسوں کا کام ضرورت دیکھیں، ماحبت، خرمات شرمہ قطعہ کے ارتکاب کی اجازت نہیں ہوگی۔

اس سلسلہ میں مولانا سلطان احمد املائی کی گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کے استعمال کی وہ صورتیں ہیں: ایک یہ کہ صاحب کارڈ اس کے استعمال سے پہلے کہا تو میں اپنی حیثیت کے مطابق رقم جمع کروے اور اس سے قاعدہ اخراج ہوئے اپنی کاروباری ضرورت کے لیے جمع شدہ رقم سے کچھ نقد بھی صرف کرے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اپنے کہا تو میں کوئی رقم ہی جمع نہ کرے، بلکہ صرف اس صورت سے قاعدہ اخراج ہو چکے ہوں اسے کارڈ کے جاری کرنے کی صورت میں دیکھ کر ان دونوں صورت میں کارڈ بھرنے اور انسانی رقم کو دینا ہے۔ اس کو بھی ہوا، یہ قیاس کرنا چاہئے کہ فرق صرف اس قدر ہے کہ جمع ہوا، میں نے نہیں نہیں ہوا ہے جب کہ ہنگامہ سسٹم میں ایک اصول

کے تحت نافع کی شرح معین ہوتی ہے۔

آگے نکتے ہیں: اولہاں کی روٹنی میں سرور سے نکتے سے کر کے کارڈ کے درمیان
ہیک سے حاصل کر دو رقم سے دو رقم ہیک کو راہی جاسکتی ہے۔

ہیت آموعل انگوتی کاٹوی جس میں اس انسانی رقم کو کارڈ ہیک روکوی جانے وئی سرور
کی اڑھار اور لایا ہے جو جاز ہے اس کی روٹنی میں موٹا مٹی ہیک کاٹوی کی رائے ہے کہ
اس رقم کا لایا جاز ہے۔

ملتی مد لرم کامی اس انسانی رقم کو روٹنی کی اڑھار لائن اللہ مت قرار دیتے ہوئے
ایک شرط انسانی کرتے ہیں:

- ۱۔ ہیک اس قرض کو کوئی مفادہ وصول نہ کرے۔
- ۲۔ وصول لائی کی مدت میں تقدیم و تاخیر کی صورت میں نقصان میں کمی پیش نہ کرے۔
- ۳۔ سہلت کی اڑھار بھی نہ مانگے۔

انہوں نے موٹا مٹی حق کاٹنی صاحب کی اس تحریر کو بطور دلیل پیش کیا ہے جس میں یہ ہے
کہ ہیک لائن اور مشور کی کے اور میان ہیئت وکیل ۱۰ لال بہت سے اور انہماں جانتا ہے جس کے
عوض ۱۰ کچھ اڑھار لیتا ہے جو شرعا جاز ہے۔

ڈاکٹر قاری پھر سلام صاحب اس انسانی رقم کو سرور میں سہلت کی اڑھار قرار دیتے
ہوئے نکتے ہیں: اس لئے اس دوسری (انسانی) رقم کی اور انگلی کو کتابت کا بدلہ مان لیا جائے تو
جوڑ کی کچھ کٹنگ نکل ہے۔

اس سلسلہ میں موٹا مٹی اللہ نوہی کی تحریر سے دو باتیں سامنے آتی ہیں:

- ۱۔ اصل رقم کے ساتھ دوسری رقم کی اور انگلی کا عوض ہونے کی وجہ سے سو ہے، اگر اس کو
کارڈ کے اڑھار اس کی تہہ و بھر کی ضرورت اور یہی ہے تو دوسری رقم کی طرح اس کا بھی حکم ہوگا۔
- ۲۔ جب بازاری حق کے وصول کے لئے ختماء نے رشوت دینے کی عہد امت دی ہے اور

ضرورت پڑنے پر سوہی قرض لیا جائز قرار دیا ہے تو یہاں بھی ضرورت پڑنے پر بقدر ضرورت اس شخص کی ادائیگی کی گنجائش ہوتی چاہئے۔
 مولانا شوکت ثناء کا بھی کی رائے بھی یہی ہے کہ بلا ضرورت شیعہ و اہل کی گنجائش نہیں ہوگی۔

مولانا ابوالخاں ندوی کی رائے ہے کہ چھوٹی سطح پر تھامت کرنے والے مسلمانوں کے لئے اس کا رڈ کے استعمال کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ بلا ضرورت ۳۲ درجہ ہے۔
 جب کہ بڑی سطح پر تھامت کرنے والوں کے لئے چنانکہ اس طرح کے کارڈ کا استعمال تھامت کے لئے ایک ضرورت بن گیا ہے اس لئے "الضرورات فیجیح المحظورات" کے تحت درست ہوگا آگے نکلتے ہیں: ملت کو انتہائی بد حالی سے بچانے کے لئے ضروری کر بیٹے کارڈ کے ذریعہ فرہشت کی اجازت دینا نہایت ضروری ہے، ورنہ امت مایہ بد حالی، جہالت، "لو کلاہ الفلور ان ہکون کلورہ" فرمان نبوی کے مطابق بیسائیت و کاذبائیت کے پانچ کڑاں ہم ہر مذہب و مصلحت کا انکار ہو جائے گی۔

سوال: ۴: (ج) کے ذیل میں یہ رائے مانگی گئی ہے کہ کر بیٹے کارڈ کے ذریعہ طرح کردہ اشیاء کی قیمت کے طور پر بینک نے جو رقم ادا کی، بینک کو وہ رقم ادا کرنے کے ساتھ مزید جو رقم ادا کرتی ہوئی ہے، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ جب کہ یہ زائد رقم اسی صورت میں ادا کرتی ہوئی ہے، جب کہ مقررہ مدت تک ادائیگی نہ کی گئی ہو مقررہ مدت کے اندر رقم ادا کر دینے پر مزید کچھ نہیں دینا ہوتا ہے؟ ہم معاملہ میں یہ بات مثال ہوتی ہے کہ مقررہ مدت پر ادا نہ کرنے کی صورت میں اصل رقم سے زائد ادا کرتی ہوگی؟

اں کے جواب میں مولانا سلطان احمد املائی ہر مولانا محمد بن غازی کے علاوہ تمام متاخرہ حضرات کی رائے ہے کہ اصل رقم کی واپسی میں ہونے والی تاخیر کے عوض مزید رقم کی

لوہنگی جہاز نہیں ہوگی۔ نیز اگرچہ حسین دہت پر اصل رقم ادا کر دینے سے پہلے رقم کا زمائش ہو جاتی۔ لیکن چونکہ معاملہ میں بیات ملے ذاتی ہے جو کا مندرجہ شرط ہے، اس لئے یہ معاملہ بھی قائم ہوگا۔
 ان ضرورت کے لحاظ سے مندرجہ ذیل ہیں:

۱- پہلی ذاتی اور اضافی صورت ۳۰ ہے۔

۲- تاجری کی صورت میں عام کردہ رقم ماندا الفسینہ ہے۔ (ڈاکٹر محمد الجید موسوی، پروفیسر
 صدر تاجی محمد اشرف)

۳- دو اضافی حالت کے فرض ہے اور حالت وصف ہے۔ (ڈاکٹر فاروقی، مفسر اسلام آبادی)

۴- دو اضافی حالات ہیں: (۱) کے نام سے موسوم ہوگا۔ (مفتی محمد العظیم، لاہور)

ابن مفتی تاجی محمد اشرفی کا یہ اصول اور شیعہ احمدی مفتی شاہ علی کی رائے ہے کہ چونکہ مقررہ حالت کے اندر رقم ادا کر دینے سے پہلے رقم نہیں ملتی پرتی ہے، اس لئے کہ بہت کے ساتھ اس کے جوڑ کی گنجائش ہو سکتی ہے۔

مفتی شاہ علی کا یہ اصول لکھتے ہیں: تاہم بعض ملکوں میں اس کا پلن اگانا عام ہو گیا ہے کہ عوام پوری کی شکل اختیار کر چکا ہے اس لئے رقم کی رائے ہے کہ فیضی طور سے کرے کہ کارڈ کی حوصلہ شکنی کی جائے اور اسے مقررہ طور پر دیا جائے..... اور اگر کوئی بتا دے تو اصل رقم مقررہ حالت کے اندر ادا کر دے۔

مولانا سلطان احمد املاوی کے نزدیک اس اضافی رقم کی حیثیت دھریں، اسکول، کالج اور دوسرے دفاتر میں رائج لینے نہیں کی ہے۔ جسے عرف عام میں جہاز تسلیم کر لیا گیا ہے۔ آگے لکھتے ہیں: مولانا فتح علی گڑھ کے مسئلہ زیر نظر میں کرے کہ کارڈ میں بہت کم دہانے کی صورت میں لینی رقم پر اضافی رقم ادا کی جاسکتی ہے۔

سے استفادہ کیا گیا ہے۔

حکایت میں تقریباً سبھی حلقہ کار علماء کرام نے استفادہ کو جائز اور درست قرار دیا ہے، شیخ ابوبکر ذہبی اور مولانا جبرائیل دہلوی نے "الأصل فی المعاملات الإباحة" کے تحت جائز کہا ہے، اور مولانا ابی اسلم بن قاسم حضرات کے پیش نظر ہے جنہوں نے جواز کیلئے کسی حد تک مبالغہ کی قیامت کہہ دے کی صراحت کی ہے۔

مولانا محمد ارغوانہ دیوبند نے اپنی کتاب "کار و کھل" میں جگہ جگہ حلال کا حوالہ دیا ہے اور اس کتاب میں رقم کی منطقی مشروطیت ہونے کی وجہ سے استفادہ کو جائز سمجھتے ہیں اور اگر رقم کی منطقی مشروطیت نہ ہو تو "الضرورات تبیح المحظورات"، "المعروف مطلق" نیز: "المصلحة تذهب التمسیر" کے مد نظر جائز کہتے ہیں، اسی طرح مولانا ابی اسلم صاحبان نے مثلاً عام، حوائج، شجرہ اور انسانہ اشرف کے پیش نظر جائز کہا ہے اور مولانا امیر الحق سیلی صاحب نے چٹک میں رقم جمع کرنے کی طرح اس کار کو بھی حلال قرار دیا ہے۔

مولانا محمد طہ صوفی صاحب قادیان نے اس کار سے استفادہ کو دھڑلے کے ساتھ جائز لکھا ہے، اول یہ کہ غیر سودی نکاح میں رقم جمع ہونا، دوم یہ کہ دوسرے شرعی ملک میں رقم چھپانے کی اہمیت اور کرہی جائے۔

رقم بطور لئے بھی نقل رقم کی منفعت کی باوجود حلال غیر مشروط ہونے کی وجہ سے جائز لکھا ہے۔ اور کسی ملک میں صرف اسلئے کہ اس میں اسے فی حکم کار کا کی سہولت فراہم ہے "المعروف کا معشروط" کے پیش نظر رقم جمع کرنے اور کار سے استفادہ کو جائز مع الحرجہ لکھا ہے۔

دوسرا سوال: ذبح کا کار سے متعلق ہے۔ اس کار کی ذمہ داری کھانا اور اپنی جمع کرہ رقم سے ہی استفادہ کرتا ہے، نیز اس کار کے ذمہ شرعی ہر دولت کی بعد قیمت کی ادائیگی

اور اپنے گناہ سے دوسرے گناہ میں رقم منتقل کرنے کی سہولیات بھی میسر ہیں اور اس کا رد کیلئے نہیں بھی دینی پڑتی ہے۔

سوال ہے کہ ٹریڈ کارڈ سے اشتقاق اور اس کے ذریعہ خرچہ فراہمیت و تعمیر کا کیا حکم ہے؟

اس سوال کی جواب میں بھی فکر یا سبکی متھو نگار حضرت اشتقاقہ کی جواب پر مشفق ہیں، مولانا ابوسلیمان مہدائی، مفتی محمد رفیع رحمہما کی، مولانا رحمت اللہ ندوی، مفتی حبیب اللہ قاسمی، مولانا کی مدینہ غازی، مولانا حکیم عالم قاسمی، مفتی محبوب علی دہلوی، مولانا طہ قاسمی، مولانا شہد علی قاسمی، مولانا پربان اللہ علی سنہلی، مفتی نیاز احمد بھاری، مولانا شاکت ٹاٹا، مولانا نور الحق، مولانا سعید، مولانا نیاز احمد سعید، اور مولانا سلطان احمد اسلامی صاحبان نے کسی قیامت اور ملت مائع کے نہ پائے جانے کی وجہ سے نیز اس کارڈ کے ذریعہ کافی سہولیات ہونے کے سبب، استعمال اور اشتقاق کو جائز رکھا ہے۔

مولانا قاضی محمد انجیل اور مولانا قاری ظفر علیہ السلام صاحبان نے بعض کراچیوں کے پابند، دکاندار، عام اور خدائی شدہ و نیز "المشفقة نعلت الصصور" کے پیش فکر استعمال کی اجازت دی ہے۔

مولانا ہر ارخان ندوی، شیخ الحدیث محمد فاضل امین، شیخ، مہدی زبلی، مولانا محمد لطیف، اور مولانا محمد اعظم صاحبان نے اس کارڈ کے ذریعہ خرچہ نہ صرف کو حوالہ کی صورت قرار دیا ہے۔

جب کہ شیخ محمد امجد محمد مولانا اور اہل سبیلی اور رقم بطور خور شید احمد نے اس کو کالہ کی صورت قرار دیا ہے، اس لئے کہ یہ وہ معاملہ جو آدمی خود کر سکتا ہے، اس کا دوسرے کو مکمل اور اس پر بھی بنا سکتا ہے۔

خرچہ برائے کاغذ پیش ہے اور اس نے اس فرض کی اہم انگلی کاغذ، کارڈ جاری کرنے

والے ٹیک کے خوف کر دی ہے یا اسے دیکھ کر ڈر گیا ہے۔

شیخ ہبید زبلی نے اس کا رڈ کے استعمال کو دو شرطوں کے ساتھ جائز لکھا ہے۔ اول یہ کہ حامل کارڈ اپنی جتنی ضرورت کم سے کم احتیاط کرے، دوم یہ کہ اس سے احتیاط کی صورت میں وہ نہ لازم آئے۔ ہر دو ملا کر اس کی پہلی صاحب نے ان لوگوں کیلئے اس کا رڈ کے استعمال کو جائز کیا ہے جنہیں اس کی خاص ضرورت پڑتی ہے جیسے بیمار، چڑھتا ہو۔

اور مولانا محمد اعظم صاحب نے یہ شرط لکھی ہے کہ رقم بھروسہ لینے کی نیت سے نہ ملے گی کی نہ۔

سوال: کیا یہ قائم کیا گیا ہے کہ اگر ان دونوں قسموں کے کارڈ کیلئے کچھ رقم بطور فیس دینی پڑے تو اس کا کیا حکم ہے؟

تمام شیخ صاحب لکھتے ہیں کہ فیس دینا جائز نہیں ہے مولانا عبد العظیم مولانا نیاز احمد عبد العظیم، اور مولانا ابو الہاس مدینی نے شرعاً کسی مالعی حرق نہ ہونے کی وجہ سے جائز لکھا ہے مولانا ابو نعیم، مولانا سلیمان، مولانا سلطان احمد، صالقی اور مولانا رحمت اللہ مدنی نے عام فہم کی طرح جائز قرار دیا ہے، جیسے ڈاکٹر، دوا گھر، دکان کی فیس اور جیسے کبھی حضرت نے کارڈ کا معاوضہ، ایسی ہی شرط، اللہ تعالیٰ اعمل اور حق مستقر اور دیا ہے۔

مولانا قاری الطیر الاسلام، مولانا تنظیم عالم قاضی، مولانا نیاز احمد بخاری اور مولانا محمد اعظم صاحبان نے اس سے متعلق کچھ باتیں بتا کر اس کی ضرورت کی ہے۔

مولانا رحمت اللہ قاضی صاحب نے رقم کو دوسرے شریک ملک میں منتقل کرنے کے بجائے کیلئے فیس کو زمرہ قرار دیا ہے۔ اور رقم بطور دے بھی فہم کو ضروری اور زمرہ قرار دیا ہے تاکہ حق کو وہی ملے یعنی خرچ سے شفقت جائز نہ ہو جائے۔

جدید سوال: کرپٹ کارڈ سے متعلق ہے اور یہ تین اکر اور مشکل ہے۔
پہلا جز (الطاف) کرپٹ کارڈ حاصل کرنے اور استعمال کرنے کیلئے اوکر دو

فہم کی شرعی حیثیت کیا ہوگی۔ جب کہ پیکار و جنگ سے اجتناب قائم حاصل کرنے کیلئے ہوتا ہے۔

جو اب میں قتال کا روضہ کی آراء مختلف ہیں۔ مولانا ابو سلیمان دہلوی مولانا
حکیم عالم گامی مولانا عبد الغنی پٹنوی ری۔ مولانا کاظمی عبد الغنی۔ مولانا برہان الدین
سنبلی مولانا محمد اعظم ساداتان نے کرنے تہ کارڈ کی فہم کو سوہانے کی خلیا دہا جابر قرار دیا
ہے۔ اس لئے کہ اس کارڈ کی حد اے سوہانہ خصوصاً ہیں، مفتی صیب اللہ اور مولانا رحمت اللہ
نوری ساداتان نے ناجائز کہنے کے باوجود ضرورت اور عموم بلوی جیسے اصول کو ملحوظ رکھنے کا
مطہر دیا ہے۔

مولانا قاری مظہر عالم مفتی عبد الرحیم گامی مولانا ہارنان نوری مولانا نیاز احمد
عبد الرحیم مولانا گامی الدین ملازی مولانا شہد علی گامی مولانا اسرار الحق سنبلی مولانا شوکت شاہ
گامی مولانا پیر احمد گامی مولانا شاہ احمدی گامی مولانا ابن عباس دہلوی مولانا سلطان احمد
اسلامی شیخ عبد الرحیم محمد شیخ عبد زبلی، اور رقم دہر نے اس فہم کو بھی جائز لکھا ہے۔ اور اسے
کارڈ کا حصہ قرار دے کر حشر اور دیا ہے۔

شیخ صدیق محمد فامین نے یہ تفصیل کیا ہے کہ اگر کرنے تہ کارڈ کی فہم اور اجب کارڈ کی
فہم مساوی ہو تو جائز ہے اور اگر جنگ و جدت کارڈ کی فہم نہیں لیتا تو کرنے تہ کارڈ کی فہم زیادہ
لیتا ہے تو اس میں کسی نام و مستحقہ کا احتمال ہے۔

نوع ہذا جزاء (ب) : اس کارڈ کے ذریعہ حاصل کردہ رقم کے ساتھ مزید جو رقم ہوا
کرتی ہوتی ہے شہا اس کی کیا حیثیت ہوگی۔

مولانا سلطان احمد اسلامی صاحب اس معاملہ کو ملحوظ ہوا ہر قیاس کرتے ہیں اور لکھتے
ہیں: ”اس کی روشنی میں ضرورت کے تقاضے سے کرنے تہ کارڈ کے ذریعہ جنگ سے حاصل کردہ
رقم سے اور رقم جنگ کو ہر ایک جانتی ہے۔“

مولانا ہارنان نوری اس مزید رقم کو جنگ کے اس عمل کی اللہ تہ قرار دیتے ہیں۔ جو وہ

ہر ماہ حال کارڈ کو تھیہ سفر نامہ کرتا ہے۔

ملحق عبد الرحیم صاحب نے فنی مقامات کی حوالہ سے لکھا ہے کہ ویک ڈائن اور مشتری کے درمیان حیثیت اعلیٰ وکیل بہت سے امور انجام دیتا ہے اور شرعیاتی اور نکاحات پر اہل بیت لیا جاتا ہے۔ لہذا ان امور کی اورنگی میں بھی ویک کیلئے اپنے کا جب سے اہل بیت کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔

اور مولانا محمد بن غازی نے بھی علی اساس اسرار الوکالة بالبلغ الی رقم کے لیے کو جائز کہا ہے۔

باقی تمام متعلقہ حضرات نے ال مزہ رقم کو سواقر اور پتے ہوئے جائز لکھا ہے، ال نے کہ پتے با وض ہے مولانا محمد سلام صاحب نے سواقر اور پتے کے لاء جو لکھا ہے کہ ضیق سے نہ کیلئے چرچہ چوری ال مزہ رقم کو لاء کارڈ یعنی رقم تائے کی کتابت وغیرہ کا بدل مان لیا جائے تو جرہ کی گنجائش نکل سکتی ہے۔

تیسرا حصہ (ج): ال کارڈ کے ذریعہ شرع کر دہ اشیاء کی قیمت کے خوردہ ویک نے جو رقم ہوا کی ویک کو دور رقم ہوا کرنے کے ساتھ مزہ رقم ہوا کرتی ہوتی ہے اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ بہت کہ یہ زائد رقم ال صورت میں ہوا کرتی ہوتی ہے بہت کہ مقررہ مدت تک اور انگلی نہ کی گئی ہو۔ وغیرہ؟

مولانا سلطان احمد املاقی صاحب لکھتے ہیں "ال کی حیثیت لیت فیس کی ہوگی"۔ ویک کوئی خیراتی ادارہ نہیں، کاروباری ادارہ ہے، زائد رقم کے بدلے سے ال کو اپنی فیس جلد واپس مل جاتی ہے، اسی طرح کی مصلحت سے اسکولوں میں لیت فیس کا ردائی ہے جسے عرف عام میں ہائر اسکولم کر لیا گیا ہے۔

باقی تمام متعلقہ حضرات نے ال رقم کو سواقر اور ال نے کہ صورت مسوولہ پر رد سیدہ کی تعریف صادق آتی ہے اور ال کی فنی خصوص قلعہ سے ثابت ہے، ال نے اکثر لوگوں کی

رائے یہی ہے کہ ٹوکھو مقررہ مدت میں ہی رقم جمع کر دی جائے۔ معاملہ سوہی ہوگا، اس لئے کہ اللہ
 ناسد ہے، اور مولانا شاد علیہ الرحمہ کی مولانا اسرار الحق سنہ ۱۹۷۱ء میں مولانا شاد علیہ الرحمہ کے لئے رقم مقرر کرنے
 مقررہ مدت میں ہوا کرنے کی صورت کو صحیح فکر بہت جائز سمجھا ہے، کیونکہ اس صورت میں زائد رقم
 نہیں دینی پڑتی، اور تاخیر کی صورت میں جو شرط ہے وہ ٹوکھو ملتی جائیگی، بالآخر اراکین میں مذکور ہے
 ”تطبیق القروض حرام والشرط لا یلزم“ (۱۹/۳۴)۔ مفتی حبیب اللہ صاحب نے سوہی پر
 دینے کے باوجود ”الضرورات تبیح المحظورات“ اور عموم ہادی جیسے اصول کے پیش نظر
 غور فکر کا مشورہ دیا ہے۔

دو برابر

تعارف مسئلہ

بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ - ایک تعارف

محترم احسان الحق صاحب

اسے ٹی ایم، کرڈٹ کارڈ، سیٹ کارڈ

یہ پلاسٹک کا ایک ٹکڑا ہے جس پر بینک کا نام اور نشان، کارڈ ہولڈر کے واسطے اور بعض اوقات فوٹو اور کارڈ آرڈر نمائندگی کا تھراپی نشان (Logo) بھی ہے۔ کارڈ ہولڈر کا نام، کارڈ کا نمبر، سرس کی مدت، سیویز بھی اس پر کندہ ہوتی ہے۔ چونکہ اس کو رقم ٹھکانے، جمع کرنے، سامان کی خرید وری اور رقم اخراجات پر قیمت کی اورانگی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے لہذا اس کو ”پلاسٹک رقم“ کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔

مختلف قسم کے کارڈوں کی خصوصیات

اسے ٹی ایم کارڈ

Automatic Teller Machine کارڈ بینکوں کی جانب سے اپنے صارفین کو گرفت اور سیویز کا اخراج سے بینک کی اسے ٹی ایم مشینوں اور رقم بینکوں (یا بھی) مطابقت کے تحت) کی اسے ٹی ایم مشینوں سے رقم ٹھکانے کے لئے جاری کئے جاتے ہیں۔ یہ بینکوں میں مقامات پر نصب کی جاتی ہیں جہاں صارفین پر آسانی پختی کیں، اپنے بینک کی اسے ٹی ایم مشین کا

یہ امر ضروری ہر وقت ڈانڈوں و بینکوں کے ساتھ بینک کے پاس ہر کارڈ کو کسی اسے ٹی ایم یا دیگر مطابقت رکھتی ہے۔

استعمال کرنے کے لئے کارڈ بھرتوں سے عام طور پر کسی قسم کی فیس نہیں لی جاتی ہے۔ حالانکہ دوسرے بینکوں کی اسے فی ٹیم شٹین استعمال کرنے کی صورت میں فیس وصول کی جاتی ہے، اہمہم دوسرے بینکوں کی اسے فی ٹیم شٹین استعمال کرنے کی فیس = 50/- روپے وصول کی جاتی ہے۔ یہ بینکوں کے درمیان باہمی معاہدے کے ذریعہ کم یا ختم کی جاسکتی ہے، ایکہ اکانٹ بھرتوں کے ذریعہ روزانہ نکالی جانے والی رقم کی ایکہ حد متعین کر دی جاتی ہے۔

کرپٹ ٹیٹ اور ڈیٹ کارڈ

اسے فی ٹیم کارڈ کے علاوہ کارڈ بھرتوں کا استعمال فن ویکانوں اور تجارتی مراکز سے مسلمان کی خرچے اری اور گھاساٹ پر قیمت کی اورنگلی کے لئے بھی کر سکتے ہیں جن کے اور بینک کے درمیان معاہدہ موجود ہو، تجارتی مراکز پر عام طور پر ان کرپٹ ٹیٹ کارڈ کے تجارتی نمکات (Logo) واضح طور پر ڈپٹے کئے جاتے ہیں جن کو قبول کرتے ہیں۔ غیر ٹھکوں میں بھی ان کارڈوں کے ذریعہ غیر ملکی کرنسی میں اورنگلی کی جاسکتی ہے، حالانکہ استعمال کرنے والوں کے لئے FERA کے ضابطوں کا فیمل رکھنا ضروری ہے، غیر ملکی زرمبادلہ میں قومی کرنسی کی تبدیلی کے لئے صارفین کو فیس ادا کرنی پڑتی ہے، کارڈس کے برٹس کی تردید اور ٹھیکہ کے لئے مختلف بینک صارفین کو ستر روپے فی دن کی رقم کی فیمل پر اضافی سہولیات مثلاً ٹھیکہ حادقانی بیس، سٹری مسلمان اور بیس سے گئے مسلمان کا بیس، برٹس پونکٹ جن کو رقم میں تبدیلی کیا جاسکتا ہے، اور حادقہ، غیرہ بھی مسیا کر دیتے ہیں، تجارتی مراکز صارفین کو ہر ٹھیکہ ادا کارڈ جاری کرنے والے اداروں کو بھی خرچے اری ڈسکونٹ دیتا ہے۔

ٹھیکوں کی جانب سے کارڈس سے حادقہ انتظامی ادارات صارفین کی بیس سے کارڈ جاری کرنے کی فیس اور ٹھیکہ کی فیس اور تجارتی مراکز سے صارفین کی جانب سے کی گئی خرچے اری کے حساب میں ڈسکونٹ رقم کے ذریعہ پردے کئے جاتے ہیں۔

کرنیٹ کارڈ

یٹا کارڈ ایک طے شدہ کرنیٹ (اعصار) کی رقم کے ساتھ اور روزانہ ضرورت پر اسی اور بینک سے ایک محدود رقم لگانے کی ضمانت کے ساتھ جاری کیا جاتا ہے، کرنیٹ کارڈ استعمال کئے جانے کی نقل میں اعصار رقم ایک معین مدت میں کارڈ ہولڈر کی جانب سے بینک کو ادا کی جاتی ہے، اس مدت معینہ پر اعصار رقم کو ادا کرنے کی صورت میں اس پر طے شدہ شرح کے حساب سے سود و اکرم پڑتا ہے، علاوہ سود یا کم سے کم اضافی رقم وصول کرنے کی تاریخ سے وصول کی جاتی ہے، کرنیٹ کی حد وصولی طور پر یا ملگب ہے۔

یٹا کھام کس طرح کام کرتا ہے؟

کرنیٹ کارڈ کے ذریعہ لین دین میں مختلف پارٹیاں شامل ہوتی ہیں، کارڈ جاری کرنے والے اور اعصار کارڈ کا استعمال کرنے والے (کارڈ ہولڈر) کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے، جس کے مطابق کارڈ ہولڈر اس کا استعمال طے شدہ تجارتی مراکز (جنہیں ممبر مراکز بھی کہا جاتا ہے) میں سامان کی خریداری صرف اخراجات پر قیمت کی ادائیگی کے لئے کرتا ہے، اس کے علاوہ کارڈ جاری کرنے والے اور اعصار تجارتی مراکز کے درمیان بھی ایک معاہدہ وجود ہوتا ہے۔

طریقہ کار

جب کارڈ ہولڈر کسی دکان یا دیگر تجارتی مرکز سے خریداری کرتا ہے تو اس کو اپنا کارڈ Retail Outlets (دکان، فیرو) میں دینا پڑتا ہے، دکان دار اس کارڈ کو کارڈ جاری کرنے والے اور اس کی جانب سے مہیا کردہ ایک مشین میں داخل کرتا ہے جس کو Imprinter Machine کہتے ہیں، مشین کارڈ کے معتر ہونے کی تصدیق کرتی ہے اور واچ پر کارڈ ہولڈر کا نام اور نمبر رقم کر دیتی ہے، کارڈ ہولڈر اسے واچ پر دھنکا کرتا ہے جس کو دکان دار کارڈ پر کے دھنکا سے ادا کر دیتا ہے، واچ کی نقل ملنے سے گئے سامان کے ساتھ خریداری کو

دے دی جاتی ہے، ریڈیو آؤٹ لیٹ (ریڈیو دار) کا کارڈ بولڈر کے اکاؤنٹ میں مل سکتا ہے اور کارڈ جاری کرنے والے ادارے سے رقم حاصل کرتا ہے۔ یہ ادارہ کارڈ لٹو کرنے والے بینک کو مالدار مل بھیج کر اس سے رقم حاصل کرتا ہے، بینک کا کارڈ بولڈر کے اکاؤنٹ میں اس رقم کا اندرون کر کے چلایا رقم کا حساب کارڈ بولڈر کو اس کی فراہمی کے لئے بھیج دیتا ہے، اس پوری کارڈر ہٹی میں تقریباً ۵۰ دن کا مدت لگتا ہے اور اس دوران کارڈ بولڈر کو ہر سٹریٹ "مداری" سہولت حاصل رہتی ہے۔

ڈیجیٹل کارڈ

ڈیجیٹل کارڈ بھی فراہمی کا کارڈ ہے جس کے ذریعہ رقم مسلمان ڈیجیٹل خدمات حاصل کئے جاسکتے ہیں، ان کی رقم کارڈ بولڈر کے اکاؤنٹ میں موجود رقم میں اضافہ کی طور پر منبہا کرتی جاتی ہے۔

طریقہ کار

ڈیجیٹل کارڈ کے ساتھ چپ بولڈر خرچہ ادا کرتا ہے، ۱۰ مکان دار ایک انکڑ ایک Data Capture machine میں کارڈ کو داخل کرتا ہے اور یہ مشین PIN نمبر کی تصدیق کے بعد کارڈ بولڈر کے بینک اکاؤنٹ سے آئی رقم کم کر دیتی ہے اور مکان دار کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتی ہے، اس طریقہ مسلمان دینے سے عمل مکان دار کو یہ رقم حاصل ہو جاتی ہے۔

ضروریات

کارڈ حاصل کرنے کے طریقہ کار میں ایک اکاؤنٹ ہونا چاہئے اور اس میں رقم بھی ہونی چاہئے اگر وہ ڈیجیٹل کارڈ استعمال کرنا چاہتا ہے، ڈیجیٹل کارڈ کے استعمال کی صورت میں اس سے اتنی ہی خرچہ ادا کی جاسکتی ہے جتنی رقم اس کے اکاؤنٹ میں موجود ہے۔

کارڈ بولڈر کو حاصل ہونے والے فوائد

- ☆ کارڈ بولڈر کو بطور اری وغیرہ کرنے کے لئے رقم نکالنے کے لئے چیک نہیں بٹا جاتا اور چیک بن کر اس کی رقم لینے کے لئے انتظار نہیں کرنا پڑتا۔
- ☆ خرچہ اری وغیرہ کے لئے اسے چیک نہیں دینا پڑتا۔
- ☆ کرڈٹ کا انحصار اس کے کارڈ کے مستحق ہونے پر ہوتا ہے۔
- ☆ کارڈ بولڈر کو چیک کے ذریعہ ادائیگی کی تاریخ تک ہر سستی کرڈٹ ملتا ہے۔
- ☆ عام طور پر خرچہ اری پر دکان دار کے ذریعہ کارڈ بولڈر کو ڈسکاؤنٹ دیا جاتا ہے۔
- ☆ کارڈ بولڈر کو مناسی فوائد مثلاً مفت انشورنس یا ٹیکس ریکٹ اور تحائف حاصل ہوتے ہیں۔

تجارتی اداروں (دکان دار وغیرہ) کو حاصل ہونے والے فوائد

- ☆ دکان دار میں وغیرہ کو رقم وصول کرنا اس کی تسکین کرنا اور اسے چیک میں جمع کرنا نہیں پڑتا بلکہ اہت کی بچت بھی ہوتی ہے اور چیک کو رقم منتقل کرنے میں پیش آنے والے خدشات و غلطی سے بچاؤ بھی ہوتا ہے۔
- ☆ کارڈ قبول کرنے سے اس کی فروخت کا دائرہ بڑھتا ہے۔
- ☆ جس رقم کا سامان بخر و بشت کر رہا ہے اس کی وصولیائی یقینی ہوتی ہے۔
- ☆ ہسپ کرڈٹ (انحصار) کی سہولت ہوتی ہے اور ڈسکاؤنٹ مل رہا ہے تو خرچہ اور زیادہ سے زیادہ خرچہ اری کرتے ہیں۔ اس طرح یہ سامان کی فروخت بڑھانے کا بھی ذریعہ ہے۔

بینکوں کو حاصل ہونے والے فوائد

- ☆ کسٹمر کو بار بار چیک آنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ایک کے بدلے کوئی کئی مدت

فرام نہیں کرنا پڑتی۔ چیک کو کم کام کرنا پڑتا ہے۔

- ☆ چیک ورائٹی کے لئے رکھی جانے والی نقد رقم میں کمی کر سکتے ہیں؟
- ☆ ڈشوکے جانے والے چیک کی تعداد میں اضافہ نہ کی جاتی ہے، لہذا ان چیکوں کو وصول کرنا اور ان پر رقم کی ورائٹی وغیرہ کا کام بھی کم ہو جاتا ہے۔
- ☆ چیک مختلف بینکس میں مختلف کارڈ وغیرہ کی پیش کر کے اپنے کسٹمر کا بڑا سودا کر سکتے ہیں۔
- ☆ بینک کی قسط میں اور سود کی قسط میں اضافی رقم حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔

کچھ خصوصی کارڈ

گوئڈ کارڈ

یہ کارڈ ہارڈ کی سی ایک قسم ہے جو کہ نیا دھڑول کسٹمر کو لاکھوں روپے کی خریداری وغیرہ کی سہولت مہیا کرتا ہے۔

اسمارٹ کارڈ

ریجن روویچک ایک ایڈوانسڈ ۱۹۹۹ء کو جاری رہنما اصولوں میں اس کارڈ کی تعریف اس طرح کی ہے: ”یہ کارڈ ایک کارڈ کا نقشہ ہے جس میں ایک ایک رقم کی ایک اصل حیثیت ہے جو کہ پہلے سے وائی جا چکی ہے اس میں مزید فنڈ کا اضافہ کیا جاسکتا ہے جو کہ کارڈ ہولڈر کے اکاؤنٹ سے آن لائن رقم ٹرانسمیٹ کے لئے اور رقم کی ورائٹی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور جس کا استعمال دیکھ کر ضروریات کے لئے بھی کیا جاسکتا ہے“ اس تعریف میں پری پیڈ موبائل فون کارڈ (جن میں ٹیڈ وڈ رقم پہلے سے جمع ہوتی ہے) بھی آتے ہیں۔

دیگر ممالک میں اس کو چارجڈ کارڈ (Charged Card) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

نوع کارڈ (Switch Card)

یہ ایک قسم کا الٹرا تکٹ ڈیٹ کارڈ ہوتا ہے جو کہ تجارتی مراکز وغیرہ میں وائیگی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ کارڈ ان پینے گئے سالانہ وغیرہ کی قیمت کارڈ ہولڈر کے اکاؤنٹ سے اپنے اکاؤنٹ میں منتقل کر لیتا ہے۔ یہ دراصل ڈیٹ کارڈ کی ہی ایک قسم ہے۔

کو برانڈڈ کارڈ (Co-branded Card)

ایک ایسے کارڈ کو کسی اور مالیاتی ادارے کے باہمی اشتراک کی صورت میں ڈیٹ کارڈ ہے، جو کہ یہ کارڈ کی طرح ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

ریجنرہ بینک آف انڈیا کے رہنما اصول

کریڈٹ کارڈ برائیس کے تعلق سے ریجنرہ بینک آف انڈیا کے رہنما اصول جو کہ جنرل آف بینکنگ انڈیا کی جنوری ۲۰۰۶ء کی شامیت میں تیار ہوئے ہیں، ان کے مطابق کارڈ جاری کرنے والے ادارے پچھلی باتیں:

☆ مل فوری خوردہ کمیشن کو دیا جائے۔

☆ سالانہ فیصد شرح (Annualised Percentage Rates) واضح طور پر

کارڈ پر لکھ کر درج ہونا چاہئے (خریداری اور رقم ٹرانسفر کے لئے اگر ایک سال شرح ہو تو ان کو بھی سالانہ خوردہ کمیشن دیا جائے گا۔ سالانہ فیصد شرح اور اس سے کی جانے والی وائیگی کے ادا ہونے کے تین سالہ طریقہ واضح طور پر بیان ہونا چاہئے۔

کمیشن کے حقوق

☆ بے غلب کارڈ ڈیٹ ٹائٹل کے جائیس گئے، اگر بے غلب کارڈ ڈیٹ کیا جاتا ہے، اس کو

خاص استعمال بنادیا جاتا ہے اور اس سلسلہ میں کارڈ پمپل کرنے والے کی رضامندی حاصل کے بغیر اس کو مل بھیج دیا جاتا ہے تو اس عمل کی رقم سے روپائی رقم جمع ہوجانے کی رقم کے کارڈ جاری کرنے والے ہمارے کسی طرف سے کسٹمر کو بغیر اعتراض و احتجاج کے ادا کی جائے گی۔

☆ بے طلب ہمارا رجحان کرے گا کہ سہولیات کرے گا کارڈ ہولڈر کو نہیں دی جائیں گی۔ اگر بغیر رضامندی کے کسی قسم کی کرے گا کہ سہولیات کارڈ ہولڈر کو دی جاتی ہے اور وہ اس پر اعتراض کرتا ہے تو کرے گا کہ سہولیات مل جائے گی اور ایک مناسب رقم بطور جرمانہ ادا کیا جائے گی۔

نکاتی رقم کی ہمدانیائی

☆ اوسار رقم کی ہمدانیائی کے لئے فنکشن مالی اداروں (این بی ایف سی) اور ان کے کارندوں کو پیشگی نکاتا نکاتا کہ وہ سی ۲۰۰۰ میں رجسٹرڈ بینک کی جانب سے جاری کئے گئے ہمدانیائی کی پابندی کریں گے۔

☆ اوسار رقم کی ہمدانیائی کے لئے اگر تیسری پارٹی کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں تو کارڈ جاری کرنے والے ادارے کو پیشگی نکاتا نکاتا کہ اس کے رجسٹرڈ کسٹمر کی رازداری رکھیں اور اپنے کسی بھی عمل اور کارروائی سے باہر ہیں جن سے کسٹمر کی ایوان داری اور اس کی سہولیات ہوتی ہو۔ ہمدانیائی کے ذریعہ جاری تمام قسطوں میں کارڈ جاری کرنے والے بینک کے ایک ذمہ دار سینئر افسر کا نام ذمہ ضرورت ہو جس سے کسٹمر صرف چھپے رہا ہلا قائم کرے۔

☆ بینک / مالی ادارے (NBFCs) اور ان کے کارندوں کو کسی قسم کی نفاذی ہمدانیائی دہنی پورہماں کرنے کی کوشش اوسار رقم کی ہمدانیائی کے دوران نہیں کرنا چاہئے۔

اسی کے ساتھ ساتھ بعض اراکین چیلنج میں داخل کرنے، کرپٹ کا رڈ ہوئے رکھے اور اوٹمانہ، دوڑتوں، رفرریج (Referees) وغیرہ کی Privacy کا احترام نہ کرنے کی اہواز کسی اٹل میں نہیں دی جاسکتی، اس سلسلے میں دھمکی تو میرا اور نامعلوم فون کاٹ کر کرنے اور جھوٹی اور بے بنیاد عرضداشت پیش کرنے پر بھی پابندی ہے۔

تشویش کا امر

بعض اوقات جنگوں کے ذریعہ آشورس کی سہولت کا رڈ ہوئے رکھیں کسی قیمت کے ملینی منت مہیا کی جاتی ہے، لیکن کبھی کبھی آشورس کے اثر اہواز، اثر اور دھمکی کی فیس میں شامل ہو جاتے ہیں، جہاں آشورس سے متعلق غرر (Gharar)، اور بے مہرہ (Mairir) کی شکیں شریعہ کے منظر سے اسے باعث تشویش بناتی ہیں۔

ریزرو بینک کے رہنما اصولوں کی روشنی میں بر جانے کی فیس میں حاصل ہونے والی رقم کو بھی شریعی جہاد میں ہر کھلے کی ضرورت ہے۔

کرپٹ کا رڈ کے نقصانات

- ۱- یہ امر لینے کی عادت ڈالتا ہے۔
- ۲- جب کرپٹ (احصار) سلمان لینے کی سہولت (حاصل ہو تو) کا رڈ ہوئے رکھیں عام طور پر نقد رقم سے کی جانے والی شے اس کی پے فیسٹ زیادہ تر بے ادبی کرتا ہے، مرا پے بگڑتے سے آگے نکل جاتا ہے۔
- ۳- تجربہ سے بچا ہوتا ہے کہ کھڑکی بڑی تعداد میں ہوتی ہے اور اننگی نہیں کر پاتی، ہمارا فیس سوڈی اور اننگی کر پاتی ہے، یہ بعض اوقات عمل نہ حاصل ہونے کی وجہ سے حاصل ہونے کی وجہ سے یا کا رڈ ہوئے رکھیں اور اس سے اور اننگی ہر سے کرنے سے ہوتا ہے۔

۴۔ چونکہ سوئی خلیج پر کرپٹ ہے آسانی حاصل کیا جاسکتا ہے، لہذا کارڈ ہولڈر اس کا استعمال بے دریغ کرتا ہے۔

ان کارڈز کے استعمال کے لئے Pin Codes جو کہ عام طور پر عددی (Numerical) یا حرفی (Alphabetical) ہوتے ہیں، دو خاص محسوس کئے گئے ہیں، اول لڈ کر اگر ان کا کسی پرنٹڈ شخص پر شکشاف ہو جائے تو وہ ان کا ناجائز استعمال کر سکتا ہے، دوم، خود دانشناس ان کارڈز کا استعمال کرنے سے گھبریں۔

لہذا ضرورت اس بات کی محسوس ہوئی کہ کوئی ایسا طریقہ ایجاد کیا جائے جو ان محاسبات سے پاک ہو، اس سلسلہ میں ٹورنٹو کے نتیجہ میں یہ طے پایا کہ سوہوہہ PIN کاہل قدمی میں جو کہ ہر شخص کو اس کے پروں کے نشان کی شکل میں ملا ہے سے بھر کوئی دھڑاٹھ ہو سکتا۔

لہذا زمانہ قدیم سے استعمال ہونے والے نشان نگہ کو پین کوڈ کا درجہ دے دیا گیا۔ اول اللہ کر قرض کو پاک کرنے کے لئے ICICI Bank پیل می Biometric Cards (جیاتیائی پینکس والے کارڈ) جاری کر چکا ہے، جن کے استعمال کے لئے PIN Code کی نگہ نشان نگہ سے کام لیا جاتا ہے۔

آخر اللہ کر قرض کو کسی حد تک دور کرنے کے لئے City Bank Micro Finance خلیف معیشتی گراڈوں کے ۱۰ سٹے Biometric-ATMs جیاتیائی پینکس والے سٹے قائم کئے گئے ہیں۔

یہ ATM پینک اور چھٹے کے ہائے آواز پر کام کرتے ہیں، اور مختلف زبانوں کی استعداد رکھتے ہیں، اس میں گئے دوہن (پیل میٹ کے لئے اور دوسرے ٹائٹ کے واسطے) گراہک کی رہنمائی قریب کرنے کے لئے بھی بات کرتے ہیں، گراہک کے زبان (آوازی) حکم کی تید کے لئے نشان نگہ کو لالہ کیجیہ سٹے ہیں۔

یہ ATMs خلیف معیشتی اور سے کے دفتری ایسی جگہ جہاں اس طرح کے گراہک

رہے بلکہ کام کرتے ہیں واضح ہیں۔

City Bank کا کہنا ہے کہ فی الحال اس بینک سے منافع نکالنا مقصود نہیں ہے۔
مشقی میں اس کا کثیر پانے پر استعمال اس کی کثارت کر سکتا ہے۔

-(Source - the Journal of Baubuy, February 2007 P. 122)

اسلامک کریڈٹ کارڈ

اسلامی ادارہ کی جانب سے پیش کردہ مصنوعات میں مدیہ ترین اسلامی کریڈٹ کارڈ ہے، الصبح بمن عجل (Al Bai Bithaman Ajil) کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے بینک ایک با سودی اور باہر جانے کریڈٹ کارڈ ڈیو کرنا ہے، اس نظام کے تحت کریڈٹ کارڈ ہولڈر کے ذریعہ بینک کی طرف سے سامان خریدا جاتا ہے، یہ سامان بینک کے ذریعہ کریڈٹ کارڈ ہولڈر کو ایک مقررہ اضافی فیصد رقم کے ساتھ (جیسے مارک اپ کہتے ہیں) فروخت کر دیا جاتا ہے۔ یہ رقم کارڈ ہولڈر کو بعد میں بھی بغیر کسی ہرجانے کے بینک کو ادا کرنا پڑتا ہے۔

اسلامک کریڈٹ کارڈ کی خصوصیات

- ☆ یہ نہ کہتے مسلمانوں اور غیر مسلموں، دونوں کے لئے ہے۔
- ☆ ایک چھل رقم سامان جس کے طور پر بھرنے کی جاسکتی ہے۔
- ☆ روایتی کریڈٹ کارڈ کی اضافی سہولیات اسلامی کریڈٹ کارڈ میں بھی ملتی ہیں، مثلاً پورے پوائنٹ دھانا تک خریدا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ ڈیپازٹ کیا جاسکتا ہے۔
- ☆ کارڈ طلب کرنے والے کے پاس کسی قسم کی طغنی خفایت (جس کا ذکر احادیث سے ملتا ہے) ہونی اور اس کی جانب سے مضامین جو ہو کر جس پر وہوں پارٹیوں کی رضامندی ہو (مذاہبی) ہے۔

- ☆ کرے شہ کی حفاظت کی رقم کے تناسب میں ہوگی۔
 - ☆ عمومی تنگدلی (Takaful) حاصل کرنا ممکن ہوگا۔
 - ☆ کچھ بچک، بحرہ خدمات مثلاً زکوٰۃ کی ادائیگی ان کرے شہ کاروں کے ذریعہ مہیا کر سکتے ہیں۔
 - ☆ ضمنی (Supplementary) کارڈ کے لئے درخواست دینا ممکن ہوگا۔
- یہاں جن نکات کا ذکر کیا گیا ہے وہ عام معلومات اور چوہانک کے لئے درخواست کرنے کے طریقوں کے عمومی طریقے سے متعلق ہیں، مگر چھ کار، ضروریات اور سائنس وغیرہ میں مختلف ملکوں اور مختلف مالی اداروں اور بینکوں میں فرق پایا جاسکتا ہے، یہ فرق بازا اور مرکز کی بینکوں کے اصول، ضوابط کے مطابق ہے، میرا مقصد کسٹمر انکوائری مہیا کرنا ہے نہ کہ کاروبار کے لئے مالی مشیر کی حیثیت سے چاہلی اداروں کے برادر کی حیثیت سے معلومات مہیا کرنا ہے۔
- اسی کے ساتھ ساتھ اسلامی کرے شہ کارڈ کے ذریعہ خرچہ فروخت کے عمل کی مانند ہائی ضروری ہے۔

چند فقہی تہذیبی تقابلات

تیسرا باب
فقہی نقطہ نظر

مفصل مقالہ :-

کرڈٹ کارڈ اور شریعت اسلامی

پروفیسر وہبہ مصطفیٰ رحیمی *

تہذیب

دور حاضر میں کرڈٹ کارڈ کا استعمال شرق و مغرب میں زیادہ تر اسلامی اور عرب ممالک میں ایک حد تک خرچ و خرشت کی رقم ادا کرنے کے لئے، فیس اور لگن کی ادائیگی، سرحد پار سامان ضرورت حاصل کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے، اس کا استعمال مقامی کرنسی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے یا اسے غیر ملکی کرنسی میں تبدیل کرانے کی جگہ، فیروہ سے ادائیگی کی جگہ پر ہو رہا ہے تاکہ چوری، نصب، یا دھوکہ دہروٹ مار جیسے ظلمات سے بچا جاسکے۔ اس بات کا امکان ہے کہ مستقبل قریب میں کرڈٹ کارڈ نقد رقم کی جگہ لے لے۔ یہ ایک واضح معاشی اور سماجی انتہا ہے۔

بینکوں کی طرف سے کرڈٹ کا ایک عمل ہے جو قرض، کما یا کمپو انے، دوسری اضافہ کی شرط پر اکائنت سے رقم ڈالنے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ دراصل بینک کا تیسرا عمل ہے۔ بینک کا ایک عمل نقد سے متعلق ہے یعنی نقد رقم، کرنسیوں اور ڈیپازٹ ڈال کر، اس کا ذخیرہ عمل برائیاں کاری سے متعلق ہے۔

جب یہ صورت حال اسلامی شریعت کی رو سے حرام سودی تجارت کے نظام پر مبنی سرمایہ دارانہ سسٹم کی پیروی کرنے والے ممالک میں عام ہے تو ایسے وقت میں اسلامی کرڈٹ کا پروفیسر وہبہ مصطفیٰ رحیمی * ذیل چاروں نکات

کارڈ کا جاری کرنا کیوں کر ممکن ہے، بعض اسلامی ممالک اور بعض غیر حرام ممالک میں چڑے ہوئے اور سودی نظام سے بچتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو ہے، چنانچہ ایک مسلمان کو چاہیے کہ اس سے بچ جائے کہ وہ اپنے مملکت میں حرام کے ارتکاب سے محفوظ رہے۔

☆ اس موضوع پر مندرجہ ذیل پہلوؤں سے گفتگو کے بعد ہی کوئی نتیجہ نکل سکتا ہے کہ
کرنے سے کارڈ کی قریب، اس کی غویب اور خصوصی حیثیت، نیز اس کے
خطرہ سے

☆ کرنے سے کارڈ کی تمام اور ہر قسم کا شرعی حکم
☆ کرنے سے کارڈ کی اصل صورت کی شرعی حیثیت اور اس کے مختلف فراڈوں کے مابین
تعلقات کی شرعی ذمہ داری

☆ کرنے سے کارڈ کا شرعی تبادلہ
☆ بعض اسلامی بینک سے جاری ہونے والے سودی کارڈ کا شرعی حکم

کریڈٹ کارڈ کی تعریف

معاشیات میں کریڈٹ کا اصل معنی ہے قرض، اپنے کی معاہدیت۔

اس کا اصطلاحی معنی ہے: ایکسٹرنل کارڈ، دوسرے قرض کو قرض، اپنے کا پابند ہونا۔

جو یہ معاشیات میں اس کا مطلب یہ ہے کہ قرض مقرر بن کر ایک سہولت دے جس کے شرم ہونے تک مقرر بنی ہوئے قرض کی ادائیگی کرے (موجودہ اصطلاح) انکو جس طرح چاہم (میرا)۔ چرما پکارنی کی ایک شکل ہے جس کا وہ ان تمام طرح کے لوگوں میں ہے۔

کریڈٹ کے معنی کی دقیق تعریف

مستحق میں ادائیگی کے عوض حال میں ایک قیمت یا کیسٹ دینی چیز کا بدلہ۔

اس پر دو پہلوئیں سے نظر ڈالی جاتی ہے (بعض اصطلاحات و فقہاء یہ دو سبب و انکسار)

جواز و حاکمیت و انکسار (۱)۔

۱۔ اس سہولت کے پہلو سے جو فروخت کنندہ و خرچہ اگر کو سامان کی خرچہ ادائیگی قیمت کی

ادائیگی کے لئے دیتا ہے، اس میں قیمت کے اوصاف ہونے کی وجہ سے شرط زبدا و نکاحا جاتا ہے۔

اس کو تبادلی کریڈٹ کہتے ہیں۔

۲۔ دوسرے پہلو سے یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے بموجب ایک شخص دوسرے کو اس

امید کے ساتھ قرض دیتا ہے کہ آئندہ وہ اسے قرض پر عائد ہونے والے اضافی سود کے ساتھ

واپس کرے گا۔

کریڈٹ کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں:

☆ مختصر بلینچا کریڈٹ (۱۸ ماہ سے کم مدت کے لئے)

☆ متوسط بلینچا کریڈٹ (۵ سال کی مدت کے لئے)

☆ طویل بلینچا کریڈٹ (۵ سال سے زیادہ کی مدت کے لئے)

۱۱ حقیقت یہ کار اور عمر نہیں دے کے کیا رہا ہے۔

اگر یہ درست محض اسلرامیہ سے رقم نکالی جائے تو اسے فرض دینے سے تعبیر نہیں کر سکیں گے، ایسے کارڈ کو اسٹاک کارڈ یا مالی معاملات کا کارڈ کہا جائے گا (ملاحظہ فرمائیے)۔

ماہرین اقتصادیات کے زمرہ تک کرچٹ کارڈ

[illegible]

دوسرے لفظوں میں: یہ ایک مضبوط نئے کانٹہ چلا اسگ کی ایک داستان ہے جسے جنگ و صلح اور اپنے کانٹہ دار کئے کے جاری کرتے ہیں اور اس پر کانٹہ دار کی بعض مخصوص قسمیں ہوتی ہیں۔ یہاں کا جاری کرنے والا تو کوئی ایک شخص ہے بلکہ کوئی مافی الارض جو عالمی تنظیم کی طرف سے اس کارڈ کے تحت اپنا شش ماہ کا ہر دوری تھا اور وہ پورا جاری کرتا ہے۔

[illegible]

اس دستاویز کی ایک قسم ایسی ہے جس کے ذریعہ درخواستوں کے نقد رقم نکالی جاسکتی ہے۔

کرڈٹ کارڈ کی مختلف صورتیں ہیں

اس کی ایک قسم وہ ہے جس میں رقم کالے لٹا اس کی ادائیگی کرنے کا عمل ویک میں موجود کارڈ ہولڈر کے اکاؤنٹ سے ہوتا ہے، کارڈ جاری کرنے والے کے اکاؤنٹ سے نہیں۔

ایک قسم وہ ہے جس میں ویک کے اکاؤنٹ سے ادائیگی ہوتی ہے، پھر دوسری قسم کی ادائیگی معین مدت میں کارڈ ہولڈر کے ذریعہ عائد ہوتی ہے۔

ایک قسم وہ ہے جس میں طالبہ کی معین مدت کے دوران رقم ادا کرنے پر کل سرمایہ پر اضافی سود لازم ہو جاتا ہے اور بعض صورتوں میں اضافی سود عائد نہیں ہوتا۔

اس میں سے پیش تر صورتوں میں کارڈ ہولڈر کے ذریعہ سالانہ فیس کی ادائیگی ہوتی ہے، بعض قسمیں ایسی ہیں جن میں ویک فیس عائد نہیں کرتا ہے۔

کرڈٹ کارڈ کی اہمیت

کرڈٹ کارڈ نے متحدہ دفنی اور بہت پہلوؤں سے بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اس نے عملی طور پر کارڈ ہولڈر کو رقم کی چوری یا ضیاع سے محفوظ کر دیا ہے، کیونکہ صرف کارڈ رکھنا ہی اس کے لئے کافی ہوتا ہے، اس کا نمبر ۱۶ ہیکٹی ہیکٹر سے لڑا دھوکس ہوتا ہے۔ وہ مکالماتی ہوتا ہے جس پر ملاقاتی ضرورت ہوتا ہے۔

جو کارڈ کپیڈر کے ذریعہ کارڈ ہولڈر کی مالی حیثیت کی تحقیق کر کے اور ویک کی خاص اطلاعاتی مشین سے اس کے اکاؤنٹ میں جمع شدہ رقم کی تحصیل حاصل کر لینے کے بعد مستحقین کو اس کے حقوق کی ادائیگی کی ضمانت دیتا ہے۔

اس کارڈ کے استعمال کو تباہ، دہشوں اور بدستوروں، مجرمانہ فائدہ رقم کے مقابلہ میں ترجیح دی جاتی ہے۔

تجارتی مندرجوں میں اس کی اچھے سے شے فروخت میں اضافہ ہوا ہے، اسی طرح کارڈ

تھا کہ رقم دیا کر دیا اس پر سود دے۔

جس معاملہ پر کارڈ بھجوا اور چیک دیکھ کر دیتے ہیں وہ قاسم ہے، کیونکہ اس میں قاسم شرط پائی جاتی ہے۔ وہ یہ کہ حالت تنجیز پر رقم کی مانگی نہ ہونے کی صورت میں اضافی رقم دینی مانگی اور جس نے قاسم معاملہ دے لیا اور صرف دے کر لے لی سے گناہ گار نہ جاتا ہے، چاہے حامل کارڈ سود سے باندھے ہو۔ اس لئے کہ جمہور کے نزدیک مالی لین دین میں قاسم شرط اس کو قاسم کر دیتی ہے۔ حاملہ کے نزدیک اعتقاد عقد کے مطابق قاسم شرط عقد کو قاسم نہیں کرتی ہے۔ بیسے کہ شرط کا نام کہ اس میں نقصان کا ذمہ دار اور نہیں ہو گا یا یہ کہ وہ منجی کفر و ملت نہیں کرے گا یا کسی دوسرے کو ہو چکا ہو۔ بلکہ یہ نہیں دے گا۔ لہذا یہاں صرف شرط باطل ہوگی اور عقد صحیح ہوگا (فقہ المسلمین العصر ۶۴، ۱۳۴، ۱۳۵)۔ کیونکہ منقولہ عقود نے (ملاحظہ ہو) ”عن المنعوط شرطاً لیس فی کتاب اللہ فیہو باطل وای کمای عاتقہ شرطاً“ (اس حدیث کی روایت داکہ اس بھری ہوئے مسلم نے کی ہے) (جس نے کوئی دیکھی شرط عامہ کی جو عقد کی کتاب میں نہیں ہے تو وہ باطل ہے، خود دیکھی شرط میں ہی کیوں نہ ہوں، اسلامی تنظیموں کے سلسلہ میں بعض لفظی کتابیوں کی رائے سے اس رجحان کی تائید ہوتی ہے۔ یعنی یہ کہ اگر کارڈ بھجوا یہ شرط ہونے کے باوجود حرام شرطوں کو تخلیق دینے سے اعتقاد برقرار ہے تو اس پر کارڈ کے استعمال اور اس کے معاملہ پر دیکھ کر لے کر کسی کوئی اضافہ نہیں ہے، اس لئے کہ شرعی طور پر وہ باطل کے حکم میں ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ مصممین کی روایت کے مطابق آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ کے حلق حضرت عائشہؓ سے کر لیا کہ اسے ﷺ اور ان لوگوں سے ۱۰ روپیہ شرط لگا دو، اس لئے کہ ۱۰ روپیہ کا حق ہے جس نے آواز کیا، ایک روایت میں ہے کہ اس کو لے کر آواز کرو اور ان لوگوں سے ۱۰ روپیہ شرط لگا دو، اس سے مراد یہ ہے کہ حق اور شریعت کے خلاف اس شرط کی کوئی حجت نہیں ہے اور ۱۰ روپیہ آواز کرنے والے کے حق میں باقی رہے گا (نکتہ فی الفوائد دہلیہ، امیر بیہ اسلام آباد) اور

محمد بن عبد اللہ بن عمر ۳۲۵ھ

کرپٹے کارڈ کی اقسام اور ہر قسم کا حکم

کارڈ نکال کر مل پر دھکا کر کے اور بینک میں اپنے اکاؤنٹ کی پوزیشن کی اطلاع دے کر کارڈ پھینک دینے سے خطرہ ختم ہو جائے گا۔

کارڈ تین قسم کے ہوتے ہیں: بائوٹ کارڈ، چارٹ کارڈ، کرڈیٹ کارڈ۔

ان تمام اقسام کا مجموعہ درج ذیل ہے (فوائد الفروع، المصنف، مطبوعہ دارالافتاء، ص ۵۲۳) :

سے زیادہ نکالنا اس کے لئے جائز ہے اگرچہ ایک اس کی اجازت دیتا ہے اور اس پر اضافی رقم کی شرطیں رکھتا ہے۔ اس لئے کہ جو اس فرض ہے جس کی ایک نے اجازت دی ہے اور ایک کے لئے جائز ہے کہ وہ کارڈ کو تسلیم کرنے والے سے فروخت کئے گئے سامان کی قیمت کے لحاظ سے ایک معین کا سب لے۔

یہ تمام معاملات ایسے ہیں جن پر شرعی ممانعت مرتب نہیں ہوتی اور اسلئے اس طرح کے معاملات مباح ہیں۔

ڈیوٹ کارڈ اور کریڈٹ کارڈ کے درمیان فرق

اس میں فرض ہے کہ کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے بلکہ فرض پر اور مست صائب کارڈ کے تعلق سے کہ کر بغیر کسی دوسری کارروائی کے کارڈ کے اکاؤنٹ میں منتقل ہو جاتا ہے۔ جہاں تک کریڈٹ کارڈ کا تعلق ہے تو ایک کائنات میں بیان کی گئی رقم کی ادائیگی کا ذریعہ ہوتا ہے جنہیں ممکن ملے اضافہ پر کام کرنے والے کارڈ پر ایک کو پیش کرتا ہے۔ یہ صورت غیر شرعی ہے۔

غلامی کا یہ ہے کہ ساہوکار کے ساتھ ملانے والی کارڈ جاری کرنا جائز ہے۔ اس لئے کہ اس میں کوئی شرعی ممانعت نہیں ہے۔ اس کا صائب و صائب کارڈ کو کریڈٹ کی سہولیات مہیا نہیں کرتا ہے جس پر اضافی سود مرتب ہوتا ہے۔

کارڈ جاری کرنے والے ایک ہوتا ہے اس کے تعلق کے حوالے سے اس کی حیثیت

یہ صورت حلال کی ہے اور خود اسلام میں چلا تاق جائز ہے۔ لہذا یہ صائب کارڈ کی طرف سے اس ایک کے ساتھ حلال ہے جس میں کھاتے دار کا اکاؤنٹ ہوتا ہے تو ایک ٹول کے لئے کارڈ کی طرف رقم کو منتقل کر دیتا ہے اور حال ملے ایک سے حوالہ قبول کرنا دائرہ غلامی اور احمد بن حنبل کے نزدیک واجب ہے (امنی و بی قلم ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸،

دوسری قسم - چارج کارڈ (Charge Card)

یہ دوسری قسم ہے جس میں بینک صاحب کارڈ کو ایک متعین حد میں قرض لینے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ طریقہ بالکل سہولت کے حساب سے ہے اور ایک متعین مدت کے لئے ہے جس کو پوری طرح اسی متعین مدت پر ادا کرنا ہوتا ہے جس پر وقت ادا کرنے کا امکان ہوتا ہے، اور انگی میں تاخیر کی صورت میں اس کے حامل پر سود کی اضافی رقم مرتب ہو جاتی ہے اور اگر گئے کارڈ کی اصل صورت میں ہے۔

یہ کارڈ سہولیات پر مشتمل نہیں ہوتا ہے، یعنی مطلوبہ رقم قسط وار نہیں دی جاتی۔ یہ طریقہ بڑی حد تک قرض لینے کو آسان بناتا ہے، جسے برصغیر میں ادا کیا جاتا ہے یعنی یہ متعین مدت کے لئے متعین حد تک قرض لینے کا ذریعہ ہے نیز یہ اور انگی کا ذریعہ بھی ہے۔

اس کی خصوصیات حسب ذیل ہیں: (مصدر: ملاحظہ فرمائیے ۲۱-۲۲)

الف - اس کا استعمال خرچے سے گئے سامان کی قیمت اور عہدہ مدت کا عوض دینے اور متعین حد تک نقدی رقم ادا کرنے کے لئے ہے جس کی مدت محدود ہوتی ہے اور اس میں قسط نہیں ہوتی ہے۔

ب - اس میں صاحب کارڈ کو ایک متعین مدت کے اندر خرچے سے گئے سامان یا سروسز کی قیمتوں کی اور انگی کرنی ہوتی ہے۔ اس طرح پر قرض دینے اور قیمت کی اور انگی کا بینک مدت ذریعہ ہے۔

ج - اس کارڈ کے حامل پر سہولت کے دوران کسی قسم کی اضافی رقم یا مدتیں ہوتی ہیں جب وہ صحیحہ مدت میں اور انگی میں تاخیر کرتا ہے تو پھر اس پر اضافی رقم مرتب ہو جاتی ہے اور یہ روایتی تجارتی طریقوں میں ہوتا ہے۔ جہاں تک اسلامی بینکوں کا تعلق ہے تو اس میں اس پر اضافی رقم یا مدتیں ہوتی ہے۔

مکمل نتیجہ یہ نکلا کہ اس کارڈ کا حامل خرچے سے گئے سامان کی قیمت ادا کرنے اور عہدہ مدت

کاغوض اور کرنے کے لئے ایک محلی مدت پاتا ہے، اس لئے اس کا رد کو بڑا غیر ادا جلی کا کارڈ کہا جاتا ہے۔

۱۔ صاحب کارڈ سماں کی خریداری اور حصولِ مذمت کی قیمتوں سے بڑی اور چمک کو ہوا نہیں کرتا ہے اور چمک ہی کے ساتھ اس سے اس کے لئے جنت کروہ سماں مذمت پر کیشن لیتا ہے جو اس کا رد کو تسلیم کرتے ہیں، یعنی صاحب کارڈ سے کیشن لیا جاتا ہے۔
۲۔ اور وہ کارڈ کو تسلیم کرنے والے مذمت کو کرنے کی حد تک سماں کی قیمت اور مذمت کاغوض اور کرتا ہے۔

کریڈٹ کارڈ اور چارج کارڈ کے درمیان فرق

اہل فکر کارڈ دوسرے سے کئی باتوں سے مختلف ہے، اس میں قیمتیں بہت اہم چیز ہیں۔
۱۔ تمام بینک اس کارڈ کے ذریعہ رقم دے کر دیتے ہیں اور کریڈٹ کارڈ کی قیمت پر نہیں نہیں لیتے، ورنہ اس پر عام طور سے سٹامپ نہیں ہوتی ہے۔

۲۔ یہ کارڈ استعمال کرنے والوں سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ میوز کے آخر میں ہی یہ عائد ہونے والی ساری رقم ادا کر دیں۔ جہاں تک کریڈٹ کارڈ استعمال کرنے والوں کا تعلق ہے تو انہیں بینک سے قرض ملتا ہے، اور صاحب کارڈ کو اختیار ہوتا ہے کہ جس طرح چاہے ادا کرے۔

۳۔ پہلے کارڈ میں قرض داری کی حد بہت بڑی ہے اور صاحب کارڈ پر میوز کے آخر میں اس کی ادائیگی لازم ہوتی ہے یا پھر ایک مختصر مدت میں کریڈٹ کارڈ میں قرض داری کی حد بڑی نہیں ہر اس کے حامل کو محدود مدت کے دوران اضافی رقم کے ساتھ ادائیگی کی سہولت دی جاتی ہے۔

چارج کارڈ کا شرعی حکم

اس کا استعمال شرعاً ممانعت ہے، کیونکہ اس میں ساری قیمتیں دینی ہوتی ہے۔

لیکن متعدد چیزیں شامل ہیں ان کا رڈ کارڈ جاری کرنا شرعاً جائز ہے۔

- ۱۔ صاحب کارڈ پر اور انگریزی کی تاجیری صورت میں اضافی سود کی شرط نہ لگی جائے۔
- ۲۔ شرعی طور پر حرام کمپنوں میں کارڈ استعمال نہ کیا جائے اور نہ کارڈ منسلک کر لیا جائے گا۔
- ۳۔ صاحب کارڈ بطور ضمانت نقدی رقم جمع کرتے وقت اس بات کی صراحت لازماً کرے کہ اور ضمانت کے طریقہ پر اس کے مال کی سرمایہ کاری کرنے کا اور منافع و جتنوں کے وصولان متعین تکاسب سے تقسیم ہوں گے۔

تیسری قسم۔ کریڈٹ کارڈ

یہ ایسا کارڈ ہے جسے چیک کارڈوں کے لئے جاری کرتا ہے، اس طور پر کہ انٹرنیٹ پر خرید کر کے اور مقصود شرع میں رقم لانے کی اجازت ہے اور انٹرنیٹ پر خریدی ہوئی چیز کو وصول کر کے دے دیا کرتے ہیں، اس کی جاتی ہے اور حالت بوقت بڑھنے والے قرض کی اور انگریزی میں بھی، لیکن اس پر سود کی صورت میں اضافی رقم مرعوب ہوتی ہے، اس قسم کا کارڈ دنیا میں بہت عام ہے۔ اس میں Visa اور Master Card سب سے تیار اور مشہور ہیں۔

اس کی تین قسمیں ہیں:

- ۱۔ سطور کارڈ یا عام کارڈ: اس میں صاحب کارڈ کو ایک بڑی حد سے اوپر قرض لینے کی اجازت نہیں ہوتی، مثلاً اس پر ارڈر۔
- ۲۔ نمبر کارڈ یا ممتاز کارڈ: اس میں صاحب کارڈ کو محدود سائٹ سے بڑھ کر قرض لینے کی اجازت ہوتی ہے، مگر کبھی کبھی تو اس میں شرع رقم کا تعین ہی نہیں ہوتا ہے، جیسے ہر مکان ایکسپریس کارڈ جو صرف بڑے بڑے مالداروں کو جاری نہیں ہوتا بلکہ جاتا ہے۔
- ۳۔ پلاسٹک کارڈ: کھاتے دار کی مالی حیثیت اور چیک کے اس پر اعتماد کے حساب سے اس کارڈ کی کچھ اضافی خصوصیات اور امتیازات ہیں، یہ کارڈ معمولی قرض اور جاری قرض

دینے والے کے خلاف فحش، اس کے نائب ہونے پر مفت ہل دینے، بٹوں میں اور کرایہ پر گاڑیوں لینے میں ڈکیت کرنے پر نظیر نہیں کے ساتھ چپک دینے پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کی مثالیں، یہ کہ اس کا راز، سرکین انکسپرٹس ہیں، اس بات کی نیا اور نئے ہیں۔ اس کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:

الف۔ جو معین شرع کے اندر وقت کے اعتبار سے جانتے رہنے والے فرض کا حقیقی ذریعہ ہے جس کا تین کارڈ جاری کرنے والا اور کرتا ہے، جو انکی کا بھی ذریعہ ہے۔

ب۔ اس کا حامل بڑے گئے سامان کی قیمت اور ہذا ماہ کا عوض ادا کرتا ہے اور جس حد تک فرض لینے کی اس کو اجازت ہوتی ہے انکی رقم نکال سکتا ہے۔ اگر اس کی کوئی حد معین نہ ہو تو جتنی رقم چاہے نکال سکتا ہے۔

ج۔ اس کے حامل کو بغیر کسی انسانی سو کے منظور پر رقم پیش کرنے کی مہلت ملتی ہے، جیسا کہ اس کو ایک معین مدت دی جاتی ہے کہ وہ اس کے اندر انسانی سو کے ساتھ ڈاکا بغیر ادا کر دے لیکن نقد رقم لٹے کی صورت میں اسے مہلت نہیں دی جاتی ہے یعنی فرض کی ادائیگی فوراً نہیں ہوتی ہے بلکہ ایک معین مدت کے درمیان اور نقطہ وار ہوتی ہے۔

د۔ یہ کارڈ بھی کسی ان کو دیا جاتا ہے جن کا پہلے سے چیک نہیں ہوتا ہے یا ان کے مالی تھکن کا اعتبار نہیں کیا جاتا ہے۔

ح۔ کسی بھی اس کارڈ کے اندر ہر سال نہیں نہیں لی جاتی ہے جیسا کہ برعادیہ میں ہے بلکہ ہر سال عام نہیں لی جاتی ہے جیسا کہ ہر ایک میں ہے اور ہنگوں کی پوری آمدنی کا دارمہ اور ہذا میں سے لی جائے وہی رقم ہوتا ہے۔

اس کا شرعی حکم

اس کارڈ کے ذریعہ لیکن دین حرام ہے، اس لئے کہ یہ سو فی فرض کے معادلہ پر مشتمل ہوتا ہے، اس کا حامل استیضہ وار سو فی عام سے کے ساتھ ادا کرتا ہے۔

کارڈ کے عام احکام

کارڈ کی تمام قسموں کے عام احکام حسب ذیل ہیں (امام ابو ظریم رحمہ اللہ کا اجتہاد و افراد

۳۳/۳۴/۳۵/۳۶/۳۷/۳۸/۳۹/۴۰/۴۱/۴۲/۴۳/۴۴/۴۵/۴۶/۴۷/۴۸/۴۹/۵۰)

۱۔ کارڈ کی سرپرست تنظیموں کے ساتھ اشتراک

کارڈ کی سرپرست عالمی تنظیموں کی رکیت میں اسلامی تنظیموں کا اشتراک شرعاً ممنوع نہیں ہے، اس شرط کے ساتھ اگر شرعی طاقت پائی جاتی ہے، لہذا وہ تنظیمیں خلاف شریعت کوئی شرط لگاتی ہیں تو اس سے اجتناب کریں اور اس وقت اس ادارہ کے لئے فن تنظیموں سے فائیننس وغیرہ لینے کے عوض فیس وغیرہ کی درآمدنگی درست ہوگی بشرطیکہ وہ کسی قسم کے برہادرست یا اصولی سودی اضافہ سے پرہیز کریں۔ کوپا کرینٹ کے بجائے اللہ کی صورت ہو اور اسلامی تنظیموں کا کارڈ رجسٹرڈ سودی شرط سے خالی کرینٹ کارڈ تک محدود ہونے کو اس پر مشتمل کرینٹ تک پہنچا دیا جائے۔

اس فیس کی نوعیت یہ ہے کہ یہ فیس اجرت ہیں جسے ایک خدمت کے نتائج اور فوٹن کردہ سہولیات کے عوض لیا جاتا ہے اور ادارہ جو عوض کے ساتھ منفعت کا مالک بنانے سے عبارت ہے، چاہا جائے۔

۲۔ کمیشن اور فیس

کارڈ جاری کرنے والے اسلامی بینک کے لئے کارڈ کو تسلیم کرنے والے ادارے سے سالانہ رجسٹر اور خدمات کی قیمت سے فیصد کے حساب سے کمیشن لیا جاتا ہے، اس لئے کہ وہ مارکیٹنگ اور مالیاتی غرض دینے کی خدمت کی اجرت کی طرح ہے۔

اور مذکورہ بینک کے لئے رکیت، تجویز اور استدلال کی فیس لیا جانی چاہئے کارڈ سے باہر

ہے۔ اس لئے کہ یہ فیس صاحب کارڈ کو کارڈ رکھنے کی اجازت دینے اور اس کی خدمات سے استفادہ کرنے کے عوض ہے۔

۳- کارڈ کے ذریعہ نقدی رقم نکالنے کی فیس

الف- صاحب کارڈ کے لئے (ATM) اور غیرہ کے ذریعہ اپنے بلیکس سے نقد رقم نکالنا جائز ہے اور وہ رقم اس کے بلیکس کے حد میں ہوگی بلیکس سے زیادہ جس پر کارڈ جاری کرنے والا اسلامی بینک بغیر سودی فائدہ سے گزاری ہو۔

ب- کارڈ جاری کرنے والے اسلامی بینک کے لئے نقدی رقم نکالنے کی حد مستفادہ کرنے پر مناسب کمیشن فائدہ کرنا درست ہے جو کہ نکالی گئی رقم سے مربوط نہ ہوگی اس کی کوئی حد نہیں شرع نہ ہو۔

یہ کمیشن درست ہیں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تعز و ثواب سے اس کو سب سے مراد فائز ہے جس پر شریعت میں ممنوعہ چارج ۱۰۰ کا حکم منطبق ہوتا ہے۔

ج- اگر بینک صاحب کارڈ پر یہ شرط عائد کرے کہ اس کارڈ کے استعمال کے لئے اسے کچھ بلیکس جمع کرنا ہوں تو بینک کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ اس کارڈ بیلڈ کو اپنے اکاؤنٹ میں جمع کر دے کی سرمایہ کاری سے روکے اس لئے کہ اس نے یہ رقم بینک کے پاس شریعی مضابطہ کی بنیاد پر رکھی ہے۔

۴- کارڈ جاری کرنے والے کی طرف سے عطا کردہ اقسا زرات

الف- صاحب کارڈ کو ایسے امتیازات فراہم کرنا جو شرعاً جائز ہوں۔ درست ہے جیسے کہ حد سے وصول میں ترجیح دینا اور بھونوں، رہائشی گھرانوں، غیرہ اور ہوائی کمپنیاں میں رعایتیں دینا۔

ب۔ صاحب کار کو شرعی طور پر حرم متجاوزہم کرنا جائز نہیں ہے جیسے کہ کمرشل ٹرانک انشورنس یا غیر شرعی بینکوں جیسے شراب خانہ، قمار خانہ، گھوڑا، بحری ساحل میں جانا۔ یا حرم تھاں تکشیر کرنا یا گاڑی استعمال کرنا وغیرہ کی سبب سے فرام کرنا۔

۵۔ کارڈ کے ذریعہ سونے چاندی یا نقد رقم کی خرید و

فروخت کارڈ کے ذریعہ سونے چاندی یا نقد رقم کی خرید و فروخت جائز ہے۔ اس لیے کہ خرید و فروخت میں کسی طور پر قبضہ ہونا شرط مستتر ہے، اس طور پر کہ کارڈ تسلیم کرنے والے خرید و فروخت کے اور انجلی و ادا کرنے پر داخل ہو جائے، نیز خرید و فروخت کارڈ کے ذریعہ بھی جائز ہے۔ اگر اسلامی بینک صاحب کار کو کھلیے۔ ع کے رقم ادا کرے اس طور پر کہ وہ خرید و فروخت کرے۔

کارڈ کے مختلف فریقوں کے درمیان تعلقات کی شرعی نوعیت

کارڈ کے فریقوں کی چند درجہ بندی میں جن قسمیں ہیں:

۱۔ کارڈ جاری کرنے والے اور صاحب کارڈ کے درمیان تعلق

۲۔ کارڈ جاری کرنے والے اور کارڈ کے درمیان تعلق

۳۔ صاحب کارڈ اور کارڈ کے درمیان تعلق

اس میں ہر فریق کا دوسرے فریق سے دوسرا تعلق ہے، ہر کسی بھی تعلق سے طرف ہو جائے ہے، ایک کارڈ جاری کرنے والا دوسرا صاحب کارڈ اور تیسرا کارڈ کے استعمال کے لحاظ سے قانونی قسمیں جن کے ہو جاتے ہیں۔

۱۔ کارڈ جاری کرنے والے اور صاحب کارڈ کے درمیان تعلق

یہ فرض کا تعلق ہے، صاحب کارڈ اس کے ذریعہ اس قدر رقم نکال سکتا ہے جس کا اس کے اور بینک کے درمیان اتفاق ہے، اس شرط کے ساتھ کہ ہر فرض کے پول اسٹانی سود اور انٹرسٹ

کرے گا۔ اس لئے کہ یہ قرض جس میں اضافہ کی شرط ہو صرم ہے۔ جہاں تک کارڈ جاری کرنے کی فیس ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ وہ قرض اور ادا زمین کی خدمت کے بدلے ہے۔

کارڈ جاری کرنے والے کو جس وقت ادائیگہ چاہیے منع کرنے اور معاملہ توڑنے کا حق حاصل ہے، چنانچہ کارڈ کی ضرورت کا حق اس کی طرف عائد ہے گا اور وہ حسب چاہیے بھریں کو واپس لے سکتا ہے۔ یہ انعام شریعت کے موافق ہے۔ اس اعتبار سے قرض دینے والے کے لئے فی الحال باسحق میں قرض کے بدلے کا مطالبہ جائز ہے، ہر چیز کو حق کرنا ہے۔

صاحب کارڈ پر قرض کی اس حلقہ دہ اگر جو جس وقت میں کارڈ جاری کرنے والے اور اس کو واپس کرنا ضروری ہے وہ قرض کا بدلہ واپس کرنے میں یہ اس کے لیے شرط عائد ہے۔ صاحب کارڈ آج کو سہ ماہی یا خدمت کی قیمت لینے کے لئے کارڈ جاری کرنے والے کو ایک کی طرف بحال کر دے گا اور صاحب کارڈ ضرورت کے ذمہ سے بری ہو جائے گا اور پھر سے قرض کا ذمہ دار ہو جائے گا۔

اس کا مطلب یہ ہے صاحب کارڈ اور کارڈ جاری کرنے والے کے درمیان حلقہ عطف کا حلقہ ہے، اور وہ ایسے کہ ایک شخص دوسرے کو اپنے قرض کی ادائیگی کا ذمہ دار بناتا ہے۔ اپنے اپنے عائد ہونے والے قرض سے اس کو متعلقہ نہیں کرتا ہے اور بحال طلبہ کو اس کی ادائیگی منظور کرتا ہے۔ یہ صورت اختلاف کے نزدیک جائز ہے (حدیث مہذباۃ ۱۷۱۱، حدیث مہذباۃ ۱۷۱۲، صحیح المسلمات جلد ۱ ص ۲۸۳) اور فرقہ امامیہ اور زید یہ اپنے واضح قول کے مطابق اس سلسلہ میں اختلاف سے اتفاق کرتے ہیں۔

یہ خواہ اس حدیث نبوی کے علوم میں داخل ہے نہ جو شخص غنیمت پر بحال کیا جائے تو چاہئے کہ وہ اس کی اجازت کرے (اس حدیث کی تفسیر طبرانی نے المجمع ص ۱۷۱ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے کی ہے) اور احمد، ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے نہ جو شخص کسی غنیمت پر بحال کیا جائے اسے حوطہ کو تسلیم کر لیا جائے۔

اس خواف کی شریعت میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ جو شخص واحد ہو یا کسی ادارہ
ہو یا کسی ایسے فریق پر بغرض کی اور انگلی کی راضی ہو۔

درحقیقت یہ کارڈ جاری کرنے والوں کے حق میں کفار کا قتل ہے، یعنی کارڈ جاری
کرنے والا صاحب کارڈ کے مال کا کلیل ہے جو تادمہ وغیرہ کا فرض ادا کرتا ہے اور ان دونوں کے
درمیان ضمانت کا قتل ہوتا ہے۔

بعض کارکنان اسی طرف سے، یعنی یہ کہ کارڈ جاری کرنے کے فوراً بعد اس چیز کی
حفاظت عامہ ہو جاتی ہے جو ابھی وہاں ہی نہیں ہوا ہے۔ یہ صورت شواہع کے علاوہ جمہور کے
نزدیک شریعتاً جائز ہے (فتاویٰ جامعہ مسعودی، ج ۱، ص ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳)۔

یہ سرمایہ دارانہ نظام میں یا قانونی رجحان میں صحیح موقف ہے لیکن شرعاً یہ ایک ایسا
موقف ہے جو اگرچہ ظاہری طور پر درست معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت جو بعد میں پیش آتا ہے وہ
ہماری شریعت کے اعتبار سے درست نہیں ہے، اس لئے کہ ہماری کائنات بالکل مکتبہ معلومہ
ہوتا ہے اور یہ ضمانت دینے والے اور سنبھالنے والے نہیں ہیں، بلکہ یہ نفع اور عائد کی خواہش
رکھتے ہیں، خود صاحب کارڈ سرمایہ ہونے والی رقم پر چھین دھت کے اندر متوجہ نہ کر پانے کی
صورت پر اضافی سود مرتب کر کے لیا جاتا ہے جس کے ساتھ شریعت سے متعین فیصد حاصل کر کے باقی کارڈ
جاری کرنے کے وقت یا سالانہ تجدید کے وقت ہماری کمیٹیاں حاصل کرتے ہیں۔ یہ ساری چیزیں
شریعت اسلامیہ کی حفاظت اور کمال کے اصول سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔

اسی طرح صاحب کارڈ کے خواف سے اس قتل کو باطل قرار دینا درست نہیں ہے،
اس لئے کہ اس میں صاحب کارڈ کی طرف سے ضمانت اپنے ناقص حق میں سادہ نہیں ہوتی۔ وہ
کارڈ جاری کرنے والے کو تو کلیل کی بنا پر فرض کی اور انگلی کا اجر نہیں دیتا ہے بلکہ نکال دھت اس
وقت واضح ہوتا ہے جب تک اپنے کلیل کی طرف سے مطلوب رقم کی اور انگلی کرتا ہے، بشرطیکہ وہ
رقم نکالتے دار کی طرف سے موجود ہو اور اس سے نکالی گئی رقم کی اور انگلی ہو جاتی ہو۔

چنانچہ میرے نزدیک رائج یہ ہے کہ فقہ اسلامی میں کارڈ جاری کرنے والے اور صاحب کارڈ کے درمیان تعلق صاحب کارڈ کے اعتبار سے ہوگا ہے۔

۲- کارڈ جاری کرنے والے اور تاجر کے درمیان تعلق

یہ شخص تجارتی تعلق رکھتا ہے جس کی بنیاد نکالتا یا تاجر ہوتا ہے، اس طور پر کہ کارڈ جاری کرنے والا بینک تاجر کا وکیل رکھتا ہے کہ وہ صاحب کارڈ کی خرید وری کے بارے جانہ ہوئے وہی رقم کو قبضہ میں لے کر تاجر کے اکاؤنٹ میں ڈال دے، اسی طرح بینک حامل کارڈ کے قبضہ سے رقم نکالے میں بھی تاجر کا وکیل رکھتا ہے۔

فقہاء نے نکالت یا تاجر اور جہ دن اہلے کو نکالت یا تاجر قرار دیا ہے، نکالت یا تاجر کا حکم اہلالت کے حکم کی طرح ہے اور جہ دن اہلے نکالت یا وکیل کی طرف سے صرف ہے (فقہائے اہلے وہی روزی ۳۹۹، فتح کاوس ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵)۔

کارڈ جاری کرنے والا اور تاجر وری کے لئے کارڈ سے بھیجئے، نیز مسلمان کو رواج دینے، مارکیٹنگ کرنے، تجارتی مقام، بھل و غیرہ کی تکفیر کرنے اور اشیاء کی جمعیتوں، کانے کے عوض جمعیتوں سے نکالتا ہے، چنانچہ یہی اثر اہلالت کا مطالبہ کرتے ہیں۔

یہ بھی سمجھیں ہے جس کی تاجر پر کارڈ جاری کرنے والے اور وری کی طرف سے شرط ہوتی ہے یعنی اشیاء فروخت کی قیمتوں سے کوئی، سوئٹیں اور نہ "ضع و تعطل" ایسی کوئی اضافی رقم (لغات المکیہ، فقہیہ دارالکلمہ، فریڈ، جلد ۱، ص ۲۲۸، ۲۲۹)۔

۳- صاحب کارڈ اور تاجر کے درمیان تعلق

یہ اشیاء کی خرید و فروخت اور بیخوش میں استعمال ہونے والی چیزیں ہیں جن کو تعلق ہے، یا بیخوش میں کر دینے پر لینے اور دینے کا تعلق ہے، اور صاحب کارڈ تاجر کو کسی یا اہلالت حاصل کرنے کے لئے بینک پر بحال کر دیتا ہے، یہی عناصر ہیں۔

کرنے کا رڈ میں مراعات کی وجہ سے ہونا چاہیے بلکہ قرض پر سودی اضافہ کی شرط ہے یا اس وجہ سے کہ اس میں شرعی منوعات کا ارتکاب ہوتا ہے۔

دوسری بات اس کارڈ کی جس سے برعورست مجلس سے رقم نکالی جاتی ہے تو اس کا شمار قرض داخل کارڈ میں نہیں ہوتا ہے اور اس پر فقہ اسلامی میں بہت شد قرض کے احکام منطبق نہیں ہوتے ہیں۔ اگرچہ سامع کارڈ کسی دوسرے بینک سے قرض لے کر جس کی ادائیگی اس کے بینک سے کی جائے اور وہ بینک اس پر قرض ہونے کی حیثیت سے ٹیکشن صادر کرے، چنانچہ اس مدت یہ قرض کے باپ سے ہوگا، اور اس پر قرض کی طاعت و حرمت کے احکام جاری ہوں گے۔

اور چونکہ اس کارڈ میں قرض کا نہیں ہوتا ہے، لہذا خرچ کی قیمت میں اضافی رقم کی مراعات نہیں ہے یا غیر ملکی کرنسیاں نکالنا سودی اضافہ کے قبیل سے نہیں ہے، اس لئے کہ معمول قرض نہیں چلایا جاتا ہے، چنانچہ سودی اضافہ بھی نہیں ہوتا اور یہ خفیہ کام یا قرض حسن کے قبیل سے ہے اور ایسا کارڈ شرعاً مباح ہے۔

کریڈٹ کارڈ کا شرعی متبادل

روایتی تجارتی بینکوں کی طرف سے جاری کردہ کریڈٹ کارڈ کے شرعی بدلہ پر اصرار کرنا ممکن ہے، اس طور پر کہ کارڈ کے نظام میں ترسیم کی جائے اور ان میں شرعی منوعات سے نکالی کر ڈیا جائے، اس میں سب سے اہم برست سے پرہیز کرنا ہے۔

لیکن یہ ترسیم شدہ کارڈ اگر وہ اپنے میں عملی عمل کی ضرورت ہوگی، اور یہ عملی نظام اس کا عمل اس طرح ہو سکتا ہے کہ ماہانہ ڈسکاؤنٹ کارڈ اور مراد سے کارڈ جاری کیا جائے۔

۱۔ ماہانہ فیس کارڈ (Charge Card)

یہ ایسا کارڈ ہے جس کو اسلامی بینک اس شرط پر جاری کرتا ہے کہ وہ مجلس بینکوں میں ماہانہ تحوہ کی مقدار سے کارڈ کے ذریعہ رقم نکالنے کی شرح مقرر کرتا ہے اور مجلس دوسرے

بینکوں میں اس کا تین سو گرو کے اتنی فیصد سے ہوتا ہے۔ دینا یا تو گھنٹوں کی ضمانت پر ہوتا ہے یا بینک کے ہڈ دیکھ کر کسی دوسری ضمانت کی بنیاد پر بشرطیکہ بینک اس پر کوئی بھروسہ نہ لے۔

اس کارڈ کی صورت یہ ہے کہ یہ نکال کر بنیاد پر قائم ہوتا ہے، اگر نکالتے وار کے اکاؤنٹ میں آئی رقم موجود ہو یعنی اس سے کرے گا کارڈ کے ذریعہ نکالی گئی ہے اور نکال دیا تو اسلام میں جائز ہے جیسا کہ پہلے آچکا ہے۔

لیکن اگر نکالتے وار کے اکاؤنٹ میں آئی رقم نہ ہو تو بینک اپنے نکالتے وار کے لئے قرض حسن کے طور پر اس کی ادائیگی کرتا ہے۔ یہ بنیاد تو مالہ گھنٹوں کی ضمانت پر ہوتا ہے یا کسی دوسری مناسب سرکھایت کرنے والی ضمانت کی بنیاد پر اور یہ جائز اور مستحب ہے۔

لفظ "یہ اسلامی بینک" تلافی سے خالی مذمت اہم دیتے ہیں اور سو کے ساتھ یہ سے دور ہو کر امر بھی شرعاً مطلوب ہے، اس لئے کہ سرمایہ کاری پر عام ہونے والا بھروسہ حرام سود کی ایک قسم ہے، کیونکہ وہ سودی ترقی کی طرح ہے اور ہر وہ قرض جو نفع کا باعث ہو سو ہے۔ یہ طریقہ بڑی آسانی سے قابل عمل ہو سکتا ہے۔

۲۔ امر ایچ کارڈ

یہ دو کارڈ ہیں جس کی بنیاد پر فروخت ہوتی ہے۔ یہ اس طرح کہ صاحب کار اس بینک کی طرف سے جتنی انور قیمت کی ادائیگی کرتا ہے جو چاہے خرچ ہو سکتا ہے اور خرچ کر کے کوئی چیز کا مالک ہوتا ہے، جس پر اس کی جانب سے اس کا مکمل قبضہ کرتا ہے بغیر وہاں سے اپنے مکمل سے غفلت پر فروخت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ نفع ملو کہ جس کی ہوتی ہے اور یہ خرچے کا حکم دیتے ۱۰ لے کے لئے امر ایچ کی صورت ہے۔ جین انور اسی اسلامی فنڈ آئین دہی نے اس معاملہ کو طبیعت اور قبضہ کی شرط کے ساتھ درست قرار دیا ہے۔

لیکن اس امر ایچ کا اختیار رکھنا دشوار ہے۔ اس لئے کہ صاحب کار اپنا کارڈ لے کر

دوسری مثال - رائج ویرانہ اس کو سرمایہ کاری کی رائج حیثیت کھلی جاری کرتی ہے، وہ حقیقت شرعی تھی، نے اس کارڈ کو قانون کی ایک لغو حذف کرنے کے بعد پاس کیا ہے۔
 دوسرا کاغذ حسرت ہے، اس طرح کہ جوں کی ہونگی کما حقہ دار کے کرت ادا نہت سے کی جائے گی اور اس میں کافی رقم موجود نہ ہو تو نقد انشورس سے کی جائے گی اس شرط پر کہ وہ اپنے اپنی اس وقت عام ہونے جلی انشورس کی رقم فوراً عیا کرے اور صاحب کارڈ کو بے است کی بنیاد پر رقم لائے یا قرض دینے کی سہولیات حاصل نہیں ہوں گی۔

کھلی نے اس اصولوں کو اس شرط پر پاس کیا ہے کہ رائج کھلی کی طرف سے کارڈ جاری کرنے پر کسی قسم کا ظاہری یا خفیہ سود نہ لیا جائے گا نہ دیا جائے گا، چاہے معاملہ اس کے کاغذ میں سے ہو یا نقد پھیل دینا کھلی سے یا پھر معاملہ کی فریق ہر پھیل دینا کھلی ہر رائج کھلی کے درمیان کوئی کھلی نہ۔

کھلی نے غیر ملکی کرنسیوں کی تبدیلی کا نرخ اس کارڈ استعمال کرنے والوں کے لئے رائج کھلی کی جانب سے اعلان کئے گئے نرخ کے اقتدار سے مقرر کیا ہے۔

کھلی نے نقدی رقم نکالنے پر کمیشن لینے سے منع کیا ہے اور کارڈ جاری کرنے سے متعلق ٹیکس، سالات ٹیکس اس طرح تاجر اور حد سے پیش کرنے والوں کی رقم کا ایک حصہ کانت کر اس کے جوں کی ہونگی کرنے کی اجازت دی ہے۔

یہ دونوں مثالیں عام تجارتی فنکشن کے کارڈ کا صحیح اسلامی چل شمار کی جاتی ہیں بشرطیکہ کارڈ استعمال کرنے کی مدت عام حالات میں اجازت یافتہ ہو۔

اس سے ملتی ملتی ایک مثال بحرین میں عربی بینک آف اسلام ہے، جو ابھی گزیر کے دور سے گزر رہا ہے۔

بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کا شرعی حکم

مولانا خالد سیف قادری رحمہ اللہ

نورائے موصلاہات کی تیز رفتاری نے پوری دنیا کو ایک گاؤں میں تبدیلی کر ڈیا ہے، دور دراز ممالک پر مقیم افراد سے رابطہ قائم کرنا آسان ہو گیا ہے، اور اس نے تجارت، روزگار و بار کی دنیا کو متحرک کر ڈیا ہے، فاصلے جس قدر بستے جاتے ہیں، تجارت کا دائرہ اسی قدر پھیلتا جاتا ہے، اس کی وجہ سے فیروز کی حفاظت لین، بین امر قریب کی ترسیل میں مشکوک کی اجیت بھی بدھتی جاری ہے، بینک اپ نہ صرف کماتواریں کی قوم کی حفاظت کرتے ہیں، اور بعض صورتوں میں ان کی کٹنگ کی ہوئی رقم سے نرا دواؤں کو واپس کرتے ہیں، بلکہ بہت سے ایسے کام بھی انجام دیتے ہیں جن کے لئے ماضی میں بہت تک و کرفتی پڑتی تھی اور کثیر فراہمی اور مالی مسائل کی ضرورت پڑتی تھی۔

اسی سلسلہ میں بینک مختلف قسم کے کارڈ بھی جاری کرتے ہیں، اور مقررہ قواعد کے مطابق کارڈ ہولڈر کو برقی قسٹیاں مہیا کرتے ہیں، اس سلسلہ میں تین قسم کے کارڈ خاص طور پر قابل ذکر ہیں، اسے ٹی ایم کارڈ (ATM Card)، ڈیبٹ کارڈ (Debit Card) اور کریڈٹ کارڈ (Credit Card)۔

اسے ٹی ایم کارڈ

اسے ٹی ایم کارڈ بینک اپنے کماتواریں کو اس غرض سے جاری کرتا ہے کہ اس کے

☆ عالمی ممالک کی اسلامی حکومتوں کی طرف سے

درمید وہ اپنے شریعہ ملک کی کسی دوسری جگہ نہیں بھی موجود اس نئی ایم نظام سے اپنی ضرورت کے لئے روٹم بصورت نقد حاصل کر سکیں، اس کارڈ کے ذریعہ آدنی اپنی بیع کر دوہ رقم سے استفادہ کرتا ہے، اور اس کو حاصل کر سکتا ہے، اس کے لئے ایک سے کوئی معاوضہ کسی عنوان سے ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

جہاں تک رقم کی حفاظت اور بروقت ضرورت رقم کی واپسی کی بات ہے تو اس کے جواز ہونے میں کوئی شبہ نہیں، کیونکہ اس کی حیثیت قرض کی ہے، ورنہ لوگوں سے خواہش کرتا ہے کہ لوگ اسے پسند کریں، وہ پسند نہ کرنے والے کے سبب خواہش اسے ادا کر دے گا، اس طرح ورنہ کی حیثیت قرض لینے والے کی ہوئی اور کھاتہ دار کی حیثیت قرض دینے والے کی، نیز اسے نئی ایم کارڈ کی حیثیت قرض کے دینے کی ہوئی کہ قرض دیندہ سب چاہے کارڈ دیکھا کر اسے حاصل کر لے اور جہاں ہے، جہت ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ اس شرط کے ساتھ کسی کو قرض دینا کی "وہ نواں دوسرے شہر میں اس کا قرض دیا" کے کو اختیار کی اصطلاح میں مستحق کہتے ہیں، مستحق کو شاید تو مطلقاً جواز کہتے ہیں (المعرب ۳۰۴) اور فقہاء مالکیہ نے بھی کوشش کیا ہے، لیکن بحالت ضرورت اگر مالی کی حفاظت اس طرح ہو سکتے تو اس کی اجازت دینی ہے (ماہر فرائی فھر ٹیل ۱۳۷۲)۔

فقہاء مالکیہ کے یہاں اس کی اجازت ہے، اگر دوسرے شہر میں ادائیگی کا کوئی معاوضہ نہیں لیا جائے (المعنی ۳۰۴) یہی رائے علامہ ابن قیم کی بھی ہے (نظام المصنوع ۳۹۹)۔ اور فقہاء حنفیہ کے نزدیک اس طریقہ پر معاملہ کرنا مکروہ ہے (المعرب ۳۰۴)۔

جن حضرات نے اسے جواز قرار دیا وقت ضرورت ہی جابر قرار دیا ہے، انہوں نے اس بات کو پیش نظر رکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرض پر کسی بھی قسم کے نفع افغانے کو منع فرمایا ہے، کیونکہ قرض پر کسی بھی قسم کا نفع افغانے میں سود کا شبہ پیدا ہوتا ہے اور مستحق کے ذریعہ راستہ کے معاملات سے حفاظت کا قاعدہ اٹھایا جا رہا ہے، لیکن مستحق کی حقیقت کے سلسلہ میں فقہاء کی تصریحات کا مہر لینی سے جابر قرار دیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسے نئی ایم کی صورت مستحق کے دوسرے

میں نہیں آتی ہے۔ کیونکہ سٹیج میں یہ شرط ہوتی ہے کہ وہاں قرض کو دہرے سے شیر میں ہی وصول کرے گا اور غاس طور پر کسی شخص کے لئے قرض لینے والے کو یہ رقم حوالے کی جاتی ہے۔ چنانچہ ملازمہ محشی (۱۳۸۳ھ) فرماتے ہیں:

"والسماح المیٰ لعلہ تعالٰہ علیٰ ہذا ان کان الفرصہ عبر شرط وکتب لہ مستحقہ بملک فلا یمن ید" (امام ۳۷۲ھ) (س) (سٹیج میں کاما ملوث کرتے ہیں، اس اصول پر اگر اسے بغیر شرط کے بطور قرض دیا اور اس کے لئے اس کا سٹیج (ڈیوڈ اور انگلی) کھودا تو اس میں کوئی حرج نہیں)۔

مشہور فقہی فقیر کاغذی فرامہ یں مزی دہائی رقم طراز ہیں:

"ونکروہ السعیدۃ الا ان یستقرض مطلقا ویوفی بعد ذلک فی بلدۃ احرى من غیر شرط" (دلیل ۳۷۲ھ) (مکتوبہ کاغذی) (سٹیج کھودے سوائے اس کے کہ قرض کو مطلق لے اور وہاں کسی دہرے سے شیر میں دوسرے قرض کی شرط نہیں ہو)۔

اسے لی ایم کارڈ میں، دہرے سے شیر میں رقم وصول کرنے کی شرط نہیں ہوتی، چونکہ اسے لی ایم کارڈ مرکز مختلف جگہ پر موجود ہے، یہ معاملہ کارڈ نہیں بھی رقم وصول کر سکتا ہے، نیز یہ مرکز چوبیس گھنٹے کھلے رہتے ہیں، اس سے بھی کارڈ ہولڈر کو سہولت ہوتی ہے، ضمنی طور پر ایک سہولت یہ بھی ہو جاتی ہے کہ اگر وہ کسی دہرے سے شیر میں گیا ہو اپنے امر، اس رقم کی ضرورت پڑی تو، اس بھی رقم قرض جاتی ہے، اس لئے اس میں دہرے سے شیر میں حاصل کرنے کی سہولت شرط کے درجہ میں نہیں ہے، لہذا یہ سٹیج کی ممنوع صورت کے دائرہ میں نہیں آتا ہے، اسے لی ایم کارڈ کے حاصل کرنے اور اس کی سہولتوں سے قاعدہ اٹھانے میں کوئی حرج نظر نہیں آتا، بالخصوص موجودہ حالات میں جبکہ بھاری رقم کا ایک شے سے دہرے سے شیر لے کر بلانا خطرہ سے نکالی نہیں ہوتا اور اس میں ہاں دہاں دونوں کا تعلق مشکوک ہوتا ہے تو یقیناً بہت سے لوگوں کے لئے اس طرح کی سہولت کا حاصل کرنا ضرورت کے درجہ میں بھی ہے۔

ذبیحہ کا روڈ

اس کا روڈ کیا رہے جس قسم کے قاعدے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

۱۔ اثر یہ ضرورت کے بعد قیمت کی اورنگی، دو کا مدار اس کا روڈ کے واسطے سے اپنی
مطلوبہ رقم کو اپنے کھاتے میں پہنچا دیتا ہے۔

۲۔ ضرورت پر رقم کا نکالنا۔

۳۔ ضرورت پر رقم کا اپنے کھاتے سے دوسرے کھاتے میں منتقل کرنا جس کے لئے
اثر بیعت سے مدد لی جاتی ہے۔

ذبیحہ کا روڈ کا حال اپنی حق کردہ رقم حاصل کر سکتا ہے، اس سے زیادہ نہیں اور چونکہ
اسے جوہر ہاتھ میں آتا ہے اس کے لئے ٹانگ سے کوئی اثر نہیں لیتا صرف کا روڈ بنانے کے
وقت اس کی ٹیس لی جاتی ہے۔

جہاں تک بدعت ضرورت رقم لگانے کی سہولت ہے تو ظاہر ہے کہ اس میں کوئی حرج
نہیں، اب رہ گیا چونکہ کمال کی طرف سے قیمت لگا کر یا کسی اور وجہ سے کسی دوسرے کے
کھاتے میں رقم منتقل کرنا تو یہ بھی درست ہے، اگر کا روڈ بھلا کر کسی بخل خیز باقی ہو اور چونکہ کے
ذریعہ قرض لیا گیا جائے تو لائق اصطلاح میں یہ جوہر ہوگا، جوہر سے مراد یہ ہے کہ جس شخص کے
ذمہ دین ہو وہ کسی اور کو اپنی طرف سے دین کی اورنگی کا ذمہ دار بنائے "روود دہر شخص اس کی
طرف سے اورنگی کی ذمہ داری قبول کرے۔"

"تحويل الدين من ذمة الاصيل إلى ذمة المحال عليه" (۱۳۸۸ء)۔

اور جس شخص کو ادا کیا جا رہا ہے اگر کا روڈ بھلا کر ذمہ پہلے سے اس کی رقم باقی نہ ہو تو
چونکہ کی حیثیت اس کی طرف سے مکمل کی ہوگی اور یہ بھی جائز ہے۔

"قال المؤكل كل حد هذا الألف با فلاح و ادفعه إلى فلاح فليما نفسي"

کی بات ہے تو اس میں تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ ہم ذکر کرتے ہیں لیکن قرض کی سہولت اس میں بڑا ہدف کی ہو اسکی نے اس کو قائل غور مسئلہ بنایا ہے، حقیقت یہ ہے کہ ہندو روز کی مدت کے بعد اور اسکی کی صورت میں جو زائد رقم ہو اسکی جاتی ہے، وہ سو ہے، اور سو غوری کی تحلیلات بھی رہی ہے کہ پیلے قرض، دیکھ کر کوئی غرضی غرضت غیر مستحقہ کچھ کر اسے ملے نہیں، اور جب وقت پر ادا نہ کر سکے تو زائد اور اسکی کی شرط پر سہولت دے، نہ زمانہ جاہلیت میں، نہ کابینہ طریقہ زائد و مردن قضا کے، نہ سہ ماہ سے تعمیر کیا گیا ہے، چنانچہ امام فخر اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"ثم اذا حل الدين طلقوا المدينون بواحد المال فان تعدد عليه الاداء زادوا في الحل والاحل فلهذا هو الرضا الذي كانوا في المداخلة بعد ما طلقوا به" (تحریر کردہ ۹۰) (پھر جب دین کی اور اسکی کا وقت آجاتا تو قرض دینے والے اصل رقم کی واپسی کا مطالبہ کرتے، اب اگر اس کے لئے اور اسکا مشکل ہوتا تو رقم میں بھی اضافہ کر دیتے یعنی زائد رقم کا مطالبہ کرتے، ہر سہولت بھی، دے دیتے، اس کی سبکی صورت ہے جو زمانہ جاہلیت میں مردن قرض تھی)۔ اس نے حقیقت یہ ہے کہ قرض پر لی جانے والی زائد رقم سو میں داخل ہے، سو کا کچھ بھی حرم ہے، اور دینا بھی، اس لئے کہ بڑے کارڈ کا حاصل کرنا اصولی طور پر جائز نہیں ہے، اور اس سے جو جائز سہولتیں تھیں وہ ٹیچٹ کارڈ سے حاصل ہو جاتی ہیں۔ اس لئے عام حالات میں اس کارڈ کے حصول کو ضرورت قرار نہیں دیا جاسکتا ہے، یہ خیال ہو سکتا ہے کہ اگر ہندو لوگوں کے دھرمی رقم ہوا کر دی جائے جس پر کوئی سود نہیں لیا جاتا ہے تو اس لحاظ سے اسے جائز ہونا چاہئے، لیکن یہ بات درست نظر نہیں آتی، کیونکہ کسی معاملے کے جائز ہونے اور نہ ہونے کا ہمارے صرف نتیجہ پر نہیں، بلکہ معاملہ ملے جانے کی کیفیت پر ہے۔

یہاں صورت حال یہ ہے کہ کہنے کا کارڈ کا حال اور بیک آؤٹس میں معاملہ کرتے ہیں کہ ایک خاص مدت کے بعد قرض واپس کرتے ہوئے سود بھی اور اسکا ہنگامہ مطالبہ میں سود کا لین دین شروع سے شامل ہے۔ اس لئے یہ معاملہ اپنے آغاز سے ہی درست معاملہ قرار پائے گا۔

ہاں فقہاء نے سو لیٹے اور سوڑنے کے حکم میں اس حد تک فرق کیا ہے کہ سو لیٹنا تو بہر حال حرام ہے ہی لیکن سوڑنا شدہ ضرورت کے وقت جائز ہے، لہذا اس کا مکہ ٹیکوں کے لئے اس نوعیت کے کرپٹ کارڈ جاری کرنا تو کسی صورت میں جائز نہیں۔ اسی طرح کارڈ کارڈنگ وٹ وپنے نفع حاصل کرنے اور عام قسم کی ضرورتوں کے لئے کرپٹ کارڈ حاصل کرنا جائز نہیں، البتہ اگر کوئی شخص شدہ مجبوری سے وہ جاری ہو، مثلاً چو کہ اگر فوری طور پر اتنی رقم نہ حاصل کر پائے تو اسے شدہ مالی نقصان اٹھانا پڑے گا، اس کی جسمانی ضرورت ہے۔ بہتے کے لئے فوری طور پر خطیر رقم مطلوب ہو اور اس رقم کے حاصل کرنے کا کوئی اور ذریعہ نہیں تو ایسی غیر معمولی مجبوری کی صورتوں میں کرپٹ کارڈ اخراجا جاسکتا ہے، لیکن قدر ضرورت کا اندھا نظارنے اور اس پیش آمدہ ضرورت کے پورے ہوجانے کے بعد اس کی مزید تجدید جائز نہیں ہوگی۔

آج کل کارڈ کار کے دائرے کے وسیع ہوجانے کی وجہ سے چیک کے عین کارڈ کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے، مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس معاملہ میں شرعی احکام و حدود کو نظر نہ رکھیں۔

کریڈٹ کارڈ کے فقہی احکام

پروفیسر عبدالجبار محمد ۲۰۲۳ء*

کریڈٹ کارڈ کی تعریف

کریڈٹ کارڈ جو روزانہ کا قصور ہے جس کا مرکز برپ ہے نقدیم نکلتا، اسلام کے تحت یہ غیر معرکہ تھا، اس کا معاملہ ان مسائل اور معاملات میں ہے جو روپیہ میں پیش آئے اور ساتھ مسائل میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اسی وجہ سے میں نے اس کے فقہی و مطہم کی وضاحت کے لئے بعض مغربی قوال پر انکار کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱- آکسپریڈز کسٹومی میں ہے اس سے مراد وہ کارڈ ہے جو جاری کیا جائے تاکہ اس کا مالک اس کے ذریعہ اپنی ضرورت کا سامان کرے۔ اسے اس قیمت اس کے امداد قرض دے۔

۲- امریکی وفاقی حکومت کے قانون میں اس کی وضاحت یوں کی گئی ہے: کریڈٹ کارڈ کا مطلب قرض دینے والے کا ایک شخص کو ایسا قرض دینا ہے جس کی ادائیگی معادی ہو یا نہ ہو ایک ایسے دین کو جو اس میں اس کا ہے جس کی ادائیگی موثر ہو اور اس کا تعلق سامان ضرورت کی فروخت اور اس میں کیا کرنے سے ہو (اسی قرضات کے لئے یہ اصطلاح ہے) اس کے ذریعہ اس کے مالک کو ایسا قرض دیا جائے۔

مندرجہ بالا قوال پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کریڈٹ کارڈ کی ان قرضات کا دائرہ قرض ایسا ہے جو روپیہ دے۔

پروفیسر عبدالجبار محمد ۲۰۲۳ء کا نقطہ نظر

اس کا فائدہ اٹھاتی ہے وہ اس کارڈ کے منظم یعنی اس کے ٹیل پر خوردگزر کے بعد اس کی اس قریب تک پہنچی ہے کہ یہ ایک ایسی دستاویز ہے جسے اس کا باری کرنے والا ایک حقیقی یا منظمی شخص کو باہمی طے شدہ معاہدہ کی بنیاد پر عطا کرتا ہے، وہ اس کارڈ کے ذریعہ اس شخص سے جو اس کارڈ کو تسلیم کرتا ہو نقد قیمت اور اس کے بغیر سلفی یا سرحد حاصل کر سکتا ہے، کیونکہ اس کارڈ کا باری کرنے والا اس کی وائیلٹی کا ذمہ لیتا ہے (مجبوراً جو اس کی طرف سے عطا شدہ نقدی نقدی رقم نمبر (۱۶/۱۶/۱۶) اس دستاویز کی ایک قسم ہے جس کے ذریعہ بینکوں سے رقم لگائی جاسکتی ہے، مثلاً یہ بینک قریب اس کارڈ کے کام اور اس کے اعتبار سے مناسب ہے۔

کارڈ کی قسمیں

دو کارڈز جس کے حامل کی جانب سے بینک وائیلٹی کا ذمہ لیتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں: (Debit Card) اور (Credit Card)۔

ذیل میں ہم ان دونوں قسموں کی تفصیل کریں گے اور ان میں سے ہر ایک کا شرعی حکم بیان کریں گے:

۱- (Debit Card) دو کارڈ ہے جسے بینک ان لوگوں کے لئے جاری کرتا ہے جو بینک میں کچھ سرمایہ کے مالک ہوں تاکہ وہ اس کارڈ کے ذریعہ سلفی تجارت کی خرچہ جاری کر سکیں یا نہ ماہ سے قاعدہ اخراجیں۔ اس میں کارڈ جاری کرنے والا بینک کی وائیلٹی یا قیمت حاصل کر دے، نہ ماہ کی آمد کے بعد رقم بینک میں موجود کارڈ ہولڈر کے اکاؤنٹ سے منسلک کر کے تاخیر یا کارڈ ہولڈر سے معاملہ کرنے والے کے اکاؤنٹ میں ڈال دیتا ہے، اس کارڈ کے ذریعہ معاملہ کرنا شرعاً جائز ہے، اس کو کہیں کارڈ کا کام دینا غیر دقیق ہے۔ یہ تو بینک کی طرف سے کارڈ ہولڈر کو اس کی ڈپازٹ کردہ رقم کے ٹوٹ کے طور پر دی جانے والی دستاویز ہے۔ اس میں کارڈ ہولڈر کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ اپنی ڈپازٹ شدہ رقم کے اندر میں خرچہ ادا کرے اور بینک

اس کی طرف سے ان رضوں کو قیمت کی ادائیگی کرتا ہے جو کارڈ بیلڈر سے معاملہ کرتے ہیں۔ کبھی کبھی بینک اس کو نکالتا ہے اور اسے اس کام پر فیس لیتا ہے (یہ وہی وہاں ان کے انکم ٹیکس ملے گا)۔
 مگر عام طور پر یہ سب کچھ اس کی طرف سے نہیں ہوتا بلکہ ان کے انکم ٹیکس ملے گا اور ان کے انکم ٹیکس ملے گا۔
 ان کے انکم ٹیکس ملے گا۔ (۲۲، ۲۳)۔

۲- کرنے کا کارڈ بیلڈر ہے جسے بینک اپنے لوگوں کو جاری کرتا ہے جن کا بینک میں اکاؤنٹ نہیں ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ اس کارڈ کے ذریعہ سماں چھوڑ کر قیمت کی خریداری کر سکیں یا خدمات سے فائدہ اٹھاسکیں، بینک کا کارڈ بیلڈر کے لئے بطور قرض اس سماں چھوڑ کر قیمت کی خریداری یا خدمات کی ادائیگی ہے اور اس قرض پر سود لیتا ہے، اس صورت میں وہ کارڈ بیلڈر پر اس قیمت پر مابعد بھی عائد کرتا ہے جب وہ چھوڑ دے کے دہران اپنے قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرتا ہے، اس صورت میں بینک کے ذریعہ لے جانے والے اضافہ پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ سود ہے، اس لئے کہ یہ قرض پر عائد کیا جائے، مطلق ہے، اسی طرح تاخیر کا دہران یا دیگر کسی بینک کا کارڈ بیلڈر پر لازم کرتا ہے، وہ بالکل سیدھا (اور سادہ) ہے (جو سادہ)۔

۳- بینک کی طرف سے کارڈ بیلڈر پر عائد کی گئی رقمیت کی فیس، اسی طرح چھوڑ کارڈ کی فیس جاز ہے، اس لئے کہ وہ بینک کی رقم کو دہران سے جو کارڈ جاری کرنے اور اس کے لئے کی جانے والی رقم کی کارروائیوں کا عوض ہے، بشرطیکہ یہ فیس اس طرح کے کاموں کے لئے عام طور سے لی جانے والی فیس سے زیادہ ہو (جو سادہ)۔

۴- وہ کچھ شرائط جاز ہے جسے بینک اس عمل کی قیمت پر لازم کرتا ہے جس کا کارڈ بیلڈر کے ساتھ معاملہ کرنے والا تاخیر مستحق ہے، یہ بینک کی ادائیگی ہے جو وہ تاخیر کے قرض واروں سے اس کی رقم کے حصول کے لئے کی جانے والی کوششوں پر لیتا ہے (۲۵، ۲۶)۔ (یہ وہی وہاں ان کے انکم ٹیکس ملے گا)۔
 یہ وہی وہاں ان کے انکم ٹیکس ملے گا، اور ان کے انکم ٹیکس ملے گا، اور ان کے انکم ٹیکس ملے گا۔ (۲۵، ۲۶)۔

۵- وہ قرض جس پر کارڈ جاری کرنے والے بینک کی جانب سے کرنے کا کارڈ

تعلق جاتی ہو اور رقم کی کوئی اور پشت کنندہ کے کھاتے میں اس کا دائرہ ایک یا دو دن کے بعد ہوتا ہو (مثلاً کسی سمسار ڈاکٹر یا دیگر)۔

۹- ڈیپٹ کارڈ بیلڈر اور اس کے جاری کرنے والے کے درمیان بیلڈر کا تعلق ہے، اس صورت میں چونکہ کارڈ بیلڈر کی طرف سے اس پر عام مالی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور یہ رقم چونکہ اپنے پاس موجود کارڈ بیلڈر کے تحفظ سے لڑا کرتا ہے (موجود مالی ذمہ داریاں اس کے پاس ہوتی ہیں)۔

۱۰- کریڈٹ کارڈ بیلڈر اور اس کے جاری کرنے والے کے درمیان جو تعلق ہے وہ قرض کا ہے، کیونکہ اس صورت میں چونکہ کارڈ بیلڈر پر عام جرمالی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور اس کے دائرہ کارڈ بیلڈر کے ذمہ قرض قرار دیتا ہے۔ اسی طرح کریڈٹ کارڈ بیلڈر اور اس کے جاری کرنے والے کے درمیان ایک دوسرے پہلو سے کفالت کا بھی تعلق ہے، وہ اس طرح کہ کارڈ جاری کرنے والا فریق تاہم یا کارڈ بیلڈر کو قرض دینے والے ذمہ داریوں کے ساتھ کارڈ بیلڈر کا مکمل ہوتا ہے (موجود مالی)۔

۱۱- کارڈ بیلڈر اور تاہم کے مابین جو تعلق ہے وہ قرض کا ہے اور کارڈ بیلڈر اور اس میں پیش کرنے والے کے مابین جو تعلق ہے وہ عہدہ کا ہے (موجود مالی)۔

۱۲- کارڈ جاری کرنے والے اور تاہم کے درمیان فی کارڈ جاری کرنے والے اور دوسرے ان لوگوں کے درمیان جو کارڈ بیلڈر سے معاملہ کرتے ہیں، تعلق مالی کی کفالت کا ہے، کیونکہ کارڈ جاری کرنے والا فریق اس قرض کا ضمانت دیتا ہے جو کارڈ بیلڈر کے ذمہ سے تعلق ہوتا ہے (موجود مالی)۔

کریڈٹ کارڈ اور دوسرے کارڈ کے استعمال میں شرعی رہنمائی

پروفیسر المسدین محمد طابین اشرفی *

۱۔ کریڈٹ کارڈ کی حقیقت اور مالی معاملات میں اس کی اہمیت

الف۔ کریڈٹ کارڈ کی تعریف

کریڈٹ کارڈ کی بہت سی تعریفات کی گئی ہیں جن سے اس کی حقیقت کا اظہار ہوتا ہے، میں اس میں سے صرف دو کا ذکر کر رہا ہوں۔

پہلی تعریف

اسے ڈاکٹر محمد الوباب ہوسلیمان نے ڈاکٹر احمد زکی جہی کی مجموعہ اصطلاحات اختیار کیا ہے جو اسے اقتصادی تعریف قرار دیا ہے، یہ حسب ذیل ہے:

کریڈٹ کارڈ کو مخصوص کارڈ ہے جسے بینک اپنے کارپک کے لئے جاری کرتا ہے۔

کارپک یہ کارڈ پیش کر کے صحیح مناسبات سے سامان اور خدمات حاصل کر سکتا ہے اور فروخت کنندہ دھماکا دار سر میں سہا کرتے، ملا کارڈ ہولڈر کا دستخط کر دہی کرے گا کارڈ جاری کرنے والے بینک کو پیش کر کے اپنے سامان کی قیمت حاصل کر لیتا ہے۔ بینک کارپک کو برآمد اس کارڈ سے کرے گا سامان کی مجموعی قیمت کی تفصیل فراہم کرتا ہے تاکہ مواد اکڑی جائے یا آئی سی

* پروفیسر شہر شریعت اسلامیہ، جامعہ اسلامیہ، لاہور۔

رقم خریدے ہوئے کے ہماری کما حقہ سے شیعہ کر لی جائے (طلاقات و طلاق کے احکامات و ضوابط کے مطابق)۔
دوستان! (جو اس مسئلہ سے متعلق ہیں) اگر ان کو یہ بات معلوم ہو جائے گی۔

دوسری تقریب

کریڈٹ کارڈ جو دستاویز ہے جسے بینک حقیقی یا اعتباری شخص کو یا ہم معاملہ کی غیادہ
دیتا ہے، اس سے کارڈ ہولڈر نقد قیمت اور اس کے بغیر ان لوگوں سے سامان یا خدمات حاصل کر سکتا
ہے جو اس کارڈ کو تسلیم کرتے ہیں، کیونکہ اس صورت میں اس کی کاپی کا قیودار بینک ہوتا ہے۔
اس دستاویز کی ایک قسم ایسی ہوتی ہے جس کے ذریعہ لوگوں سے نقد رقم نکالی جاسکتی
ہے۔ یہ اس کا ایک قسم ہے اور اس کی تقریب ہے۔

کریڈٹ کارڈ کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں

ایک صورت یہ ہے جس میں رقم کا ذخیرہ لکھا گیا اس کا اکرنا بینک میں موجود کارڈ ہولڈر کے
اپنے اکاؤنٹ سے ہوتا ہے نہ کہ کارڈ ہماری کرنے والے (بینک) کے اکاؤنٹ سے۔ دوسری
صورت یہ ہے کہ اس کی بینک کے اکاؤنٹ سے ہوتی ہے اور پھر مضمین ۴۴۴ میں وہ رقم کارڈ
ہولڈر کے ذمہ عائد ہوتی ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ مطالبہ کی تاریخ سے مضمین مدت کے
دوران غیر اکرنا کو کل بینک پر سودی اضافہ عائد ہوتا ہے اور پھر یہ صورت یہ ہے کہ اضافی رقم
عائد نہیں ہوتی ہے۔ ان میں سے اکثر تو کارڈ ہولڈر پر سالانہ نہیں مقرر کر دیتے ہیں اور کچھ
صورتیں ایسی ہیں جن میں بینک سالانہ نہیں مقرر نہیں کرتا (مگر جمعہ ۵۵۵ اسلامی ۵۵۵ عہدہ ۵۵۵ عہدہ)۔
ان دونوں تقریبوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کریڈٹ کارڈ کا فیوادی مقصد کارڈ
ہولڈر کو نقد قیمت اور اس کے بغیر سامان کی خرید و فروخت کے حصول پر کار ہوتا ہے۔ اس لیے
کہ قیمت کی اور اس کی کارڈ ہماری کرنے والا بینک کرتا ہے یا کارڈ ہولڈر کے اکاؤنٹ سے یا پھر
بینک اپنے اکاؤنٹ سے پھر وہ کارڈ ہولڈر سے اس کا مطالبہ کرتا ہے۔

ہے جس کا طرز یقیناً کوتا ہے، یعنی کارڈ جاری کرنے والے ایک اور کارڈ ہولڈر دونوں ہی اس سے واقف ہو رہے ہیں۔ اس اعتبار سے یہ قرض اور قرض کے درمیان ایک تعلق ہے، جس میں قرض کارڈ جاری کرنے والے ایک کی طرف سے معین کر دوسری اور انکی کا پتہ ہوتا ہے۔

اس طرح کے کارڈ جاری کرنے اور اس میں شامل ہونے کے اجازت ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ دیکھتے ہوئے اس طرح کے قرض میں اس نوعیت کے کارڈ کے متبادل پر شکوک کی جائے گی۔

۲/۲- چارج کارڈ

اس کارڈ کے تعلق اہل علم کا مذاقہ ہے، میں یہاں اس کا تعلق علیحدہ کر کے دیکھتا ہوں۔ چارج کارڈ وہ کارڈ ہے جس کے ذریعہ اس کا حامل مختلف اشیاء کی خرید و فروخت کر سکتا ہے، سرحد سے قادمہ اٹا سکتا ہے، ہولڈر رقم بھی نکال سکتا ہے۔ اس کا ہولڈر مجبوز کے آخر میں اپنے اوپر غامد ہونے والی رقم ہوا کرتا ہے جس مدت تک اس کا کوائف کی تفصیل اسے پیش کرتا ہے، یعنی کوائف مدت بھیجنے کے مدت کارڈ ہولڈر کا بلیٹس موجود ہونا چاہئے۔ کارڈ کے استعمال کے مدت بلیٹس کا موجود ہونا ضروری نہیں، اس لئے کہ کارڈ ہولڈر جب بھی اشیاء کی خرید و فروخت کرے اسے اس کا استعمال کرتا ہے اسے بغیر سود کے قیمت کی اور انکی کے ہولڈر قرض مل جاتا ہے لیکن جب قرض معین مدت کے اندر واپس کرنا تو چیک اس پر تاخیر کی صورت میں اضافی رقم غامد کر دیتا ہے، بعض اسلامی بینک اضافی رقم غامد نہیں کرتے ہیں بلکہ کارڈ واپس لے کر اس کی رکنیت ختم کر دیتے ہیں۔

چارج کارڈ ہولڈر کر کے کارڈ میں کئی طرح کی غلطی ہے، اختلافی ہے کہ کر کے کارڈ پر ایک سود کے بدلے قرض دیتا ہے اور کارڈ ہولڈر کو اختیار ہوتا ہے کہ جس طرح چاہے اس کی اور انکی کرے، جہاں تک چارج کارڈ کا تعلق ہے تو اس میں ہولڈر سے مجبوز کے آخر میں بغیر اضافی سود کے قرض کی رقم واپس کرنے کا مطالبہ ہوتا ہے (مذکورہ فقہی فقہات ص ۳۹۹، ۳۹۸، ۳۹۷، ۳۹۶)۔

۲/۳ بیٹ کا روڈ

اس کا روڈ کے جاری کئے جانے کے لئے یہ شرط ہوتی ہے کہ انکوائٹ میں کما حقہ دار کا انکوائٹس موجود ہو کہ اس کا روڈ کا استعمال کر کے خرچہ ادا کرنے پر چنگ اس سے رقم کاٹ سکے۔ اس صورت میں چنگ اس کا روڈ کے بھڑک کر قرض نہیں دیتا ہے اور نہ اسے اس کی اجازت دیتا ہے کہ اپنے انکوائٹس سے زیادہ کا استعمال کرے۔ اس کا روڈ کا سامان کی خرچہ ادا کرنے سے حاصل کرنے اور نقد رقم لانے میں وہی استعمال ہے جو کرینٹ کا روڈ اور چارنٹ کا روڈ کا ہے لیکن اس کا زیادہ تر استعمال رقم لانے کے لئے ہوتا ہے (مگر گچھوٹا طای ضرور ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)۔

۳- کرینٹ کا روڈ کے مختلف فریق

۱/۳ کا روڈ جاری کرنے والا۔

۲/۳ کا روڈ کا روڈ۔

۳/۳ جو کا روڈ کو تسلیم کرتا ہے۔

۴/۳ اس کا روڈ کی سرپرست تنظیم۔

۵/۳ دوسرے چنگ

کرینٹ کا روڈ کے یہ مختلف فریق ہیں۔ ان میں سے ہر فریق کی کارکردگی کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے (مگر گچھوٹا طای ضرور ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰)۔

۳/۱ کا روڈ جاری کرنے والا

یہ وہ فرد یا چنگ ہے جو اپنے گاہک کے لئے کا روڈ جاری کرتا ہے، کیونکہ عالمی تنظیم کا ایک رکن ہونے کی حیثیت سے اس کو اس کی اجازت ہوتی ہے۔ یہی فرد کا روڈ بھڑکے، مکمل

کی حیثیت سے تاح کو بیٹے کی چیزوں کی قیمت لگا کر تا ہے (ملک و علاقہ اور دینی کارنامے کے لئے)
 اصرار و تکرار کو جس چیز کی کار کا حوالہ دہاقت احکامات شرعیہ (۲۰)۔

۳ / ۲ کارڈ ہولڈر

یہ وہ شخص ہے جس کے نام پر کارڈ جاری کیا جاتا ہے یا اس کے استعمال کا اسے حق دیا
 جاتا ہے اور وہ کارڈ جاری کرنے والے فریق کے نزدیک کارڈ کے استعمال پر عائد ہونے والی
 قیمت وغیرہ کی واپس لیا کا پابند ہوتا ہے۔ لیکن کارڈ ہولڈر کسی دوسرے شخص کے نام سے کارڈ
 جاری کیا جاتا ہے اور کسی دوسرے شخص کے نام سے کارڈ کا استعمال اس نام پر کرتا ہے کہ کارڈ ہولڈر اسے اس کا
 اختیار دیتا ہے (معاذات اللہ تعالیٰ) (۲۰۲۰)۔

۳ / ۳ کارڈ تسلیم کرنے والا تاجر

یعنی وہ تاجر جو کارڈ جاری کرنے والے بینک سے اس بات کا معاہدہ کرتا ہے
 کہ وہ اپنے پاس موجود سامان اور خدمت کارڈ ہولڈر کی ضرورت پر اسے فراہم کرے گا
 (معاذات اللہ)۔

۳ / ۴ کارڈ کی سرپرست تنظیمیں

کارڈ کی سرپرست تنظیمیں ان کی ایک چیز جن میں سے مشہور دو ہیں:

۱- ویزا تنظیم (Visa Card)

۲- امریکن ایکسپریس (American Express) (جو کہ تیسری مشہور تنظیم ہے)

امریکی انگریزی ۲۰۲۰ معاہدات احکامات شرعیہ (۲۰۲۰)۔

۳- ویزا تنظیم (جو کہ تیسری مشہور تنظیم ہے) (معاذات اللہ تعالیٰ) (۲۰۲۰)۔

وجہ تنظیم

ایک ایسے ملک سے عبارت ہے جس میں تنظیم کے تمام قوانین و قواعد کے پابند و یک
ارمانی اور سہ شریک ہیں۔ اس تنظیم میں احمد دادر کی اس کے قانون سے کوئی اختلاف نہیں
رکھتا ہے۔ اس تنظیم کا مقصد قلع کمانا نہیں بلکہ اپنے احمد دادر کو کفایت کے تحت پادشاہت پیش
کرتا ہے۔ وجہ تنظیم جنگوں سے نہایت اور عداوت کے گوش میں مہمالت کرتی ہے اور اس کا
مہمالت مہمالتوں کے ساتھ ہوں پر مشتمل ہے۔ جو تنظیم کارڈ نہیں جاری کرتی ہے بلکہ کارڈ
جاری کرتا جنگوں کا کام ہے اور کارڈ ان اصولوں کا پابند ہے جنہیں جنگ وضع کرتا ہے، اس
میں وجہ تنظیم کا کوئی دخل نہیں ہے۔ جو جاری ہونے والا کارڈ جنگ کی پالیسی کے اعتبار سے
نہایت کارڈ، چارٹ کارڈ، یا پھر کرینٹ کارڈ ہو سکتا ہے۔ وجہ تنظیم سندرجہ اول میں طرح کے
کارڈ جاری کرنے کی اجازت دیتی ہے:

(۱) طور وجہ کارڈ (۲) کلڈن وجہ کارڈ (۳) انڈر وین وجہ کارڈ (محدود)

ملائے ۱۹۳۵ء میں پلاٹات فصاحت طرالیہ ۵۵-۵۸ء

۴- کارڈ کے مختلف فرقوں کے درمیان، عابداتی تعلق کی شرعی حیثیت اور قانونی

صورت حال سے اس کا اختلاف

۴/۱ کارڈ جاری کرنے والے اور کارڈ ہولڈر کے درمیان شرعی تعلق

۴/۲ کارڈ جاری کرنے والے اور کارڈ کے درمیان شرعی تعلق

۴/۳ کارڈ ہولڈر اور کارڈ کے درمیان شرعی تعلق

۴/۴ کارڈ جاری کرنے والے جنگ اور سر پرست تنظیم کے درمیان تعلق

کارڈ کے مسئلہ میں یہی سب سے اہم پہلو ہے، اس لئے کہ اسی پر نظم شرعی کے بیان
یعنی جو نظامہم جوڑا کی بنیاد ہے۔ اس تعلقات کی تخلیق میں قانون مختلف ہو گیا ہے جیسا کہ اس کی

تکلیف میں بعض فقہاء کا اختلاف ہے۔ انگریزی قانون ان تعلقات کو ایک دوسرے سے جدا نہیں ملاحظہ فرمادو۔ حالانکہ یہ ہے جب کہ امریکی قانون اسے ایک ہی مقام دیتا ہے (ملاقات بعد از طلاق ۳۳-۳۴)۔ بعض امریکی قانون اسے کارڈ جاری کرنے والے اور کارڈ ہولڈر کے درمیان کثرت کا تعلق قرار دیتے ہیں، بعض اسے عہدے سے تعبیر کرتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ یہ تارض اور مقررہ کا تعلق ہے (عہدہ ملائی)، اور جس طرح امریکی قانون کے درمیان اختلاف ہے فقہاء کے درمیان بھی اختلاف ہے، ان میں سے بعض کی رائے کے مطابق یہ کثرت ہے، بعض کے نزدیک کثرت اور بعض اسے عہدہ یا تعلق قرار دیتے ہیں جب کہ بعض کثرت اور عہدہ پر محمول کرتے ہیں (عہدہ ملائی)۔

اس سلسلہ میں حکم شرعی کی رہنمائی کرنے کے واسطے صحیح طریقہ یہ ہے کہ ہم کارڈ کی چیزوں قسموں پر ملاحظہ فرمادو اور کریں۔ میں ان میں سے سب سے زیادہ عام اہمیت کا را سے شروع کرتا ہوں۔

اس کارڈ کے استعمال میں کبھی تعلق و ذریعہ کے درمیان ہوتا ہے، یعنی کارڈ جاری کرنے والے اور کارڈ ہولڈر کے درمیان اور یہ اس صورت میں جب رقم کارڈ جاری کرنے والے وینک کی مشین سے نکالی جائے۔ کبھی یہ تعلق سہ طرفہ ہوتا ہے یعنی کارڈ جاری کرنے والے، کارڈ ہولڈر اور مالک مشین کے درمیان اور یہ اس صورت میں جب رقم کارڈ جاری کرنے والے وینک کے علاوہ کسی مشین سے نکالی جائے۔ اس لئے کہ کارڈ ہولڈر کبھی کارڈ جاری کرنے والے وینک کی مشین سے رقم نکالے کے لئے اس کارڈ کا استعمال کرتا ہے اور کبھی دوسرے وینک کی مشین سے رقم نکالے کے لئے اس کا استعمال کرتا ہے۔

چنانچہ اگر اس کا استعمال کارڈ جاری کرنے والے وینک کی مشین سے رقم نکالنے کے لئے کرتا ہے اور اس کے علاوہ کسی اور نکالی گئی کرنسی ایک ہی ہے تو وینک سے چند ریہ وینک رقم نکالنے سے یہ تعلق ہو رہی یعنی کارڈ ہولڈر اپنے اس قرض کے ایک حصہ کا مطالبہ کرتا ہے جو اس نے

کارڈ جاری کرنے والے بینک کو: سے رکھا ہے۔ اس لئے کہ گنت اکاؤنٹ کی صورت یہ ہے کہ وہ کساجے دار کی طرف سے بینک کا قرض ہے، چنانچہ یہ معاملہ بلا اختلاف جائز ہے۔

اور اگر کارڈ ہولڈر کے اکاؤنٹ کی کرنسی ڈیالٹی گئی کرنسی سے مختلف ہے، مثلاً اکاؤنٹ میں ڈیال ہے اور ڈالر نکالا گیا ہے تو اس صورت معاملہ میں دینی کا مطالبہ اس کی جنس کے علاوہ کے ذریعہ پلایا گیا۔ لہذا یہ فرق میں داخل ہوا جو فقہاء کے نزدیک دوسرے میں ماحول ایسی کے عام سے مختلف ہے، اور یہ جائز ہے بشرطیکہ بینک کارڈ ہولڈر کے اکاؤنٹ سے ڈالر کی رقم میں رقم نکالے دقت ہی اس کے بقدر رقم جمع کرے۔

لیکن اگر بینک کارڈ ہولڈر کے اکاؤنٹ سے ڈالر کے بدلے ڈیال ایکسچٹ کے بعد جمع کرتا ہے تو یہ جائز نہ ہوگا اور اسے دوسری صورت دینی ہوگی۔ وہ یہ کہ کارڈ ہولڈر کے ڈالر نکالنے کے وقت بینک ڈالر کا قرض دینے والا جائے پھر حسب حساب بے دقتی کرتے دقت بینک کارڈ ہولڈر کے اکاؤنٹ سے اپنی رقم جمع کرے تو اس وقت اس کا چاہے بھی عمل میں آجائے۔ یہ معاملہ بھی درست ہوگا حسب حساب کی بے دقتی کے دینے کے چاہے کے نرخ سے ہونہ کہ اس دینے کے نرخ کے حساب سے جس سے کارڈ ہولڈر نے ڈالر نکالے تھے۔

اور اگر کارڈ ہولڈر اس کا استعمال رقم نکالنے کے لئے کارڈ جاری کرنے والے اس بینک کے علاوہ کسی مشین پر کرے جس میں اس کا اکاؤنٹ ہو تو اس معاملہ کے سبب ہونے کی صورت یہ ہوگی کہ کارڈ ہولڈر کے بارے میں یہ ملتا جائے کہ اس نے ڈیال ہوئی رقم صاحب مشین سے ادا ساری ہے اور صاحب مشین اس رقم کو اس بینک کی طرف محول کرنے والا ہے جس نے اس کا کارڈ جاری کیا ہے۔ یہ خود تمام فقہاء کے نزدیک صحیح ہے۔ اس لئے کہ کارڈ جاری کرنے والا (مالیہ) صاحب کارڈ (محمل) کا سترض ہے پھر اگر کرنسی ایک ہی ہے تو کوئی اختلاف نہیں ہے اور اگر کرنسی مختلف ہے یعنی کارڈ ہولڈر کے اکاؤنٹ میں ڈیال ہے اور اس نے مشین سے ڈالر نکالا ہے تو کارڈ جاری کرنے والے بینک پر واجب ہے کہ قرض دینے والے صاحب مشین سے

اور انکی کہیں کے نرخ کے حساب سے باوجود اصل عمل کر لے، نہ کہ اس میں کے نرخ کے حساب سے جس دن کارڈ بھرنے کا دن نکالے گئے۔
اس صورت میں ATM کا استعمال درست ہے۔

سامان کی خریداری میں ڈیبت کارڈ کے استعمال کی صورت

ڈیبت سے سامان کی خریداری میں اس کارڈ کے استعمال سے تین فریقوں کے درمیان تعلق جوڈ میں آتا ہے ڈیبت کارڈ جاری کرنے والا کارڈ بھرنے والا اور سامان کا مالک، یہ تعلق اس تعلق کے مشابہ ہے جو اسٹی ایم سے رقم نکالنے کی صورت میں وجود میں آتا ہے جب کارڈ جاری کرنے والے بینک کی مشین کو چھوڑ کر دوسرے بینک کی مشین سے رقم نکالی جائے۔ اس کی صحیح صورت یہ ہے کہ اسے خواہ کا معاملہ مانا جائے۔ کارڈ جاری کرنے والا بینک کارڈ بھرنے سے کہتا ہے کہ یہ کارڈ اس کے ذریعہ ڈیبت سے خریداری کر وہ قیمت کی ادائیگی مت کرو اور ڈیبت کو میری طرف محمول کرو۔ میں اسے رقم فرا کر دوں گا مگر کارڈ جاری کرنے والا ڈیبت سے کہتا ہے کہ میں تجھے قیمت حاصل کرنے کے لئے اس کارڈ کے جاری کرنے والے بینک کی طرف محمول کرتا ہوں، لہذا جب خریداری ہو جائے گی تو خواہ اپنے تمام اربابان اور شرائط کے ساتھ تین فریقوں کی رضامندی سے مکمل مانا جائے گا۔

ڈیبت کارڈ (Debit Card) میں بینک کارڈ بھرنے والے کا خرچہ (معاملاً ملے) Debit ہے۔ یہ کارڈ بھرنے والے (محمل) اور کارڈ بھرنے والا (معاملاً) کا خرچہ (معاملاً) ملے ہے۔ چنانچہ یہ خواہ خرچہ واری ہو اور اس کے جواز پر فقہاء کا اتفاق ہے۔

اور اس کارڈ کو کتنا سے حتمی کرنا صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ کتنا کا مطلب ہے: مطالبہ میں ایک ذمہ کے ساتھ دوسرا ذمہ قائم کر دینا اور اس میں کا خرچہ منکول (مقرر شد) سے مطالبہ کر سکتا ہے اور کنکسل سے بھی مطالبہ کر سکتا ہے جب کہ اس معاملہ میں کا خرچہ منکول (کارڈ

بھدر (سے) مطالبہ نہیں کر سکتا بلکہ دوسرے چیک سے مطالبہ کر سکتا ہے اور یہ صورت صرف اس
حوالہ میں ہوتی ہے جس میں دین مقررہ (کارڈ بھدر) کی طرف سے عملیاتی کی طرف منتقل
ہو جاتا ہے۔ اس کو نکال کر چیک درست نہیں ہے، کیونکہ کارڈ بھدر کا حق کو قیامت ادا کرنے کا اختیار
نہیں رکھتا۔

چارِج کارڈ (Charge Card) کی صورت

بکس اس کارڈ کا استعمال اسٹیٹیم کے لئے ہے۔ یہ بکس ڈیٹ کارڈ
کی طرح سامان کی خریداری کے لئے لیکن اس میں ڈیٹ کارڈ کی طرح استعمال کے تحت کارڈ
بھدر کے اکاؤنٹ میں رقم کا موجود ہونا ضروری نہیں ہے۔ اس لئے کہ چیک اسے استعمال پر
ایک مہینہ کی سہولت دیتا ہے۔ ایک مہینہ کے بعد چیک اسے مل چکا کرتا ہے۔ اگر وہ اس کی ادائیگی
کرتا ہے تو چیک اس سے اضافی رقم کا مطالبہ نہیں کرتا ہے اور اگر ادائیگی میں تاخیر کرتا ہے تو اس
پر اضافی رقم مقرر کر دیتا ہے۔ اضافی رقم کا یہ مطالبہ معادہ میں معرطہ و شرط دتا ہے (بلاکات
لغات و الفاظ ۱۱۷)۔

قانونی طور پر اس کارڈ کی یہی حقیقت ہے۔ چنانچہ یہ ایک معین مدت کے لئے قرض
پر مشتمل ہوتا ہے، اس مدت کے اندر چیک کارڈ بھدر سے اضافی رقم کا مطالبہ نہیں کرتا ہے بلکہ
معین مدت پر تاخیر کرنے میں اضافہ کا مطالبہ کرتا ہے۔

لیکن بعض اسلامی بینک یہ کارڈ استعمال کرتے ہیں اور اضافی رقم عائد نہیں کرتے۔ نہ
پہلی معین مدت پر (مہینہ) اور نہ اس مدت (مہینہ) کے بعد ادائیگی میں تاخیر کرنے پر، اس میں
سواری اضافہ کی شرط لگی نہیں ہوتی، بلکہ عدم ادائیگی کی صورت میں صرف اتنا کیا جاتا ہے کہ کارڈ
بھدر کو نوٹس دے کر اس سے کارڈ واپس لے لیا جاتا ہے اور اس کی روایت رقم کر دی جاتی ہے
(موجودہ واقعہ)۔

یہ بات واضح ہے کہ چارٹ کارڈ اپنی قانونی حقیقت کے اعتبار سے تاخیر کی صورت میں اضافی سود کی ادائیگی کی شرط پر مشتمل ہوتا ہے۔ لہذا اس شرط کی وجہ سے اس کا استعمال حرام ہے، کیونکہ یہ سودی معاملہ ہے۔ اس لئے اس کی صورتوں سے بحث کرنا غیر مفید ہے۔ کیونکہ بحث کا مقصد شرعی حکم تک پہنچنا ہوتا ہے اور ہمیں حکم معلوم ہی ہو چکا ہے۔ اب ہمیں صرف اس بارقہ کارڈ کی صورت پر غور کرنا ہے جس کا تعلق اسلامی بینک استعمال کرتے ہیں اور اس میں سودی اضافی کی شرط نہیں ہوتی ہے۔

مشین کے ذریعہ چارج کارڈ کے استعمال کی صورت

اگر کارڈ ہولڈر کارڈ کا استعمال بینک کی مشین پر کرتا ہے تو وہ قرض لینے والا ہوتا ہے، چاہے رقم کارڈ جاری کرنے والے بینک کی مشین سے نکالے یا کسی دوسرے بینک کی مشین سے، لیکن وہ کارڈ جاری کرنے والے بینک کا مقرض ہی ہوتا ہے اگر اس کی مشین سے رقم نکلتا ہے اور دوسروں کے درمیان قرض دینے والے اور مقرض کا تعلق ہوتا ہے۔ لہذا اگر مضمین مدت کے دوران کارڈ ہولڈر وہی کرنسی برا کر دیتا ہے جو اس نے نکالی تھی تو کوئی مشکل پیدا نہیں ہوتی لیکن اگر دوسری کرنسی میں ادائیگی کرتا ہے تو یہ صورت دوسرے عام ادائیگی کے معاملہ پر مشتمل ہوگی اور یہ پانزوا ہے اگرچہ چارٹ کے ان کے ذریعہ کے حساب سے ہو۔

اور اگر دوسرے بینک کی مشین سے رقم نکالتا ہے تو کارڈ ہولڈر مالک مشین بینک کا مقرض ہے، اسے کارڈ جاری کرنے والے بینک کی طرف سے محال کر لے گا۔ یہ غلط فہمی مسئلہ کے مطابق پانزوا ہے اگرچہ مقرض کے علاوہ کے دوسرے عام ہوتا ہو۔

پھر کارڈ جاری کرنے والا بینک (مثالاً علیہ) اگر کارڈ ہولڈر (مثلاً امی عامہ ہونے والا) دین برا کر دیتا ہے تو وہ کارڈ ہولڈر کو دوسرے قرض دینے والا ہے جس کا مطالبہ اس نے بینک سے مضمین مدت کے دوران کیا ہے، جس کا تہ کر چاہیے یا چاہتا ہے۔

پارچہ کارڈ کے ذریعہ سامان کی خریداری کی صورت

اگر کارڈ بیکر ال کارڈ کا استعمال نامہ سے سامان کی خریداری میں کرتا ہے تو وہ سامان کی قیمت کے بدلے نامہ کا قرض دار ہو جاتا ہے، چنانچہ وہ نامہ کو قیمت لینے کے لئے بینک کی طرف منسلک کر دیتا ہے اور یہ چوہرہ جائز ہے جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں، پھر بینک کارڈ بیکر کو سامان کی قیمت قرض دینے والا ہو جاتا ہے جب وہ نامہ کو قیمت کی ادائیگی کرتا ہے جس کا شکا ضا بینک اس سے متعین مدت کے دوران کرتا ہے اس کا نامہ کرو پیلے ہو چکا ہے۔

پارچہ کارڈ کی یہی صورت اس وقت ہوتی ہے جب وہ قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرے اور سامان کی شرح سے غالی ہو۔

اور اس کے بعد یہ کوئی خاطر اہم باقی رہتے ہیں جن پر مبالغہ آلودہ بحث کی جائے گی۔
لہذا پارچہ کارڈ کا استعمال جس میں تاخیر کی صورت میں سامان کی شرائط ہوتی ہے کرینٹ کارڈ کے استعمال کی طرح غیر شرعی ہے، اس کا نامہ کرو میں نے مقالہ کے شروع میں کیا ہے اور اس کے متبادل کا ذکر آگے آ رہا ہے (ملاحظہ فرمادے صفحہ ۲۵۰-۲۶۰)۔

۵- مختلف قسم کے کرینٹ کارڈوں پر شرعی تنقیدیں

ہر قسم کے کارڈ کے استعمال کے شرعی حکم سے متعلق چٹائی کی آراء:

۱/۵ کرینٹ کارڈ۔

۲/۵ بارٹ کارڈ۔

۳/۵ ڈیپٹ کارڈ۔

۴/۵ دوسرے کارڈ۔

تنقید کرینٹ کارڈ اور پارچہ کارڈ میں ادائیگی یا تاخیر کی صورت میں سامان کی شرائط ہوتی ہے۔ اس پر ایک تنقید یہی ہے کہ یہ دونوں کارڈ سودی اضافہ کے ساتھ قرض پر مشتمل

جس پہی دیکے پہلوں دیوں کو روکنے کو راں کے مقابل کی کاش کے لئے کافی ہے۔ مقابل کا کر آگے قرار ہے۔

سودی اضافہ کی شرط سے خالی چارج کارڈ اور ڈیبت کارڈ پر تحدید

(۱) فحری

الحق - اگر ادوارِ کثیف کی فہمیں

ب۔ تجزیہ کی فہرست

ت۔ جلد تہم کی فہرست

دستِ نعلِ ملکِ یاجوہی نے ہر کارا کے چمے جانے کی فہمیں

[illegible]

لیکن اگر ایک ڈیجٹ کارڈ بنی کر کے پھر ٹیس نہیں لیا، صرف پارت کارڈ پھر ٹیس لیا ہے۔ پارت کارڈ کی ٹیس ڈیجٹ کارڈ سے زیادہ اچھی ہے تو واضح نہیں ہے کہ پارت کارڈ پر ایک جو ٹیس لے رہا ہے وہ کارڈ بولڈ کر کے دیکھ کر غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے۔ اسی لئے سے سے محفوظ راستہ یہ ہے کہ دونوں طرح کے کارڈ کی ٹیس کیاں ہو۔

۴- کیفیت

کارڈ جاری کرنے: ملک کارڈ بھرتی سے نقد رقم نکالنے کے کھشٹن لیتا ہے، چاہے وہ

تاجروں سے سامان کی خریداری کی صورت میں کمیشن

سوال: حقیقت میں یہ کمیشن کون ادا کرتا ہے؟ اگر کارڈ بیلڈر یا خریدار؟
 جواب: اگر کارڈ بیلڈر سے بغیر کسی اضافہ کے اسی قیمت پر فروخت کرتا ہے جس پر
 دوسروں سے فروخت کرتا ہے تو کارڈ کمیشن کی اور اسکی سامان کی قیمت میں سے کرتا ہے۔
 اور اگر کارڈ دوسروں کے مقابلہ میں کارڈ بیلڈر سے زیادہ قیمت لیتا ہے تو وہ کمیشن کارڈ
 بیلڈر پر ڈالتا ہے، اس صورت میں اس کا ادا کرنے والا کارڈ بیلڈر ہوتا ہے۔
 میں یہ حکم بعد میں ذکر کریں گا کہ تاہم درحقیقت کمیشن ادا کرتا ہے، اس کی بنیاد اس
 قانون پر ہے کہ کارڈ بیلڈر سے نقد کی صورت میں فروخت کے بعد سے زیادہ قیمت لینے
 سے منع کرتا ہے (معاذ اللہ ص ۱۴۳)۔

ذمہ کارڈ کے ذریعہ تاجروں سے سامان کی خریداری کی صورت میں کمیشن

یہ کمیشن بھی تاجر سے اس کا بیگ لیتا ہے جب کہ وہ خود اس کی قیمت ادا کرتا ہے اور
 بھی کارڈ جاری کرنے والا بیگ لیتا ہے جب ارمین میں کوئی تاجر کا بیگ نہیں ہوتا۔
 اگر کمیشن تاجر کا بیگ لیتا ہے، ۱۰٪ سامان کی قیمت سوراہے ہوتی ہے تو تاجر کا بیگ
 دورہ پے وضع کر لیتا ہے اور تاجر کو اخلاص سے رو پے ادا کرتا ہے اور چونکہ تاجر کا بیگ اس پر پیش
 کرنے پر تاجر کو اخلاص سے رو پے ادا کرتا ہے۔ مگر وہ کارڈ جاری کرنے والے بیگ سے حساب
 پے بان کر کے مضابطہ کے تحت رقم حاصل کرتا ہے، اس لیے تاجر کا بیگ سوراہے پے تاجر سے
 واپس کو جس کی قیمت سوراہے پے ہے، اخلاص سے رو پے میں اس شرط پر خریدنے والا ہوتا ہے کہ وہ
 حساب پے بان کرتے وقت کارڈ جاری کرنے والے بیگ سے سوراہے پے لے گا۔ چنانچہ وہ کمیشن
 میں سے اپنا حصہ وضع کر لیتا ہے اور کارڈ جاری کرنے والے بیگ کو اس کا حصہ دے دیتا ہے۔ یہ
 صورت عمل کی کوئی کی اس ممنوع صورت کے منہ سے جس میں سوراہا نہیں ہوتا ہے۔

اور اگر تاجر کے بینک کی شمولیت نہ ہو کارڈ جاری کرنے والے بینک تاجر کو مل ادا کرے اور وہی کمیشن ملے تو اس صورت میں ملے ہے کہ کارڈ جاری کرنے والے بینک کارڈ کی قیمت جو سو روپے ہے، کارڈ بھلنے کے پینس سے ادا کرے گا۔ اب اگر بینک سو روپے میں سے ۱۰ روپے کمیشن لیتا ہے تو یہ اس خدمت کے عوض ہے جو وہ تاجر کے لئے پیش کرتا ہے اور یہ دلال کی اہمیت کے قریب سے ہے جو ہمارے، اس میں مل کی کوتاہی کا شبہ نہیں ہوتا ہے۔

کہا جاسکتا ہے کہ تاجر کا بینک کارڈ جاری کرنے والے بینک کا مکمل ہے، لہذا اس کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا جائے جو کارڈ جاری کرنے والے بینک کے ساتھ کیا جاتا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ تاجر کا بینک تاجر کو اپنے مال سے ادائیگی کرتا ہے، پھر کارڈ جاری کرنے والے بینک سے اپنی ادائیگی ہوتی رقم کا مطالبہ کرتا ہے۔

اب اس وقت رافع ہو جاتا ہے جب تاجر کا بینک چارے سو روپے تاجر کو ادا کر دے اور جب وہ کارڈ جاری کرنے والے بینک سے اسے وصول کر لے تو یہ تاجر کا بینک اس سے دوسرے بچے کی ادائیگی کا مطالبہ کرے۔

چارچ کارڈ کے ذریعہ تاجروں سے مسلمان کی خرچہ ادائیگی کی صورت میں کمیشن

چارچ کارڈ کے ذریعہ مسلمان کی خرچہ ادائیگی کی صورت میں کمیشن سو روپہ ہے، اگر تاجر کا بینک تاجر کو مسلمان کی قیمت ادا کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے اور کمیشن کاٹ لیتا ہے، اس لئے کہ وہ تاجر کو اضافہ سے روپے ادا کرتا ہے اور ایک خدمت کے بعد کارڈ جاری کرنے والے بینک سے سو روپے لیتا ہے اور یہ مل کی کوتاہی کے مشابہ ہے، جیسا کہ ہم نے لفظ کارڈ سے خرچہ ادائیگی کی صورت میں کہا ہے۔

اور اگر ادائیگی کا ذمہ کارڈ جاری کرنے والے بینک لیتا ہے اور وہ کمیشن لیتا ہے تو وہ تاجر کے پاس کا ایک پیچہ کی خدمت کے مقابلہ میں لیتا ہے اور یہ دلال کی اہمیت کے حکم میں ہے جو ہمارے ہے۔

اس مسئلہ کی فقہی نوعیت یہ ہے کہ کارڈ بھڑکتا تو سورہ پے کا سامان ٹرے گا ہے اور سورہ پے حاصل کرنے کے لئے تا کہ کارڈ جاری کرنے والے بینک کی طرف تحويل کر دیتا ہے تو جس حالت تا کہ کارڈ جاری کرنے والے بینک سے سورہ پے کا مطالبہ کرتا ہے اس وقت کارڈ جاری کرنے والے بینک کے لیے جائز ہے کہ اس سے دہرہ پے کمیشن کے طور پر کاٹ لے اور باقی تا کہ گواہ کر دے، اس صورت میں علی کی کوئی کاٹا نہیں ہوتا ہے اور کارڈ جاری کرنے والے کی طرف سے کارڈ بھڑکے سورہ کا مطالبہ اس حکم میں اثر انداز نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے کہ یہ سورہ پے بینک کی طرف سے کارڈ بھڑکے کو سامان کی خریداری کے لئے دی گئی قرض ہے جسے وہ استعمال کر چکا ہے، پس کبھی کبھار اس کمیشن پر سو کا شہ ہوتا ہے جب وہ اس مدت کے اعتبار سے چل جاتا: دوسرے میں تا کہ کارڈ جاری کرنے والے بینک سے وراثگی کا مطالبہ کرتا ہے اور مدت کی نزادتی سے فیصد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

وہ کمیشن جس کی وراثگی ممبر بینک مالی تنظیم کو کرتے ہیں

یہ کیا کمیشن ہے جس کی وراثگی کارڈ جاری کرنے والے اور تا کہ بینک بھی متعلق ملے اور محضین چارٹ کے مطابق کرتے ہیں۔

یہ ان کاہوں کے لئے خاص ہوتا ہے جن کے اہتمام دینے میں مالی تنظیم رابطہ، مراعات اور رسالت کی ہے باقی نیز ممبران کو تنظیم کے تابع بینک کے استعمال کا اہل بنانے کی سطح فریقین کے درمیان واسطہ حق ہے (تفصیل دیکھو)۔ مجموعہ دہرہ کر۔ (تفصیل دیکھو) شمارہ ۳۳ ص ۴۳۰۔

ان ضمانت کے گوشہ لئے جانے والے کمیشن پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تنظیم اپنا شمار حق مختلف صورتوں سے چار کرتی ہے۔ ۱۱۴۰ تا ۱۱۴۱ سے دہرہ خریداری پر لی جانے والی فیس سے پانچہ رقم کاٹا ہے لئے جانے والے کمیشن سے (تفصیل دیکھو) شمارہ ۳۰۔

دہرہ پیشہ ہے کہ ان صورتوں میں شرعی حیثیت سے اعتراضات وارد ہوں۔

۳- تاخیر کی صورت میں کارڈ بولڈر پر جانے کا حکم

تمام سودی بینک کارڈ بولڈر کے قرض کی ادائیگی میں تاخیر پر عہدوں کے حساب سے اضافی سود عائد کرتے ہیں، یہ کٹا ہوا سود ہے۔ بعض ایسے کارڈ بولڈر پر جو قرض کی ادائیگی میں تاخیر کر رہے ہوں، ان کا حکم بعض شوخوں کے اختیار سے جائز ہے بشرطیکہ وہ ان کی رقم روزی کاسوں میں صرف کر دی جائے اور بینک اس سے استفادہ نہ کرے (مجموعہ دلوں پر حکم، ص ۵۱-۵۲)۔

میری رائے کے مطابق پتا دین اضافی رقم کی ہی طرح سود ہے جس کا عائد کرنا جائز نہیں اور اس کو ایک کاسوں میں شرف کرنے سے حکم میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔

۴- سوئے چاندی کی خریداری کے لئے کارڈ کا استعمال

بعض شوخوں کے مابین کارڈ کے استعمال سے سونے چاندی کی خریداری تاحوں سے جائز ہے، ان شوخوں کی بنیاد اس پر ہے کہ کارڈ بولڈر کا استعمال کر وہ ادائیگی کا واکاچہ اس رقم کی ادائیگی کا پائیدار وسیع ہے جو تاخیر بینک کو ادا کرتے ہی کٹیش ہو جائے گی، اس سے سونے چاندی کی قطع میں باہمی قبضہ کی شرط چوری ہو جاتی ہے، اور اس کی حیثیت بذریعہ بینک ادائیگی کی ہے، جو شرعاً جائز ہے (فتویٰ یکہ لکھنؤ، لکھنؤ، ص ۱۰۷، مجموعہ دلوں پر حکم، ص ۵۱)۔

مبارک، ص ۴۱، ۴۲۔

میں اس شوخ سے اتفاق نہیں کرتا، اس لئے کہ شرعاً سونے چاندی کی خریداری میں جو فوریت مطلوب ہے وہ کارڈ سے خریداری پر پوری نہیں ہوتی ہے، اس لئے کہ کارڈ بولڈر جس وقت کارڈ پیش کرتا ہے اس وقت اسے سوا عمل جاتا ہے، اور سودی چرچہ بڑھ کر دیتا ہے تاخیر کو قیمت ادا نہیں کرتا ہے اور تاخیر کو قیمت تاخیر دیتا ہے، اور وہ بینک جس نے کارڈ جاری کیا ہے اس وقت جب تاخیر اس کے سامنے ایک آپس میں طے شدہ مدت کے بعد، انچ پیش کرتا ہے، اور تاخیر

ونک کی صورت میں یہ مدد اس کے واجچ حاصل کرنے سے تین دن تک ہو سکتی ہے (ص ۱۳۲-۱۳۳)

یہیت انمول لکھنوی کے فتویٰ سے غائب ہے جس میں تاجر ونک کو واجچ پیش کرتے ہی رقم کی واپسلی دیا جاتی ہے۔

اور اگر یہ پتہ بھی ہو کہ تاجر ونک واجچ پیش کرتے ہی سونے کی قیمت فوراً ادا کر دیتا ہے تو ایک مجلس میں باہمی جحد کی شرطیں پوری ہوتی ہے، اس لئے کہ جس مجلس میں جتا ہنس کی شرط تعلق ہوا، وہاں ہے موثر ہے اری کی مجلس ہے جس میں کارڈ بیلڈ اور تاجر کے دو بیان سونے کی شرط فرہست ہوتی ہے، انہ کہ تاجر ونک کو واجچ پیش کرنے کی مجلس۔

اور کرینٹ کارڈ کو اس بنیاد پر ونک پر قیاس کرنا کہ دونوں ہی واپسلی کا ذریعہ ہیں، قیاس مع الاتی ہے، کیونکہ ونک کی لاپل اور واپسلی کا ذریعہ ہے، لہذا اس پر جحد ہونا عسار رقم پر جحد ہونا ہے، اور کرینٹ کارڈ جحد میں واپسلی کا ذریعہ ہے، اس لئے کہ تاجر کو اپنے فرہست کر دوسرے کی قیمت ایک مدت کے بعد ہی مل سکتی اور یہی پہلو شرعی طور پر کامل اعتبار سے ہے۔

بذریعہ کارڈ سونے چاندی کی خریداری کی گنجائش

بذریعہ کارڈ سونے چاندی کی خریداری اس وقت ممکن ہے جب کارڈ بیلڈ تاجر سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ اسے سونے اور چاندی کی ایک مقدار قرض دے دے اور واجچ پر قرض کو کچھ دے۔ چونکہ کارڈ جاری کرنے والے ونک کارڈ بیلڈ اور تاجر کے درمیان تعلق خوف کا ہے اس لئے کارڈ بیلڈ جس نے تاجر سے ساق قرض لیا ہے اس صورت میں تاجر کا مترش ہو جانے کا جو اس کو پہلے ذکر کئے گئے طریقہ کے مطابق کارڈ جاری کرنے والے ونک کی طرف قبول کرے گا اور جب تاجر اور واپسلی کے مطالبہ کے لئے ونک کو واجچ پیش کرے گا تو اگر ونک کے پاس سونا ہوگا تو وہ سونے سے واپسلی کرے گا اور اگر اس کے پاس سونا نہیں ہوگا تو تاجر کے ساتھ آہنی اختاق سے

اور انہی کے دن کے سونے کے خرچہ سے نہ کہ فرض کے دن کے حساب سے اور انہی کی کرنسی کا تعین کر لے گا۔ اسی طریقہ پر جس کا تذکرہ میں نے کارڈ بھرتہ رکھ کر میں کارڈ جاری کرنے والے بینک کے ملازم دوسرے بینک کی مشین سے نقد رقم نکالنے کی صورت میں کیا ہے (دیکھئے جوہر مالہ ۱۱۱)۔

۵- کارڈ کے استعمال کے سلسلے میں کارڈ ہولڈر کی آزادی

یہ معلوم ہے کارڈ بھرتہ رکھنے والے کارڈ کے استعمال میں آزاد ہے۔ جہاں چاہے استعمال کرے اور بعض کارڈ بھرتہ رکھنے والے کارڈ کا ایسا استعمال کرتے ہیں جس کو اسلامی شریعت ممنوع قرار دیتی ہے مثلاً شراب کی خریداری کرنا، ایسی صورت میں کارڈ جاری کرنے والے بینک کا موقف کیا ہوگا؟ بعض بینکوں نے اس کا ایک تکنیکی حل یہ نکالا ہے کہ کارڈ کی شرائط میں اس کی صراحت کر دیتے ہیں کہ اگر کارڈ بھرتہ رکھنے والا نقد استعمال کرتا ہے تو بینک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسے کاغذی رقم سے نامی طور سے اس ملکیت پر اسے ایسی ضمانت کا نام اور اشیاء کی خریداری کر کے لئے استعمال کیا جائے جو شریعت اسلامیہ کے منافی نہ ہوں۔

اس میں اس صراحت کا اضافہ کر دینا بھی مناسب ہوگا کہ وہ اچھی قیمت ادا کرنے کا پابند بینک نہیں ہوگا۔

ہر طرح کے کریڈٹ کارڈ کے استعمال سے متعلق ظاہر کی گئی آراء کے درمیان ترجیح اور شرعی رائے کا خلاصہ:

۱/ کریڈٹ کارڈ

۲/ چارٹ کارڈ

۳/ ڈیبٹ کارڈ

۴/ دوسرے کارڈ

یہ بات واضح ہوگئی کہ ایسے ڈیبٹ کارڈ اور چارٹ کارڈ کے ذریعہ جو سود سے پاک

ہوں ان احکام کی پابندی کرتے ہوئے جن کا پہلے تذکرہ ہوئیں۔ یں کرنا شرعاً جائز ہے۔
جہاں تک سود پر مشتمل کرنے سے کارڈ پر جاری کارڈ کے استعمال کا تعلق ہے تو وہ جائز نہیں ہے۔

کریڈٹ کارڈ کا متبادل

(لاکھوں روپے انٹرنیٹ پر اس کا راز کا مہل چل رہا ہے پھر اسے "مردھو کا دھوکا" کہا گیا ہے جس سے
انتہائی گھبرائیں ہو رہیں۔ کسی عالم کو اس سے انتہائی گھبرائیں ہو کر لکھا ہے کہ
کریڈٹ کارڈ بھڑرائی ضروریات کا سامان، خدمات اور نقد رقم اس کے ذریعہ
حاصل کر سکتا ہے، اس کی قیمت اسے فوراً نقد نہیں دلا کرتی ہوتی ہے، اس لئے کہ قیمت کارڈ جاری
کرنے والا بینک واکرٹا ہے اور کارڈ بھڑر پر قرض چاہتا ہے جو وہ اسے قسط وار وصول کرتا
ہے اور اس پر اضافی سود بھی لیتا ہے جسے اسے معاملہ سے اس کی نمائی ہے، یہ غیر شرعی نمائی ہے تو کیا
کوئی ایسا متبادل ہے جو کارڈ بھڑر کا کارڈ جاری کرنے والے کے دو مقاصد پورے کر دے جو
کریڈٹ کارڈ کرتا ہے؟

ہاں! ایسا متبادل موجود ہے، جو کارڈ بھڑر کو فوراً قیمت دلا کر بغیر سامان کی خریداری کی
سہولیت فراہم کرتا ہے اور کارڈ جاری کرنے والے کو کارڈ بھڑر کے ساتھ معاملہ کرنے میں جاننا
نفع پہنچاتا ہے۔

یہ متبادل ہے قسط وار فروخت کا کارڈ؛ یہ اس طرح ہوگا کہ کوئی اسلامی بینک یا ایک
ساتھ تمام اسلامی بینک قسط وار فروخت کی منڈیاں قائم کریں جن کے لیے تو دوپری طرح مالک
ہوں یا وہ حق میں کسی ادارے یا ۲۲ کے شرکاء ہوں، اس سے کارڈ بھڑر جو چاہے قسط وار
خریدے سکے، اس معاملہ سے بینک کو ہر حال کا مدد ملے گا اور سامان کی نقد قیمت اور اجراء قیمت کے
درمیان کا فرق ہوگا۔ یہ مثلاً، مہجور فقہاء کے نزدیک جائز ہے۔ اس لئے کہ نقد میں مدت میں کا

ایک دھرم ہے نکلا اسے قس کے۔ اسی لیے یہ مقابلہ کاروانہ قدیم نکالے گئے لے درست نہ ہوگا۔
یہ مقابلہ پائے تشکیل کو کھینچ جائے اگر سارے اسلامی بینک و تجارتی تنظیم و غیرہ سے معاملہ
کرنے کی بجائے اپنی ایک مخصوص تنظیم (اسلامی تنظیم) نکالیں۔ اس کے اپنے اصول و قوانین
ہوں، اسی میں تمام اسلامی بینکوں کی شمولیت ہو اور یہ اپنا خاص کارڈ جاری کرے۔
تو قس دینے والا اور دھرم درست کی رہنمائی کرنے والا قس ہی ہے۔

کرڈٹ کارڈ کی حقیقت، اس کی اقسام اور شرعی حکم

شیخ محمد علی رساوی *

یہ صورت معاملہ جرت انگیز حد تک پہنچی ہوئی معرفتِ فنانی کی پیداوار ہے جس نے دورِ دراز کے قائلے بنا دیئے اور فنان کو تمام زمینی مکانوں پر غلبہ عطا کر کے گویا چار سہ روئے زمین کو ایک پلانت میں تبدیل کر دیا۔ یہی انکاب کی دین ہے کہ اب سے پہلے لاکھوں مسائل میں وحدتِ مکان سے حلقِ مالہ کی جانے والی شرطِ مالہ کی طرح قرب و بعد کا تصور اور ان پر مرتب ہونے والے تلف و انکام بھی یکسر تبدیل ہو گئے۔ لیکن دین اور معاملات کے بعض ارکان شرائط پر اس کا غیر معمولی اثر پڑا ہے۔ قاسطوں کے باوجود اب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سارے عقود و معاملات ایک ہی جگہ ٹپے پا رہے ہیں۔

چنانچہ مفسر موصوف کے تین فیاضی مآد ہیں:

اہم - کارڈ کی حقیقت: اس کی اقسام، اس کی قانونی حیثیت اور دوسرے کارڈ سے اس کا امتیاز۔

ب - کارڈ کے استعمال سے پیدا شدہ مندرجہ ذیل تعلقات کی نوعیت:

۱- کارڈ جاری کرنے والے اور کارڈ ہولڈر کے مابین تعلق۔

۲- کارڈ جاری کرنے والے اور جہ کے مابین تعلق۔

۳- کارڈ ہولڈر اور جہ کے مابین تعلق۔

* مفتی اعظم قارئین۔

نہ - کرپٹ کارڈ کے کھانڈا زراعتی سے مطلقاً سول اور غیر فنی برابری۔

نیا دور بھر ہوگا کہ ایک تحریک کے ذریعہ تمام پہلوؤں کی مصلحت کر دی جائے:

۱- کارڈ دراصل موجودہ دور کی اس تہذیب کی دین ہے جس نے ماضی قریب کی صدیوں میں دنیا کی ہاگ ڈور سطح پر ہے اس نے شخصیات کو قدم رکھا ہے ہر انسان کو مکمل آزادی فراہم کرنے کا کام انجام دیا ہے۔ کیونکہ انسان ہی اس کے نزدیک ہو گا ہے جس کے اور گروہ کی حکومتی ہے اور یہ فعالیت کی ابتدا ہے۔ اس کے پیش نظر انسان احمد کا منظر یہ ہے کہ انسان کو مکمل کے لئے آزاد چھوڑ دو اس منظر پر ہے اس کو ہائی اور اقتصادی مصلحتوں میں ایک کا فنی مقام دیا گیا ہے۔

انسان کی ایک بڑی تعداد نے اپنی سیاست اور ذہانت کا استعمال کر کے بہت نتائج کھائے اور اختراعات کو اپنے ذاتی مفادات کا تابع بنالیا۔ یہ لوگ اپنے انکھٹے کے ہونے میں دوہرت پر مطمئن ہیں۔ دوسری طرف سرمایہ دارانہ خاص بڑی جلی جاری ہے اور شخصی دولت اور ذہنی اس حد تک بڑھتی ہے کہ بڑے بڑے اعلیٰ مدت کا سرمایہ بعض ملکوں کے بچت سے بڑھ کر ہے۔

۲- دولت کی یہ کڑے اور اس کی بڑھتی ہوئی یہ تحریک دو ذرائع سے موجود میں آئی ہے:

۱- ان میں برائے کچھ کیوں کے ذریعہ جو اپنی عقیم اقتصادی طاقت کی بنیاد ملکوں کی سیاست پر عادی ہو چکی ہیں۔ یہ ان پر اپنے مفادات کو برقرار رکھنے پر مزید اپنا اثر دوسوٹ بڑھا رہی ہیں تاکہ لازماً ان کا رد ہوجائے۔ ان کے قدم جم جائیں، پھر ان پر ان کو پورا طلب حاصل ہو جائے اور کاکات کے تمام مال، اسباب ان کے زیر دست آجائیں۔

۲- مال کو ذخیرہ اور ہڈی سے صرفہ کی طرف منتقل کرنے کے لئے ان کو اور معاشرہ پر اثر انداز ہونے کی کوشش۔ غلبہ انہوں نے اس کی بڑھتی ہوئی کوشش کی کہ عقیم انسان اقتصادی

تحریک برہم ترقی کے راستہ پر گھڑن رہے اور کمپنیاں اپنی مصنوعیات بازار میں لاتی رہیں۔ ملٹی
تجربوں نے لوگوں پر ایسا فائدہ جاری کر دیا کہ وہ ضرورت، حاجت اور سال کے مابین فرق کرنا
بھول گئے، بازار میں جوئی چیز بھی آگئی اس پر ٹوٹ پڑے ٹوٹ پڑے جاتے جاتے، جتے جاتے
جس، و اگرچہ ان کا مالی بچہ اس کی اجازت نہ دیتا ہو اور سرمایہ دارانہ طاقت جو کہ انسان کی فکر اور
صحت سے تیار کردہ تمام موجودہ اشیاء پر اپنا تسلط جمائے ہوئے ہے، آنکھ دھو دھو میں آنے والی
چیزوں کو بھی غل جھاننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ چند مستقبل میں ان کی محنتوں کے نتائج اس کے
ہاتھ میں ہوں گے مگر دور اور متوسط طبقے کا کام بن چکے کے باوجود خود کو آزاد سمجھتے ہیں اور سرمایہ
دارانہ طاقت صرف مل، دولت اور پیسہ دار کی طاقتوں ہی پر کام نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ
وہ ماضی، حال اور مستقبل میں انسان کی محنتوں پر بھی کام نہیں ہے۔ مگر وہیں نے اپنا آرام چاہ دیا
اور اس کے بے ساز و سامان ٹرے لیا، انہیں نے مزید درد و غم کو گئے لگا لیا جس سے طاقت
انسانی امر فانی پیدا ہوئے۔ مستقبل میں انسان کو کام بنانے اور اس کی اپنی کائناتی ہوئی دولت پر
اس کے ہاتھ میں آنے سے پہلے قبضہ کر لینے کی داندھ صورت یہ تھی کہ فرض لین دین کو نپاؤ دے
نپاؤ آسان کیا جائے۔

انہوں نے سفر و حضر میں گھر، گاڑی، ساز و سامان، دھڑی ضروری چیزیں اور بچ
دروخت کے سامان، قسطوں پر دولت کا خرچہ کیا یہاں تک کہ چینیوں میں تفریح بنانے کا بھی
مالی کاغذ اٹھایا گیا۔ سرمایہ نے اپنی، ملوں و حکاموں سے فنانسی سرمایہ کو ذبح کر دیا، ایک طرف
اس نے سامان فروخت کر کے نفع حاصل کیا اور دوسری طرف جائیداد کی صورت میں سود بھی حاصل
کیا، پھر ان کمپنیوں کو مظلوم ہوا کہ ٹراٹ کرنے کی کاروباریں جتنی آسان ہوں گی ان کی دولت کا
دروغ دکھائی دے گا۔ یہ ایک پہلی بات ہے جسے ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ ٹراٹ کرنے
اور بچہ و بچہ ٹراٹ کرنے میں بڑا فرق ہے۔

چیک اور دستاویزات نے جس پر آق فنانسی معاملات سمجھ رہے ہیں، ٹراٹ کو آسان بنا

دیا ہے، پہلے عز و نقد پاتا تھا تو اسے شمار کرتا تھا، اسے دیکھ کے خوش ہوتا، اپنے کپڑے میں سے سے محفوظ رکھتا، اس کو رکھتا اور کئی کئی بار اس کو گنتا، ہر سب کچھ وہ اس کی طرف متوجہ ہوتا تو دیکھتا کہ کتنا بچا، رکھتا، خوش ہو گیا، اس سے نقد رقم سے اس کی قربت، اس کی محبت اور اس کی قدر میں اضافہ ہوتا لیکن اب نقد کی جگہ چیک نے لے لی جس کی وجہ سے صاحب مال کے دل میں مال کی قدر و قیمت نہ رہی اور اس کا خوش کرنا اس کے لئے آسان ہو گیا۔ بڑے اری کے بنا کچھ اقتصاد ہی قوت، بکھرواری کا معیار ہیں۔ یہ کچھ کے مالکان پر ہفتہ بڑے اری کے اتار چڑھاؤ کا حساب لگاتے ہیں اور اس سے پتہ لگاتے ہیں کہ معیشت محفوظ ہے اور ترقی کر رہی ہے یا پھر خسارہ میں ہے اور اسے کھان کا حق ہے، میرے نزدیک سب سے بڑھ کر یہ کہ کارڈ کا ہوتو سو برس دی کے مبلغ انچر میں معرض وجود میں آیا، یہ بھڑک بھکی ہے، اس نے اس وقت کی جیت، انجیز ترقی یافتہ اکثر ملک ایجادات نیز نہایت تیز رفتار و وسعت سے فائدہ اٹھایا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے مثبت پہلو بھی ہیں جو معاشی طور پر ترقی یافتہ ممالک اور ترقی یافتہ ممالک سے جھلکے کی کوشش کرنے والے ممالک کے درمیان درجہ میں یکساں نہیں ہیں۔

اس تنقید سے میرا مقصد کہنے کا کارڈ کے استعمال سے ڈراما نہیں ہے بلکہ میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ فوٹوں کو اس طرف متوجہ نہ کریں کہ وہ امت مسلمہ کی ایسی تربیت کریں جس سے امت اپنے وطن کی سبک دہنائی کر سکے۔ ایسی تربیت جو عقل کو اکیل کرتی ہے نہ کہ جذبات کو، ایسی تربیت جو ذمہ داری کا احساس دلاتی ہے اور اسے کل اور فضائل شریعی سے بچا کر دوڑ پھرتی راستہ اختیار کرنے کی تلقین کرتی ہے۔

کہنے کا کارڈ کی تعریف: پیدائشوں سے مراد ہے: "کارڈ" اور "کرٹ"۔ یہ کارڈ بلا سنگ کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے جس کی پینہ عالمی معیمن ٹی خصوصیات ہیں۔ یہ اپنے باری کرنے والے مختلف اداروں کے درمیان نقد و مشرک کے طور پر ہوتا ہے۔ یہ خصوصیات اس بات کی ضمانت دیتی ہیں کہ کارڈ پر یہ طریق محفوظ رہے گا۔ نہ اس کی جعلی کاپی تیار کی جائے گی نہ اسے

اس کی تھپتھپاہٹ کے ساتھ ٹیبلر چھڑا کی جاسکتی ہے۔

اس کے دائرے ہوتے ہیں۔ دائرے کے اندر پر مندرجہ ذیل تھپتھپاہٹ ہوتی ہیں:

۱۔ عام اور جاری کرنے والے اور اسے کا سوئو کریم، اس عالمی اور اس کا کام اور سوئو کریم جس کے اصول بنو ہوا کا کارڈ بننا ہوتا ہے۔ ایسا سرکین ایکسپریس وغیرہ کا کارڈ کا ٹیبلر جو برقی طور پر سولہ سو سو سے عربک ہوتا ہے۔ صاحب کارڈ کا کام ۱۱ مہرہ کا رقم ہونے کی تاریخ۔

اس کے پچھلے حصہ پر مندرجہ ذیل تھپتھپاہٹ ہوتی ہیں:

ایک ایسا مختصر ٹیبلر ہوتا ہے جس میں صاحب کارڈ کی تمام خصوصیات تھپتھپاہٹ ہوتی ہیں، اس کے استعمال کی تنظیم مدد دہر ہوتی ہے۔ صاحب کارڈ کے دخل کے لئے مخصوص ٹیبلر ہوتا ہے، صاحب کارڈ کے دخل کے لئے مخصوص ٹیبلر پر کارڈ کا ٹیبلر چھپا ہوتا ہے۔ ایک لکھی مامست ہوتی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ صاحب کارڈ کا کارڈ استعمال کر کے فوری طور پر ہن یکش مشینوں سے ہن کی ملاست عینہ ہی ہو جس کا کارڈ کی ہے اپنی مطلوبہ رقم نکال سکتا ہے، کارڈ جاری کرنے والے بینک کی خصوصیات فونی بدلت ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کارڈ بینک کی طبیعت ہے اور ملے پر جاری کرنے والے اور کو اسے فونیا ضروری ہے۔

جہاں تک کہ امتنان (کریڈٹ) کا تعلق ہے تو اس کا سرچشمہ تعانی کا پڑنا ہے:

”فلان امن بعضکم بعضا فلیؤذ الذی لوئتمن امانہ“۔

”اے وہ لوگو! تم کو دیکھو کہ تم میں سے ایک شخص دوسرے شخص کی

مانت پر بھروسہ کرے (فقہی دلائل ص ۳۳)۔

اسلامی اعتبار سے کارڈ کی طرف ایک بینک ہے:

”ہاں ایک لکھی دتا ہے جسے کارڈ جاری کرنے والا (بینک) اپنی اعتباری شخص

(کارڈ ہولڈر) کو ان میں سے شہدہ ایک معلوم کی بنیاد پر حوالہ کرتا ہے، یہ دتا ہے کارڈ ہولڈر کو

فوری امت اور اسے ٹیبلر ان ۲۲ جس سے سامان کی خریداری یا خدمات حاصل کرنے پر ۲۴ اور ہتھی

ہے جو اس وقتا بہتر ہو گا دیکھتے ہیں۔ اس لئے کہ قیمت کی اور انگی چونک کی آمد داری ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں قیمت کی اور انگی چونک کے افلاحت سے ہوتی ہے، پھر چونک ہو رقم کارڈ ہوگا۔ اسے ایک مضمین مدت میں وصول کر لیتا ہے، کچھ چونک اپنے ہیں جو سلاہ کی موجود مدت گذرنے جانے کے بعد غیر اکر دو مجموعی طیس ہ سو غادہ کرتے ہیں اور کچھ ۳۰ غادہ نہیں کرتے۔ (مجلوہ المجلع ۱۲۵۵ ج ۱ ص ۶۷۸)

جدد فقہ دیکھتی نے اس قدر اس سے پہلے ہی سے ملتا ہوتا ایک فعل کیا تھا جس میں یہ اضافہ تھا "اسی متاجز کی ایک قسم اور ہے جس کے ذریعہ بیگوں سے فقہ روپے نکالے جاسکتے ہیں۔ یہ کارڈ تیار ہو کر پھر تمام کام کرتا ہے کہ اس کے وسط سے اس نے جو کچھ بھی صاحب کارڈ سے رخصت کیا ہے اس کی قیمت کی اور انگی ہو جائے گی۔ یہ طریقہ دناھ کی تعمیر کے مطابق اس کارڈ کی تمام اقسام کو سمجھ نہیں ہے۔ کیونکہ فقہ کارڈ جاری کرنے والے اداروں کے اپنے تصور کے اعتبار سے شرائط میں مختلف ہوتا رہتا ہے، اسی وجہ سے کارڈ کی مختلف اقسام کے درمیان بھی فرق واقع ہو جاتا ہے۔

اس کی تعریف اس وقت واضح ہو جائے گی جب اس کارڈ کا استعمال کرنے والے مختلف فریقوں کا ذکر کیا جائے گا اور ان میں سے ہر فریق کے حقوق و فرائض نیز اس سلسلہ میں شرعی احکام متنبہ کئے جائیں گے۔

مذکورہ کارڈ استعمال کرنے والے متعدد فریق

۱۔ مرکز ملی اورادہ

یہ ادارہ ہے جو اس کارڈ کے جاری کرنے والے تمام اداروں کے درمیان مشترک حدود میں اس کارڈ کے ذریعہ لین دین کا طریقہ وضع کرتا ہے۔ سالانہ ذریعہ شراک اور اگر کے کوئی بھی شوبہش منہ چونک اس میں شامل ہو سکتا ہے، پہلے یہ رقم تین ماہ کی جاتی تھی، لیکن یہ اب

جرم میں ملوث کرکے ہوتی ہے۔ اس ادارہ کی سب سے بڑی آمدنی ہو چننے سے جس ہو کہ بینوں اور بینوں کی طرف سے اسے دینے جاتے ہیں۔ اس ادارہ کا مقصد فقہی مسائل کو حل کرنا ہے بلکہ صرف اپنے خرابیات پر سے کرنا ہے۔ اس کا ایک مقصد ترقی کے لئے مالی ذرائع پیدا کرنا ہے۔ اس کے لئے کئی کئی کاموں کا اہتمام ہے اور اس کے ذریعہ اس کے قیام وادارہ میں ہر پیر و ہر روز کو ترجیت دینے اور انہیں فی مسائل سے معارف کرانے کے لئے سمینار منعقد کرنا ہے۔

۲- بینک

یہ بینائی ادارہ ہے جس کی شراکت نے کو، جو مرکزی ادارہ "ہی" امریکن ایکسچینج، "مانٹر کارڈ" وغیرہ میں ہوتی ہے اور یہ اپنے کارڈز دیتا ہے جس کے ذریعہ وہ اس کو اس سے معاملہ کر کے اپنی ضرورت پوری کر سکتا ہے جو اسے تسلیم کرتے ہیں۔

اس کارڈ کے سپرد کرنے کا نتیجہ

صاحب کارڈ اگر اسے استعمال کر کے خرچ داری کرتا ہے یا دوسری خدمتیں حاصل کرتا ہے یا نقد رقم نکالتا ہے تو ان تمام رقم کی واپسی بینک کی ذمہ داری ہو جاتی ہے، کیونکہ اس کے پاس اس بینک کا کارڈ ہے۔ کارڈ کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں جن کی تفصیل آگے آئے گی۔

۳- سٹیج بینک

یہ بینک من جاتے ہیں۔ ہسٹوں اور اس میں کہیں کارڈز دے سکتے ہیں کیونکہ یہ بینک ہے جس کا کارڈ کے ذریعہ معاملات کو قبول کرتے ہیں۔

یہ کارڈ استعمال کرنے والوں کو ایسی ایک مشین دیتا ہے جس سے ضرورت کے وقت کارڈ کی تفصیلات معلوم کی جاسکتی ہیں اور اسے جاری کرنے والے بینک سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقے پر کارڈ ہولڈر کے ذریعہ کارڈ کا نمبر ات کو متن میں اس کے قیام وادارہ کا نام اور رقم بتا دیا جاتا ہے۔

۴۔ کارڈ بولڈر

دو شخص جو کارڈ جاری کرنے والے بینک کو کارڈ جاری کرنے کی درخواست دیتا ہے، اگر بینک اتفاق کرتا ہے تو اس نوٹ کا کارڈ جاری کر دیتا ہے جس کے خالق دونوں کے درمیان معاہدہ کرتا ہے۔ یہ کارڈ بولڈر ہی اصل طور پر ہے۔ یہ نظام بلائی اسی لئے ہے کہ اس کے لئے شریعت نے کارڈ کا کام آسان بنایا ہے۔

۵۔ شریعت کا دائرہ

یہ کارڈ اپنے حامل کو ان تجارتی مراکز سے مسلمان کی خریداری کا موقع فراہم کرتا ہے جو اسے رقم کی ادائیگی کا پہلے تسلیم کرتے ہیں نیز اس کے ذریعہ دینی جہازوں کے تحت اور اسی طرح مسائل نقل و حمل کی خریداری کی بھی اجازت دیتی ہے۔ اس کے ذریعہ پہلی اور ریستوران میں قیام کرنے، طے بھل کا مل بھی اور کر سکتا ہے۔

کارڈ بولڈر اس کارڈ کا استعمال کر کے کارڈ جاری کرنے والے بینک سے یا صرف اس سے مربوط ایجنٹس ایک مشینوں سے یا کمرہ بینکوں سے دین میں سے ایک کارڈ جاری کرنے والا بینک بھی ہے، رقم بھی نکال سکتا ہے۔ اس کی سرحد کارڈ میں دیتی ہے۔

مذکورہ کارڈ کے استعمال کا طریقہ

کارڈ بولڈر یہ کارڈ اس فریق کو پیش کرتا ہے جس سے اس کا معاملہ ہوتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ مطلوب رقم کی ادائیگی ہو سکے، فریق معاملہ کوئی بھی ہو سکتا ہے، دہلی، وزیر فائزر، ریستوران وغیرہ۔

رقم کا مستحق فریق بطور امتیاز کارڈ کی بینک تک کرتا ہے کہ اس کی مدد سے کارڈ کیا ہے، اس کے حامل کی شناخت کیا ہے اور یہ کہ ہر رقم اس پر عائد ہوتی ہے، وہ کارڈ میں موجود مقدار سے تجاوز نہیں ہے۔ اگر تجاوز ہے تو وہ کارڈ بینک سے واپس کرتا ہے، تاکہ اگر وہ چاہے تو اجازت دے اور

بہ صورت تہاؤز معلوم ہو جائے اور اگر وہ عیانت نہ ہو، چاہے تو معاملہ نہیں ہوتا، پھر وہ کارڈ بھڑ کو ایک فارم دیتا ہے جس کی تین کاپیاں ہوتی ہیں، ان میں اس کے کومر عادیتم کا عدد، شرائط میں ذکر ہوتا ہے، کارڈ بھڑ اس پر دستخط کرتا ہے، اور اس کی ایک کاپی ملے لیتا ہے اور ایک کاپی تاجر اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔

پھر تاجر تیسری کاپی ملے کر تہاؤزی بینک جاتا ہے اگر وہ کارڈ کے اس نظام میں تہاؤزی بینک کے واسطے سے شامل ہوتا ہے، ورنہ وہ درست کارڈ جاری کرنے والے بینک کے پاس جاتا ہے۔ مل ٹیٹل کرتے ہی اس کی رقم کی ادائیگی ہو جاتی ہے اور اس کی قیمت سے ایک مضمین مناسب جو عوامی پارٹنر سے زیادہ نہیں ہوتا، وضع کر لیا جاتا ہے، پھر تہاؤزی بینک کارڈ جاری کرنے والے بینک سے اور رقم حاصل کر لیتا ہے جو اس نے تاجر کو دی ہوئی ہے پھر وہ وہ اس وضع کردہ رقم کو آئیں میں اپنے درمیان میں شدہ تناسب سے تقسیم کر لیتے ہیں۔

اس کارڈ کے ذریعہ صاحب کار یا نقد رقم بھی ملے سکتا ہے، اگر اس کے کارڈ کو یہ خصوصیت حاصل ہو چکا ہے اس کے لئے ہوا تو کارڈ جاری کرنے والے بینک میں جانے لگا یا پھر اس کی مٹاؤ میں جائے گا تاکہ وہ مطلوبہ رقم نکال سکے یا پھر بینک کی انکوائری مشین سے نکال لے گا۔

رقم نکالنے پر کارڈ استعمال کرنے کی تمام شرائط کارڈ کے پیچھے حصہ میں درج ہوتی ہیں۔

کارڈ کی قسمیں

کارڈ بھڑ اپنا کارڈ ماحول میں ٹیٹل کرنے والے کو بینک کرنے کے لئے دیتا ہے پھر جب وہ اس کارڈ کو ادائیگی کا جیلہ تسلیم کر لیتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ کارڈ کی نوعیت دیکھ لے اس لئے کارڈ کی مختلف انواع رکھتے ہیں۔ یہ نوعیتیں صاحب کار کی بینک میں وضع شدہ پوزیشن سے متعلق ہوتی ہے جو یا تو اس کے لین دین کے لئے کافی ہوتی ہے یا کافی نہیں ہوتی ہے، لیکن اس کی طرح اسی کے چارہ جو رقم بینک دے گا ہے اس کی واپسی پر مینڈ کے آخر میں اس پر لازم ہوتی ہے اور بینک اس کو باخبر کر دیتا ہے کہ اس نے کتنا خرچ کیا ہے، پھر اسے اختیار

ہے کہ چاہے تو رقم یکشت فتح کرے یا پھر تاخیر کی صورت میں اس پر عام سود اور اگر سے جو قرض کی رقم کی ادائیگی کے لحاظ سے کم ہوتا رہے گا۔

پہلی قسم - قرض کا روڈ

یہ کارڈ ہولڈر کو اس وقت ملتا ہے جب وہ مالی ادارہ میں ادائیگی فتح کر دیتا ہے جتنا اس کارڈ کے ذریعہ اسے قرض کرنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ اس قسم کے کارڈ کا استعمال روایتی بینکوں میں بہت کم ہوتا ہے اگرچہ اسلامی اداروں میں اس کا بکثرت استعمال عام ہے۔ یہ اس لئے کہ مختلف طرح کے کارڈ کو روکنے، پینے کا مقصد ہے کہ صارفین کے لئے قرض لینا آسان بنا دیا جائے جس سے دونوں طرف سے زیادہ قرض کریں اور دوسری طرف قرض دینے والے کو تاخیر کی صورت میں مزید رقم وصول کرنے کا موقع فراہم ہو جائے نیز اس لئے بھی تاکہ دنیا کا قرض اس کی جگہ اور سے بڑھ جائے اور باقاعدہ روپیہ کی طرح مانی اور تجارتی اداروں کے پاس گروہی رکھ دی جائے۔

ذہبت کا روڈ جاری کرنے والے فریق یہ اس کے حامل کے درمیان تعلق کی نوعیت پر تعلق قائم نہ کرنا چاہئے، چنانچہ صاحب کارڈ بینک کو اس کا ٹیکل ملتا ہے کہ جیسے ہی کوئی اس کے سامنے اس کے شریعے کے مطابق اسلامی بنیادوں کی حاصل کر وہ مدت کے بدلہ میں اس کی طرف سے دستخط شدہ دستاویز پیش کرے وہ اس کو قیمت کی ادائیگی کر دے، قیمت کی یہ ادائیگی بینک اپنے پاس موجود کارڈ ہولڈر کے پیشکش سے کرتا ہے۔

کارڈ جاری کرنے والے بینک اور کارڈ ہولڈر سے مسلمان فروخت کرنے والے یا اس کو سرکاری فراہم کرنے والے تاجر کے درمیان تعلق کی نوعیت متاثر نہ ہو، تاجر یا نہ پیش کرنے والا کارڈ جاری کرنے والے ادارہ کو اس رقم کا ضمانت سمجھتے ہیں جو صاحب کارڈ ہولڈر ملتا ہوتی ہے۔

لہذا یہ مسئلہ کھلا ہے۔ یعنی ۱۲۸ کو ایسا ہی ہوتا ہے کہ ویک ال کی مطلوب رقم ادا کرے گا اور وہی ال کا سودا رہے۔

اسی طرح ویک ال کا سودا کی طرف سے محال ملے (دوسرا) فقرہ لڑتا ہے، یعنی ال صورت معاملہ کے میں لڑتا ہوئے (۱) صرف قرض دینے والا یعنی ۱۲۸ یا خدمت پیش کرنے والا (۲) قرض دینے والا صرف پیش یعنی کارڈ بولڈ رجوک ۱۲۸ یا خدمت پیش کرنے والا کا مقرض ہے اور درحقیقت وہ کارڈ جاری کرنے والا ہے اور وہ قرض دینے والا ہے، کیونکہ ال نے اپنے اپنے عامہ رقم اپنے اکاؤنٹ میں جمع کر رکھی ہے۔ (۳) صرف مقرض یعنی کدو ویک جس نے کارڈ جاری کیا ہے، کیونکہ یہ اپنے پاس کارڈ بولڈ رجوک کی رقم شدہ رقم کی وجہ سے ال کا مقرض ہے۔

جسپ ہم نے ان تعلقات کی چھان بین کی اور انہیں فقہ اسلامی کے مفروضہ خود کی صورتوں پر مشتمل کرنا چاہتا رہیں معلوم ہوا کہ کارڈ جاری کرنے والا ویک سے کارڈ بولڈ رجوک تعلق پر غور کیا جائے گا تو کارڈ بولڈ رجوک کا راضی ملے گا۔ ہم نے یہ بھی پلایا کہ رقم جمع کرنے کی شرطوں کے مطابق ویک پر لازم ہوا کہ وہ وہی کے درمیان منصف و متوازن اس کی روشنی میں کارڈ بولڈ رجوک کے پیش سے مطلوب رقم ادا کرے۔ ایسی صورت میں ہم کارڈ جاری کرنے والا پرین کو پیش سے اسٹانگی کا دیکلترہ ادا دیں گے، اسے معاملہ ملے گا تو اسے سنبھالیں گے۔

چونکہ کبھی کبھی کارڈ بولڈ رجوک عامہ قرض ویک میں اس کی جمع کردہ رقم کے علاوہ کسی دوسری رقم میں ہوتے ہیں، مثلاً ال صورت میں جسپ ٹرے اری کا عمل پیش کی کرنسی کی بجائے کسی دوسری کرنسی میں ہوا ہے، لہذا ال کو عام مالک، عام شافٹی، اور عام اہم کے مسلک کے مطابق خود قرار دیا جاسکتا ہے، کیونکہ ان اہم کرم کی شرط کے مطابق خود میں اتحاد میں ضروری ہے۔ جہاں تک منصف کا تعلق ہے تو اگرچہ یہ درہم سے دربارہ، دربارہ سے درہم کے حوالہ کی اجازت دیتے ہیں (کیونکہ کرنسی کا دوسری کرنسی سے تعلق بھی اسی کے حوالہ ہے) لیکن وہ یہ شرط

بھی ماحد کرتے ہیں کہ چاہلو کے شرائط کی رعایت ضروری ہے۔ چنانچہ محمل اور محال طبع قبضہ سے پہلے انگٹ نہیں لگے۔ یہ شرط درحقیقت یہاں جھٹکن نہیں دیتی ہے۔

لہذا ان معاملات کو بھلوا اور بچنے سے معاملہ درست قرار پائے گا، لیکن صورت میں کارڈ جاری کرنے والے بینکار نے اپنے دائرے یعنی کارڈ روئے نکال کر قرض ادا کرے گا اور کارڈ بھلور کے ذمہ چاہلو کے جتن کے حساب سے اس رقم کا اند ربن کر دے گا جو کارڈ بھلور نے اپنے بٹلیس سے کی ہے، کیونکہ کھیل کو چلنے ہے کہ اپنے موکل کی طرف سے چاہلو کرے جیسے کہ اسے چلنے حاصل ہے کہ کارڈ روئے نکالے اور مطلوبہ رقم کی ادائیگی کرے۔

تجارتی بینک، کارڈ جاری کرنے والے بینک اور تاجر کے درمیان تعلق کی نوعیت ابھی جو صورت ہم نے ذکر کی ہے وہ اس وقت غٹن آتی ہے جب تاجر برادر راست کارڈ جاری کرنے والے بینک میں جائے اور ایسا بہت کم ہوتا ہے، کیونکہ معاملات کی اکثر صورتوں میں کارڈ اس تجارتی بینک سے رجوع کرتا ہے جو کارڈ جاری کرنے والے ادارہ سے بڑھ کر خاص طور سے بڑے شہر میں برادر کارڈ کارڈ ادا کرتا ہے۔

یہی صورت اس وقت بھی غٹن آتی ہے جب کارڈ کا استعمال مکمل حدود سے باہر نکل کر کیا جاتا ہے، چنانچہ جب کارڈ بھلور بندوستان کے کسی شہر یا کسی بھی ملک میں غٹن آتا ہے، مثلاً کے طور پر وہ لندن یا وائٹھن کے کسی بھل میں قیام کرتا ہے اور مثلاً VISA اور کارڈ بھل میں دکھاتا ہے، تو اگر بھل VISA کے ساتھ معاملہ کرتا ہے تو اسے نتیجہ قبول کرے گا بشرطیکہ وہ کارڈ درست ہو، پھر وہ اس شہر کے بینک سے جس نے اس کارڈ کو جاری کیا ہے، ملاقاتی دہلی سے رابطہ کرے گا اور وہ اس سے آتی رقم وصول کرے گا، جتنی صاحب کارڈ نے غٹن کی ہے۔ وہاں چہرہ نکھس ہوتی رقم ہر کارڈ کو ملتی رقم میں جھڑتی ہوتا ہے، وہاں ٹکٹوں کے درمیان تقسیم ہو جاتا ہے جو اس عمل کو انجام دیتے ہیں۔

تا کہ خدشات پیش کرنے والا جب اپنے ملک یا شہر کے اپنے جنگ سے رجوع کرتا ہے تو اس ملک کی پوری دنیا کے ملک اس نظام میں مشتمل ہیں اور اس کے استعمال کے راستے میں جو رکائشیں تھیں وہ ختم ہو گئیں۔ لہذا عام طور پر اب یہ اطمینان ہو گیا ہے کہ اپنا حق حاصل کرنے کے لئے اس نظام پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ اس میں کسی طرح کے تردد کی گنجائش نہیں رہ گئی۔ چنانچہ کئی بار واضح طور پر معاملہ کی ایک بنیاد بن چکا ہے۔ چنانچہ تاہم جنگ کا رڈ جاری کرنے والے جنگ بندی کی طرح ہے، ابھی ایک دوسرے سے مربوط طریقہ پر صاحب کارڈ پر عام ہونے والے مطالبات کی ادائیگی کے ذمہ دار ہیں اور وہ کال کی بنیاد پر کارڈ ہولڈر کے مال سے ادائیگی کے بعد ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔

دوسری قسم - کرپٹڈ کارڈ

یہ کارڈ اصل میں ایک اور قیمت کی ادائیگی کے ذریعہ کی حیثیت سے قابل کے جانے میں سائبانہ کارڈ سے مختلف نہیں ہے، کیونکہ مسلمان یا خدمت پیش کرنے والا نہیں دیکھا کہ پکارا ہے یا دو کارڈ، اس لئے کہ وہ محض دخلہ شدہ و ناج کارڈ جاری کرنے والے جنگ یا تاہم جنگ کو پیش کر کے اپنی رقم وصول کر لیتا ہے یعنی صاحب کارڈ پر عام ہوتی ہے۔

لیکن ان دونوں قسم کے کارڈ کے درمیان فرق معاملہ کے متعدد فرائضوں کے ذمہ داری کی تعیین میں ظاہر ہے۔

اس کارڈ کا استعمال صاحب کارڈ ہر اس کے جاری کرنے والے جنگ کے درمیان مندرجہ ذیل طریقہ پر ہے:

صاحب کارڈ جب بھی اپنا کارڈ استعمال کرنے والے کو کھائے گا تو اس کی مدت کار موقوف ہو جانے کے بعد وہ مسلمان اس مدت حاصل کر سکے گا۔ اس کے ذریعہ تاہم یا خدمت پیش کرنے والے اور جنگ کے درمیان کارڈ اس قدر پیش کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے اور وہ سچے پر دخلہ کرنے کے بعد صاحب کارڈ اور تاہم کے درمیان کوئی تعلق نہیں رہ جاتا ہے اور جب تاہم جنگ کو

و اگرچہ دس کرپائی رقم ملے لیکن یہ تو ایک اور صاحب کا روکا گواہوں سے قطع ہے اور یہ کہ کارڈ جاری کرنے والا ایک کارڈ ہونے کو مطلوبہ رقم بطور قرض دیتا ہے۔

ایک بطور قرض ہر چیز کے انٹر میں صاحب کا روکا اس رقم کی قیمت سمجھتا ہے اور اس نے اس کی طرف سے ادائیگی ہوتی ہے اور اسے ایک میوزیڈ یا چائیس، ان کی مہلت دے کر اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے نو پر عائد ہونے والی مطلوبہ رقم جمع کر دے۔ یہ بات کارڈ جاری کئے جانے کے وقت ہی سے دونوں کو معلوم رہتی ہے اور صاحب کا روکا کسی قسم کی اضافی رقم کے بارے میں کچھ نہیں سمجھتا ہے، اگر صاحب کا روکا رقم جمع کر دیتا ہے تو مطالبہ رقم ہو جاتا ہے اور کارڈ بطور حقیقت معطل کئے لئے کارڈ ہو جاتا ہے اور اگر رقم واپس کرتا ہے تو ایک اس سے کارڈ واپس ملے لیکن یہ اس پر عائد ہونے والی رقم کا مطالبہ کرتا ہے۔ اگر ضرورت پڑتی ہے تو تھامے کے ٹرے چمکی اس کے ساتھ عائد کر دیتا ہے۔

اس مامانگر سے ظاہر ہے کہ یہ معاملہ درست رہتا ہے اور اسی کو ملحوظ رکھ کر بین الاقوامی اسلامی فنڈ انکیزی جوہ نے ایک فیصلہ کیا ہے جس کی رو سے اس طور پر کارڈ کے ذریعہ کیا جانے والا معاملہ درست ہے (مجلس مجمع ۱۳۵۵ھ ۱۴ ص ۶۷)۔

لیکن جب ہم اس کارڈ کے طریقہ استعمال پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہر معاملہ کی رقم سے اپنے لئے ایک شخصین شرح وضع کر لیتا ہے جو بعض ملکوں کے نزدیک ناجائز فیصد تک پہنچتا ہے۔ اس مسئلہ میں وہ پہلو اس سے غور کرنے کی ضرورت ہے:

اول: مطلوبہ رقم سے اس مقدار کی کوئی کا حکم کیا ہوگا، بین الاقوامی اسلامی فنڈ انکیزی جوہ نے اس کو جائز قرار دیا ہے۔

دوم: اس شرح کو رقم کو کون پر داشت کرے گا؟

تیس: انکیزی کے اس فیصلہ کو قبول کرنے میں حائل کیا ہوگا، بین الاقوامی اسلامی فنڈ انکیزی جوہ نے اس کو جائز قرار دیا ہے۔

تیسری قسم: قرض کی قسط و ادائیگی کا کارڈ

پوری دنیا میں بیکار سب سے زیادہ رائج ہے، تقریباً فی فیصد معاملات ای کارڈ سے ہوتے ہیں، اس کے اندر مندرجہ بالا کارڈ کی صرف ایک صفحہ پائی جاتی ہے، وہ ایک صاحب کارڈ کو مہینہ کے اخیر میں معلوم ہوتا ہے کہ شرح ادائیگی اور حصول خدمت کے عوض اس پر کتنی رقم نامہ ہوتی ہے، پھر اس سے ادائیگی کا مطالبہ ہوتا ہے، یکے بعد دیگرے قسط وار اس کے دکاندار وہ ادائیگی کی رقم میں اضافی سود بھی قیمت اور مدت کے لحاظ سے برعکس کیا جاتا ہے، پھر صاحب کارڈ کو اختیار ہوتا ہے کہ اگر رقم فی الفور جمع کر سکے گا تو اس صورت میں وہ ادائیگی زخمی رقم سے زیادہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا اور اگر نثر سے جمع کر سکے گا تو اس صورت میں مہینہ کی رقم پر سود نامہ کر دیا جائے گا، جب تک کہ رقم کی عمل درآمدگی نہ ہو جائے۔

اس قسم کو آٹا معاصر فقہاء نے حرام قرار دیا ہے، لیکن بعض فقہاء نے اس صورت کو اس حرمت سے مستثنیٰ قرار دیا ہے جب صاحب کارڈ یہ التزام کرے کہ وہ مطلوبہ رقم یکدمت اور وقت پر جمع کرے گا، کیونکہ وہ اس عزم سے شرط کو ساتھ کر بیٹے ہو اور شرط ساتھ ہونے پر معاملہ درست ہوتا ہے، اس لئے کہ جس خیال پر یہ صورت معاملہ حرام قرار پاتی ہے وہ ہے نثر سے رقم کی ادائیگی میں سود کا نامہ کیا جانا، یہاں تحقیق نہیں ہوتی۔

لیکن میری رائے اس کے برعکس ہے۔ میرے خیال میں چونکہ اس صورت میں کارڈ ہولڈر کو نقد کے وقت ہی معلوم رہتا ہے کہ نثر کی صورت میں اس کو اضافی سود ادا کرنا ہوگا، کیونکہ یہاں ٹرسٹ میں سود کی شرط ہے، اس لئے یہ حرام ہے۔

اسی طرح صاحب کارڈ کے التزام کا معاملہ غیر معلوم ہے، کیونکہ مستقبل میں وہ اسے پورا کر پائے یا نہ کر پائے، یہ معلوم نہیں، اس لئے کہ مطالبہ کے وقت فی الفور رقم کی ادائیگی اس صورت میں ہو سکتی ہے جب اس کے پاس اتنی رقم مہیا ہو ورنہ حتمی صورت میں اتنی رقم کا مالک نہیں ہے، کیونکہ رقم ابھی غیر موجود ہے۔

کارڈ کا مالک

کارڈ ونگ کی ملیت ہے، لہذا جب چاہے ونگ اسے واپس لے سکتا ہے، لیکن یہ معرّف ہے کہ ونگ کارڈ ہی صورت میں واپس لیتا ہے جب اسے معلوم ہو جائے کہ صاحب کارڈ اس کی شرائط و رکنیں کر رہا ہے۔

لہذا جب کارڈ ونگ کی ملیت ہے تو صاحب کارڈ کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ کارڈ صاحب ہو جانے یا چوری ہو جانے پر اس کی اطلاع ونگ اس کے متعین کردہ نمائندہ کو کرے، اگر ایسا نہ کرنے کی صورت میں کارڈ کا قلعہ استعمال ہوتا ہے تو اس کا ذمہ دار صاحب کارڈ ہوگا، اس اکاؤنٹ پر اس کی رقم کی ہائیگی میں کمی نہ ہوگا بشرطیکہ کارڈ کو چیک کرنے میں اس سے کوئی کمی نہ ہوگی۔

آجے رہے ہیں، مہل کے ساتھ باقی ہاں تک سے خرم ہونا پڑتا ہے، اور ہر جگہ فوت مارو چوری کرنے، لوہوں کا چورائیٹ رک رک کاٹم ہے، ایسے ہی فطردور میں سرمایہ دار، اسباب تجارت چاہتے ہیں کہ ان کا سرمایہ ایک جگہ سے دوسری جگہ محفوظ طریقہ پر ۱۱ جگہ منتقلی جائے، اسی لئے ان کا کارڈ کا پلن بہت جلدی کے ساتھ عام ہو گیا ہے۔

لیکن سہلی یہ بتاتا ہے کہ "ایک جگہ سے دوسری جگہ رقم کی منتقلی محفوظ طریقہ پر" اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ کہ ان کارڈ کے ذریعہ رقم کی منتقلی میں راستہ کے ضوابط کے تحت کاغذ بدل رہا ہے یہ کس چیز کا عوض ہے؟ آئندہ سطروں میں اس کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

اسے نئی ایم کارڈ کا حکم

یہ کارڈ بینک اپنے کمانڈر واروں کو جاری کرتا ہے، اور اس کارڈ کے ذریعہ آئی بینک میں اپنی جمع شدہ رقم کو کسی بھی شہر میں موجود اسے نئی ایم مٹین سے حاصل کر سکتا ہے، اور یہ کارڈ رقم کو اتنا محفوظ بناتا ہے کہ اگر یہ غائب بھی ہو جائے، جب بھی کوئی اس کارڈ کے ذریعہ دوسرے کی رقم بینک سے نہیں نکال سکتا، اس لئے کہ اس کارڈ میں جو نمبر اسے درج ہیں، ان کے علاوہ کچھ نمبر اسے درج ہوتے ہیں جو صاحب کارڈ اپنے ذہن میں فرض کرتا ہے اور یہ نمبر اسے کے لئے کارڈ میں درج نمبر اس کے ساتھ صرف وہ نمبر اسے بھی داخل کرنا ہوتا ہے، جو کارڈ کے مالک کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں، اس کے دو خود کسی کو تلو سے بغیر اس کارڈ کے غوانے کی کوئی قیمت بھی نہیں ملتی ہوتی ہے۔

اسے نئی ایم کارڈ بینک میں جمع مہل کا ڈیڑھ ہے، اور جہاں تک محفوظ طریقہ پر رقم کی منتقلی کا سوال ہے تو اس سلسلہ میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رحمہ اللہ بن عباس کے عمل پر قیاس کر سکتے ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر کہ جس ناموں سے پیسہ لے لیا کرتے تھے اور عمرو کوئلہ میں نہیں کرنے کا ڈیڑھ کھدایا کرتے تھے۔

اور اگر قرض میں دوسرے شے میں بدلش کرنے کی شرط نہ ہو تو چار سو روپے سے ہے۔

علامہ شمس الدین کی وضاحت یوں فرماتے ہیں:

"والاستباح التي لتعامله الناس على هذا إن كان القرضه بعير شرط

وكتب له سفيحة بملك فلا يأنس به" (حدود ۳۷۳)۔

(اور جو قرض جس پر لوگ معاملہ کرتے ہیں اس کا حکم یہی ہے کہ اگر وہ ہے، اگر وہ

اس کو بلا شرط قرض دے، اس کے لئے اس کا بیچہ لکھ دینے کوئی حرج نہیں)۔

نیز علامہ ابن عابدین ثانی نے "خانیہ" کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ قرض کی وہابی

دوسرے شے میں شرط نہ ہو، مطلقاً قرض دے کر چاہے دوسرے کسی شے کا مقام میں اسے ملے

دے کوئی حرج نہیں ہے۔

"وقال في الحايمة ونكروه المستحقة إلا أن يستقرض مطلقاً وبولي بعد

ذلك في بلد آخر من غير شرط" (رد المحتار ۳۷۳)۔

(خانیہ میں ہے کہ بیچہ کر دے، بیچہ مطلقاً قرض دے اور پھر اسے بلا شرط کسی دوسرے

شے میں بدلش کر دے تو حرج نہیں ہے)۔

اسے نئی اہم نظام میں بھی رقم کی منتقلی شرط نہیں ہوتی ہے بلکہ التیار ہی ہوتی ہے۔

دوسری چیز یہ ہے کہ ختماء نے قرض کی دوسرے مقام میں شرط اور ادائیگی کو تحریر اور دیا ہے جیسا

کہ علامہ سرخسی نے صریح کی ہے:

"وإن شرط في الفرض ذلك فهو مكره. لأنه يسلط بذلك حطر

الطريق عن نفسه فهو فرض حرم منفعه" (حدود ۳۷۳)۔

(اور اگر قرض میں یہ شرط لگا دے تو حرج ہو ہے۔ اس لئے کہ وہ اس کے ذریعہ اپنے آپ

سے راستہ کے خطرہ کو مٹاتا کر رہا ہے اور یہ اپنے قرض میں جس میں فائدہ حاصل ہو رہا ہے)۔

اور عیدہ بن زبیرؓ کے قول کی بابت یہ سوال کی ہے کہ وہ غیر شرط اور فاقہ تو ختماء کی یہ

تاویل اور مشروط وغیرہ شرع کی تعلیم اور تہدیبی و قیامی ہے۔ اور یہ دبا جسیدہ و دباہ النسل و بنوں میں سے کسی کے قصہ نہیں آتا ہے۔

لہذا اسٹی ایم کارڈ کو ”کلی قرض جو معاہدہ ہو یا نہیں کیا گیا ہو کر سکتے ہو یا نہ کر سکتے ہو“ شرع و مشروط کی تفصیل کو تسلیم کر لیا جائے تو اسٹی ایم کارڈ میں دوسرے شعبہ میں رقم کی منقعی مشروط نہ ہونے کی وجہ سے اس سے استفادہ کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

نیز آئن کل پوری ملکیتی کرنے والوں کا کردہ چیزیں، بسوں، ریلوے انجن و دیگر مقامات پر پارازروں میں ہر جگہ بڑے سی مظہم انداز میں مرکب ہے اور ان تمام چیزیں اور کوئی چیز بھی نہیں مل پاتی ہے ایسے ہی مشروط وغیرہ محفوظ حالات میں دوسری ایک جگہ سے دوسری جگہ بحفاظت منتقلی کے لئے ایک کارڈ یا عام مناسبت ضرورت بن گیا ہے، لہذا اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اسٹی ایم نظام میں ایک جگہ سے دوسری جگہ رقم کی منقعی مشروط ہوتی ہے اور یہ منقعی کی طرح ہے تو بھی ”الضرورات تنسخ المحظورات“، ”الحرج مطلق“ اور ”المنفعة تحلب المصير“ کے منکر جارحہ قرار پائے گا۔

علامہ ابن باز رحمہ اللہ مفتی اعظم قومیت سعودی عرب کا فتویٰ ہے:

”إذا دعت الضرورة إلى التحويل عن طريق الموكب الوبوية فلا حرج في ذلك إن شاء الله تعالى لقوله سبحانه وتعالى: "ولقد فصل لكم ما حرم عليكم إلا ما اضطررتم إليه، ولا شك أن التحويل عن طريقها من الضرورات العامة في هذا العصر" (فتاویٰ ص ۲۸۵/۲)۔

(سودی جنوں کے ذریعہ رقم منتقل کرنے کی ضرورت پیش آئے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، ان شاء اللہ، قد تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم پر جو چیز حرام کی گئی ہے اسے تفصیل سے جان کر دیا ہے مگر جو جس کے استعمال کرنے پر تم مجبور ہو، اور بلاشبہ ایک کے ذریعہ رقم کی منقعی اس دور میں عام ضرورت ہے)۔

ذبحہ کا روڑ

یہ کارڈ بھی ایک لپٹے کماڑوں کو جاری کرتا ہے، اور اس کے استعمال کا کسی طرح کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا ہے، لہذا کارڈ بخوانے کی فیس دینی پڑتی ہے، اس کارڈ کے ذریعہ بھی آدمی صرف اپنی بیخ کردہ قہری استعمال کر سکتا ہے، اس سے زیادہ نہیں۔

لہذا اس کارڈ کے ذریعہ آدمی تین قسم کے قاعدے حاصل کر سکتا ہے، آئندہ سطروں میں دونوں اور ان کا شرعی حکم بیان کیا جائے گا:

شرعی ضرورت کے بعد قیمت کی ہوائی

اس کارڈ کے ذریعہ ملک کے کسی بھی شہر میں ملک کے مارکیٹ کی ان دکانوں سے شرعی ضرورت کر سکتے ہیں، جہاں اس کارڈ کو استعمال کرنے کے لئے مشینوں کی سہولت ہے، کارڈ میں درج نمبر اس مشین میں داخل کر کے سامان کی قیمت کے بقدر چھبر صاحب کارڈ کے ایک کماڑ سے دکاندار کے کماڑ میں منتقل ہو جاتا ہے۔

یہ کارڈ ایک میں بیخ رقم کی رسید یا ڈیوڈ ہے، اور اس کارڈ کے ذریعہ ایک کے توسط سے سامان کی قیمت دکاندار کو لائی جاتی رہی ہے تو ایک کی حیثیت مکمل کی ہے، لہذا سوال یہ پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک کس کا مکمل ہے؟ تو ایک صاحب کارڈ یعنی مشتری اور صاحب دکان یعنی بائع کا مکمل ہو سکتا ہے، ایک کو قیمت کی وصولی کے لئے صاحب دکان کا مکمل مان سکتے ہیں۔

ملک العلماء و ماہرہ کا سامانی تحریر فرماتے ہیں:

"ويعوز التوكيل بقص الدين لأن التوكيل قد لا يقدر على الاستيفاء نفسه - فيحتاج إلى التوكيل إلى غيره" (دعوى مدعی ۱۳۸) (دین پر قبضہ کرنے کے لئے مکمل بلا درست ہے، اس لئے کہ ہوا قضاوت سوا مکمل خود دین کو حاصل نہیں کر سکتا ہے تو دوسرے کے پر کرنے کی ضرورت ہوگی)۔

شرعاً برائے قیمت کا رکھنا ایک کھانسی کیلئے مان سکتے ہیں اور یہی ذیل اور بہتر درست معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ ایک سے کارڈ کا حصول کوئی ایک سے ایک طرح کا یہ معاملہ ہے کر لیا گیا ہے کہ اس کارڈ سے شرعاً ہر قیمت کرنے کی صورت میں قیمت کی اور اس کی ایک کرے گا یعنی ایک قیمت اور اس کے لئے کا دیکھنا۔

"وَنَجَوِزُ الْوَكَاةَ بِفَضَاءِ الْعَيْنِ لِأَنَّهُ يَمْلِكُ الْفَضَاءَ مَقْصِدُهُ وَلَا يَنْهَى لَهُ الْفَضَاءَ بِنَفْسِهِ فَيُجْتَازُ إِلَى الْغَوِيصِ إِلَى عِيَرَةٍ" (رواج ۱۴۲۱/۱۳) (دین کی اور اس کی کا دیکھنا ہوتا ہے۔ ہر حال میں وہ خود بھی اور اس کے ساتھ ہے۔ لیکن اس کے لئے اس سے موقع نہیں ہوتا تو اسے دوسرے کے حوالہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے)۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اسے حوالہ مان لیا جائے اور جو یہ ہے کہ ہر جہاں اسے عرض کی اور اس کی کا دیکھنا کسی تیسرے شخص کے ہر ذکر سے خود تیسرے شخص کے پاس اس کا دیکھنا پہلے سے ہو گیا ہے۔ "الْحَوَالَةُ لَعَدَةِ الْفُطْلِ وَ شُرْعًا" نقل ہیں من ذممة المحيل إلى ذممة المحال عليه۔ (ایک باب فی شرع) کتاب ۱۶۰۲۔

ملاحظہ فرمائیے کہ یہ حوالہ کی تصریح ان الفاظ میں کی ہے:

"وَلَوْ اِصْطَلَحَ الْفُقَهَاءُ نَحْوِيلَ الْعَيْنِ مِنْ ذِمَّةِ الْأَصِيلِ إِلَى ذِمَّةِ الْمُحْتَالِ عَلَيْهِ عَلَى سَبِيلِ التَّوْبِيحِ لَهُ" (شرح ۱۴۲۱/۱۳) (۱۳۸)۔
(فقہاء کی اصطلاح میں حوالہ نام ہے دین کا اصل کے ذمہ سے حوالہ ملے کے ذمہ میں منتقل کرنا اس پر اظہار کرتے ہوئے)۔

حوالہ کے درست ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ صاحب دین، مقرر بن اور دین اور اس کے لئے کا دیکھنا جس کے ہر ذکر یا بار بار ہے جو قیوں اس پر راضی ہیں۔

ہر دفعہ ہر دفعہ میں اس کی تفصیل اس طرح ہے:

"اگرچہ حوالہ ایجاب و قہر ال ہیں، ایک باب میں کی جانب سے اور قہر ال میں ملے۔ محال

کی طرف سے ہوگا۔ دیاب یہ ہے کہ محفل کہے کہ میں نے آپ کو اس شور پر نکال دیا اور محفل علیحدگی کی جانب سے قبول یہ ہے کہ میں نے ہر ایک کہے کہ میں راضی ہوں میں نے قبول کیا، میں کی طرف سے لکھی چیز چھوٹ آئے جو قبولیت و رضا مندی پر دلالت کرے، یہ شرائط ہمارے اصحاب (ملا دینی) کے یہاں ہیں۔ (مواضع الصنائع: ۱۵۰)۔

اور یہاں صاحب کارڈ وینک اور دیاب کا ذکر کرتے ہیں اس پر راضی ہیں کہ کارڈ سے بڑے و فرہشت کرنے کی صورت میں قیمت کی ہائیگی وینک کے واسطے سے ہوگی یعنی قیمت وینک ۱۰۰ کرے گا بلکہ از جوٹ کارڈ سے بڑے فرہشت کا معاملہ کرنا درست ہوگا۔

ضرورت پر رقم نکالنا

کارڈ وینک میں جمع رقم کی رسید و سند ہے، بلکہ یہ وینک کی مانند ہے، بلکہ اسی کارڈ کا استعمال کرنا ضرورت کے وقت اسے فی رقم شین سے رقم نکالنا درست ہے، اور جہاں تک رقم کی منتقلی کا مسئلہ ہے تو اس کے جوڑے کے لئے وہی لاکھ شہید ہیں۔ جو اسے فی رقم کارڈ سے رقم نکالنے کے معاملہ میں ہیں۔

یہ اس جمع رقم کو وینک کے پاس عانت مان لیں تو اس کے جوڑے میں کسی شہید کی گنجائش باقی نہیں رہتی، اس لئے کہ کسی کو عانت ایک جگہ دے کر دوسری جگہ حاصل کرنے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

علامہ سید ابی "سلجہ" پر بحث کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"قلودھہ الیہ امانۃ لم یکرہ ولم یفسد" (المصاب فی شرح الکتاب: ۱۲۲) (اگر

اسے بطور عانت دے تو نہ کر دے نہ فاسد)۔

دوسرے کے کما حقہ میں منتقل کرنا

وینک میں جمع شدہ رقم کو جوٹ کارڈ کے مالک کا انٹیمٹ کے ذریعہ اپنے کما حقہ سے

دوسرے کے کفایت میں مشغل کیا درست ہے۔ چونکہ صاحب کار کا مکمل ہے وہ موکل کے کہنے پر اس کی رقم دوسرے کے کفایت میں نہ منسخر کر رہا ہے۔
خاموشی میں ہے:

”قال الموكل عند هذا الألف يا فلان واقعه إلى فلان فليجدا قصي
جاء فليجدا واستحسنا“ (تقریباً ۱۹۷۵ء) (موکل کہے کہ اے فلاں یہ ایک ہزار روپے
فلاں کو دے دو تو میں سے کوئی بھی دے سے تو قیاساً ۱۱۱۱ روپوں طرح سے ہمارے ہے)۔

اسے نئی ایم کارڈ اور ڈیجیٹل کارڈ کی فیس کا حکم

اس نئی ایم کارڈ ڈیجیٹل کارڈ بنانے و جاری کرنے کی چونکہ فیس ملے تو اس فیس کا لینا اور بنا
جائز ہے، کہ یہ کارڈ بنانے اور اس کو جاری کرنے کی اجازت ہے، اور اصل کی اجازت درست ہے۔
بہرہ اس کو کوئی آڈیو یا دیگر چیزیں کہ اس کے درمیان رقم کی منتقلی ہوتی ہے اور
ڈیجیٹل اس پر فیس لینا ہے اور ملانے اس کے جو ڈیجیٹل وی ہے۔

حکیم سلامت مولانا شرف علی قاسمی ایک استاذ کے جواب میں فرماتے ہیں:
”نئی آڈیو مرکب ہے وہ مطلقاً ہے، ایک قرض جو اصل رقم سے متعلق ہے،
دوسرے اہلکار جو قلم کے لکھنے اور روانہ کرنے پر تمام فیس دی جاتی ہے، اور وہی ملانے جائز
ہیں۔ اس ۱۰۰ روپوں کا مجموعہ بھی جائز ہے، اور چونکہ اس میں ان کا عام ہے اس لئے یہ مل کر کے
جو ڈیجیٹل مناسب ہے“ (۱۹۷۵ء)۔

بہرہ حاضر کے حرم ملت علیہ السلام کی مقامی مددگار ملانے فرماتے ہیں:
”چونکہ اپنی جس خدمات پر اجازت مہربان کرتا ہے، مثلاً فلاں کر، پھر آواز کرے۔
چونکہ ڈیجیٹل شریف کی مددگار ملانے کی اجازت لینا جائز ہے، لہذا سودا کار ملانے جائز ہے“
(۱۹۷۵ء)۔

کرڈٹ کارڈ

ویک: طرح کے لوگوں کو کرڈٹ کارڈ جاری کرتا ہے:

۱- ویک میں جس کا پیر پیسہ ہے، لیجے وہ اپنی پیسہ شدہ رقم سے زیادہ کا قاعدہ اٹھا سکتا ہے۔

۲- ویک میں جس کا پیر پیسہ نہیں ہے، ویک اس کے حالات معلوم کر کے اس کی مالی حیثیت معین کرتا ہے، کہ اس کی ماہانہ یا سالانہ رقمی رقم ہے، اسی اعتبار سے کارڈ جاری کرتا ہے،

اس کارڈ سے تین طرح کے فوائد حاصل ہوتے ہیں:

۱- شرح بخر و بخت کے بعد قیمت کی ادائیگی

۲- سفر و رات پر رقم کا حصول

۳- اپنے کھاتے سے دوسرے کے کھاتے میں رقم کی منتقلی

کرڈٹ کارڈ کی حیثیت

تین لوگوں کا پیر پہلے سے ویک میں موجود ہے، وہ کرڈٹ کارڈ کا استعمال کرتے ہیں تو وہ اپنے پیسے سے استفادہ کرتے ہیں، لیکن جن کا پیر ویک میں پیسہ نہیں ہے، اگرچہ پیسہ نہ تھا، شدہ رقم سے زیادہ کا قاعدہ حاصل کرتے ہیں تو ان کے حق میں کرڈٹ کارڈ ویک کی جانب سے قرض دینے کا قاعدہ ہے، اور کارڈ کا استعمال صاحب کارڈ کا ویک سے قرض لینا ہے، اور کارڈ جاری کرنا یہ سہولت ہے، اس بات کی کہ ویک اس کو قرض دینے کی کفالت لے رہا ہے، اور شرح و فروخت کی صورت میں ویک کے ذریعہ قیمت کی ادائیگی کے وقت ویک کی حیثیت قرض کے ساتھ صاحب کارڈ کے صاحب کی بھی ہوتی ہے۔

ماہر کا سامنی فرماتے ہیں:

”الآن الكفالة هي حق المطلوب استعراض وهو طلب الغرض من التكفيل، والتكفيل ماداء المال مغرض من المطلوب ونائب عنه في الاداء إلى

الطالب“ (بیع ہذا بیع ۱۵-۱۶) اس لئے کہ کفو مطلوب (مقرض) کے حق میں کفیل سے قرض طلب کرنا ہے، اور کفیل مال کی واپسی کے سلسلہ میں مطلوب کی طرف سے قرض دینے والا ہے، اور طالب (قرض دہندہ) کو قرض دینے میں مددگار کا نائب ہے کہ۔

خریداری کی صورت میں مزید رقم کا مطالبہ سود ہے

کریٹ کا رقبہ سے خریداری کرنے کی صورت میں ہر ماہ چیک کی جانب سے تکمیل فراہم کی جاتی ہے، اور مطلوبہ رقم چند روپوں یا ایک ماہ کے ہرج و مرج کا ضروری ہوتی ہے، اور وقت مقررہ ہو جانے کے لئے کی صورت میں عرصہ شرح کے حساب سے مزید رقم عوا کرتی ہوتی ہے، جس کو آنکھ و اصل رقم کے ساتھ جمع کرنا ہے، تو قرض یا کسی بھی معاملہ کے اندر اس طرح کی شرط ناجائز ہے، اور نیز اندر رقم سود ہے جو کہ حرام ہے، زمانہ جاہلیت میں اس طرح کا معاملہ درائی تھا، اسے شریعت اسلامی نے ناجائز و منسوختہ قرار دیا ہے۔

”ثم اذا حبل العین طالعوا الصلویوں بولس العال، فان نعلوا علیه الاذاه زاعوا فی الحق والاحل فلهذا هو الربوا الذى كاتوا فی المحاملى بنه الصلویوں به“ (بخاری ج ۲ ص ۲۰۰) (پھر جب وہین کی مدت پوری ہو جاتی تو وہ وہین سے اصل رقم کا مطالبہ کرتے اور اگر اس کے لئے اور اگر مشکل پہنچا تو اصل رقم اور مدت دونوں میں اضافہ کر دیتے تو یہ وہ سود ہے جس کا زمانہ جاہلیت میں ان کے درمیان روایت تھا کہ۔

یہ رہا ابتداء ہے، مولانا عبدالحی کرگتی بھلی نے بھی قرض دے کر حمیمہ مدت میں نہیں نہ کرنے پر مزید رقم لینے کا حرام قرار دیا ہے، ایک اختلاف کے جواب میں فرماتے ہیں:

سوال: زیلے طرح سے ایک روپیہ قرض کیا اور اگر قرض کی مدت مقرر ہوئی اور دونوں میں یہ قرار ہوا کہ مدت گزرنے کے بعد ایک روپیہ کے عوض میں ایک روپیہ اور مدت کے عوض میں چار روپے زمانہ دینے جائیں گے یہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: حرام ہے، لکن ایسی چیز ہے نہ "إن الشئ حرم دینا السنة وليس فيه إلا مقابلة الحال بالأجل فإذن يكون مقابلة الحال بالأجل حلیة حراماً نولی" (شریعت نے یہ اصولہ کو حرام کر دیا ہے، مگر لکن اس میں صرف مال کا مقابلہ موت سے ہے، لہذا مال کا مقابلہ موت سے مکلفاً حرام ہوا) (محمد تقویٰ ہدیوم)۔

کریڈٹ کارڈ سے تجارت اور موجودہ حالات

موجودہ دور جہاں ٹکنس قوموں کے عرق و ذوال میں اقتصادیات کا نام رہا ہے، جو قومیں تجارت و صنعت کے میدان میں آگے ہیں، وہ تقسیم میں بھی آگے ہیں، اور جو قومیں تجارت و صنعت میں پیچھے رہیں، ان کا شمار ہیں، ان قوم کے افراد مال کی قلت کی بنا پر اپنی دنیاوی ملکی تقسیم سے محروم رہتے ہیں، اور انہیں غربت و افلاس کی وجہ سے اپنی خلقی دنیاوی قوت کے استعمال کا موقع نہیں ملتا، بلکہ وہ ملک و قوم پر اقتصادیات کے میدان میں پیچھے ہے، ترقی یافتہ و مالدار ممالک سرمایہ دار قوموں کے دست و پاء میں پھنس جاتے ہیں، اور اپنے تمام حکومت و نظام تقسیم میں قرض دینے والے ممالک کی ایسی شرائط قبول کرنے پر مجبور ہیں جو خود اس ملک کے لئے اور اس کے باشندوں کے لئے کم کاغذی ہے، خصوصاً مسلمانوں کی دینی فکر اور اسلامی فکر و نظر پر بندش لگانے کی شرط ہوتی ہے۔

ایسے حالات میں مسلمانوں کو جو یہ وسائل تجارت سے روکتا پہلے سے اقتصادی چرچائی میں ہنگامت پر مزید افلاس و غربت کا شکار ہو جاتا ہے، کہ "کساد اللغو ان سکون مکتور" کا عملی مظہر غریب و مفلوک اہل مسلم ممالک ہیں جہاں حیوانی مشغولان تقسیم بلقی موت کے نام پر اور مالی تدابیر کے ذریعہ ان کے ایمان و عقیدہ کا سوا ذکر رہی ہیں، بلکہ حادیانی قوتوں کے لئے اتنا زائد مال صرف کر رہے ہیں کہ ان کا مقابلہ کرنا دشوار ہے۔

اس لئے جو مسلمان جن کی تجارت بہت چھوٹی سطح پر ہے انہیں کریڈٹ کارڈ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کہ یہ باضرورت سود دیتا ہے، اور جو مسلمان جن کی تجارت بڑے سطح

ہے، اس میں کار کا ر بہت پایا ہوا ہے، ان کا شمار بڑے تبار میں ہوتا ہے ان کے لئے کرپٹ کاڑ کا استعمال ضرورت ہے، اور یہ "المصروفات تسبیح المحطورات" کے تحت درست ہوگا، اور جس طرح ملاوٹے ضرورت کے وقت ونگ میں پیریتج کرنے کی اجازت دی ہے، ہر ونگ جو ۳۳ درجہ ہے اس کو طے کر بلائیت ثواب رفاہی نکالوں میں صرف کرنے کا حکم دیا ہے، حالانکہ ونگ سوئی کار دیا کرتا ہے، رسامب رقم کو جو سود دیتا ہے، دوسرے پاٹی فیصد، چھ فیصد ہے، جبکہ وہ اس رقم پر اس سے کہیں زیادہ سود کاتا ہے، اور یہ "تعلو علی الاث و العنواں" ہے، لیکن فقہاء نے ہر کی حفاظت کے لئے چنگ میں پیریتج کرنے کی اجازت ضرور دی ہے، اس طرح یہاں تہادت کے لئے کرپٹ کاڑ کا استعمال، ایک منافی ضرورت بن چکا ہے۔

نیز فقہاء نے ضرورت کے وقت بغرض ملائی سڑکوں، چان چانے کے لئے مردار و لظیر کا گوشت کمانے لگے، ملق میں ایک جائے اور پاٹی موجود نہ ہو تو لگے کھنے کے لئے شراب پینے، حالانکہ وہ سے ملائی ممکن نہ ہو تو حرم چیزوں سے ملائی کرانے، اور مجبوراً جان چھانے کے لئے صرف زبان سے کلمہ نکر کہتے اور اپنا حق بازداشت نہ ملے تو رشاد پینے، منیہ عاریوں کے غمزدہ کے پیش نظر قیام پڑان، عادت و ان کی لٹ لپٹنے کی اجازت دی ہے۔

تو یہاں ملت کو اقتصادی بہ حالی سے چھانے کے لئے ضرورت کرپٹ کاڑ کے ذریعہ فریضہ کی اجازت دینا نہایت ضروری ہے، ورنہ ہمت، مائی بہ حالی، جہالت، "کو کاد الفطر ان یکنون مکرہ فخر مائی بوی کے مطابق یہ مائیت و کاد میت کے باپک مزائم، مذہم و مقاصد کا شمار ہو جائے گی۔

مطلوبہ رقم کے ساتھ مزید رقم کا حکم

کرپٹ کاڑ کے ذریعہ ونگ سے نقد رقم حاصل کرنا درست ہے، اگر پہلے سے اس کی رقم، وہاں موجود ہے تو کرپٹ کاڑ کی حیثیت مثالی کی سند اور سید کی ہے، بلکہ ونگ ذرا ملت

اور چنگ کے طرح ہے۔ اور وہ اپنی ہی رقم حاصل کر رہا ہے، اور اگر پہلے سے رقم نہیں ہے تو چنگ سے قرض لے رہا ہے، اور یہ کارڈ چنگ کی جانب سے قرض دینے کا قریبی وعدہ ہے، اور اگر وہ اپنی کمائے سے رقم دوسرے کے کمائے میں منتقل کرتا ہے تو گویا کہ وہ چنگ سے قرض لے کر چنگ کے ذریعے دوسرے کو رقم حوالہ کر رہا ہے اور وہی صورتیں ہاں ہیں۔

لیکن جب یہ رقم منتقل کرے گا تو اس رقم کے ساتھ مزید معیہ رقم بھی چنگ کو رہتی ہوگی ہے، تو یہ بڑے رقم جو چنگ لیتا ہے وہ چنگ کے اسی عمل کی اہمیت ہے، ہو کہ ہر ماہ وہ صاحب کارڈ کو برقیہ میں رقم لے کر رہتا رہتا ہے، یعنی کارڈ کی قید ہے، رقم نکالنے کے انکوائٹ سے دوسرے انکوائٹ میں منتقلی و رقم تصفیہات جو ہر ماہ کے اثیر میں صاحب کارڈ لکھ کر اہم کی ہوتی ہے یہ اسی عمل کی اہمیت ہے۔

ماہنامہ انڈیا کا کہتی ہے:

"اما تحويل المفرد من بنك لآخر ولو بمقابل زائد بأحدھا البنك الربوي المحول فحاشو، لأن الرابطة التي بأحدھا البنك أحرف له مقابل عملية التحويل" (فقہی مسئلہ ۱۴/۴) ایک چنگ سے دوسرے چنگ کی منتقلی پر منتقل کرنے کا سودا، ایک چنگ جو رقم لیتا ہے وہ ہاں ہے، اسی لئے جو رقم چنگ لیتا ہے وہ منتقل کرنے کے عمل کی اہمیت ہے۔

یہ چنگ کی حیثیت نکال کی ہے، اور جس کی کمائے کی جائے وہ نکال کو خوشی سے بہ بہتے سکتا ہے، اور اگر نکال اہمیت کی شرط کا کارڈ ہے تو اہمیت کی دینا درست ہے۔

شاید یہی فرماتے ہیں:

"إن شرط التحويل تقديم مقابل لو أصر على كفالته، وتعدو على المكفول عه تحفيق مصلحته من طريق المحسنتين المنع عن حياز دفع الأصر للنصرة أو الحاحه العامة لما يترتب على عدم الدفع من تعطيل المصالح" (امور اسلامی)

دعویٰ ۱۶۱) (اگر تکمیل اپنی کفالت کی وجہ یا معاوضہ کی شرط لگائے "مکتولی عدہ کے لئے اس میں خیر نہ کرنے والوں کے ذریعہ اپنی مصالحت کی تکمیل اور ان کے حقوق میں جبروتوں اور عام نادانوں کے لئے اثرات دینا درست ہے، کہ اگر اثرات نہ ہو تو مصالح کا بیان لازم آتا ہو)۔

ہندوستانی بینکوں کے مختلف کارڈ

مولانا رحمت اللہ مدنی

بینک کی تعریف

”بینک“ ایک ایسے تجارتی ادارہ کا نام ہے جو لوگوں کی رقمیں اپنے پاس جمع کر کے تاجر، صنعت کاروں اور دیگر ضرورت مند افراد کو قرض فراہم کرتا ہے۔ آٹھ کل روایتی بینک انٹرفیسوں پر سو وصال کرتے ہیں اور اپنے نمائندہ اداروں کو کم شرح پر سود دیتے ہیں اور سود کا درجہ اپنی فرق بینکوں کا نتیجہ ہوتا ہے (اسلامیہ معیشت، ص ۱۱۵)۔

چونکہ آٹھ کل آن لائن بینک خصوصاً غیر اسلامی ممالک میں بینکوں کا قیام سوری بین دین اور بروکی کارہ جاری ہے، اگرچہ ڈپازٹ (Deposit) کی بعض صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ جیسا کہ متعلقہ حرمات کی تصنیف ”اسلام اور معیشت و تجارت“ سے معلوم ہوتا ہے۔

بینک کے سود سے متعلق فقہ عہدہ انوری اپنے مجموعہ فتاویٰ ”سالوینی“ میں قسط ۱۱

ترجمہ

”القاعدة التي يستحصلها المصرف من المعلن هي ربا، لأن القاعدة الشرعية في الإسلام تقول: كل قرض حرام فهو ربا“ (مجلد ۱، ص ۲۰۰)۔

(جو عام دین کے قرض دار سے وصول کرتا ہے وہ سود ہے۔ اس لیے کہ فقہ و شریعہ (یعنی جو دین قرض جو جائز فی اللہ کا باعث ہو، سود ہے) کے تحت آتا ہے کہ ملازمہ یوسف القرضاوی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

”اسلام نے تجارت کی رو سے ملزومہ بنے کو حلال رکھا ہے، لیکن اسلام نے جو اس شخص کا راستہ بند کر دیا ہے جو سود کے راستہ سے مال بڑھانے کی جگہ دوا کرے، کیونکہ سود حلال ہو یا کثیر، ہر صورت حرام ہے، یہودیوں کے کہہ رہی تھی کہ وہ سود لیتے تھے، حالانکہ انہیں اس سے روک دیا گیا تھا، سود کی حرمت کے سلسلہ میں سورہ بقرہ کی آیات ہیں جو آخر میں نازل ہوئی (اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور زمانہ جاہلیت کی حرمت دینے سے پہلے کا) پہلا اور سود چھوڑ دو۔“ (سورہ بقرہ ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰)

ملازمہ و موصوف نے حرمت دینے کی نکتہ پر گفتگو کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

”اسلام، اسلام نے قریب راہ کی نکتہ کے کئی متحمل و جہات ذکر کئے ہیں، لیکن میں عام رائج کئے ذکر کردہ و جہات پر اکتفا کرتا ہوں:

۱۔ سود بغیر عوض منافی مال لینے کا مستطاعی ہے۔

۲۔ سود پر ادا کر لینے سے لوگوں کی نمائی رک جاتی ہے اور اس پر بھروسہ کرنے سے بے روزگاری کا رشتہ قائم ہو گا۔

۳۔ لوگوں کے ہاں قرض سے جو نیکی رائج ہوتی ہے، اس کا رشتہ ختم ہو جاتا ہے چنانچہ لوگوں کو یہ پیمانہ پیش لگنا کہ بتنا قرض دینا ہے اتنا ہی بغیر عام و مصل کے وہاں ملے۔

۴۔ اکثر و بیشتر قرض دینے والا سودی لین دین سے فائدہ ادا کر قرض لینے والا مفلس دوا رہا ہو جاتا ہے (جس میں بحوالہ ملزمی ص ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰)۔

اس موضوع پر بحث و چار کے بہت سے علماء نے گفتگو کی ہے اور تحریر یہ چھوڑ دی ہے۔ انہم سے اختلاف کر سکتے ہیں (دیکھئے) آپ کے مسائل و مسائل کا حل، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴

موجودہ دور میں جنگ اور اس کی پیدا کردہ سہولیات نے مائگرے صورتحال اختیار کر لی ہیں، اور انسانی زندگی میں اس نے جز لا جنگ کا درجہ حاصل کر لیا ہے، اس ابتلا و عام سے کنارہ کشی دشواریات اور بہت مشکل کام ہے، لہذا اسے اور ملحدہ و غیر لوٹ مار کے واقعات نے جنگ میں رقم جمع کرنے پر مجبور کر دیا ہے، اس لحاظ سے یہ ضروریات زندگی میں داخل ہو چکا ہے، دوسری طرف اسلامی غیر سودی جنگوں کا بڑھ چکا ہے جسے ملک میں وجود بھی نہیں ہے، جن میں آدمی کما جے مخلوط اے اور بلا سودی ترشے سے مزے برآں یہ کہ درکنہ مواصلا کی غیر معمولی ترقی اور تیز رفتاری نے ایسی صورت حال بنا رکھی ہے کہ جنگوں کو رفتہ زمانہ کے ساتھ ساتھ چلنے، چارہات کو فروغ دینے اور انسان کو تہارتی کاروں کے دشواریوں سے کر پٹالنے، نیز قوم کو مضبوط طریقہ سے ایک شہر سے دوسرے شہر یا ایک ملک سے دوسرے ملک پہنچانے اور اسی طرح ایک کے ملک سے دوسرے ملک میں سرمایہ منتقل کرنے کے لئے کچھ نئے طریقے سوچنے اور اپنا کر کے پڑے، انہیں ایجادات میں سے جنگ سے جاری ہونے والے مختلف کاروبار بھی ہیں، جو اس وقت ہمارا موضوع بحث ہیں۔

ان کاروباروں کی قسموں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی حیثیت مسلمہ اور سرکاری کام، یا دستاویزی و وثیقہ کی ہے، جس طرح جنگ میں کمالات ہونے کی صورت میں کبھی سے بھی، جو اس جنگ کی ہر اگلی ہوا آدمی ڈرہٹ خواہ کر بھیجتا ہے اور وہاں کمالات اور اسے اکٹھا کر کے اپنے کمالات میں منتقل کر لیتا ہے، یا نقد رقم کی صورت میں تبادلہ ہوتا ہے، جس قسم یہاں بھی پائی جا رہی ہے، اسے ایسی کام کارڈ اور ڈیوٹ کارڈ میں چونکہ کوئی سودی ٹیکس دینے نہیں پڑتا، اس لئے ان سے استفادہ میں کوئی قیامت معلوم نہیں ہوتی ہے، اس کو حوالہ دہندہ یہ قیاس کیا جاسکتا ہے، کیونکہ جزئیات میں یکسانیت ہے، اسلام دینی تحریر کرتا ہے:

”مسلحہ مکر ہو ہے، اور مسلحہ کہتے ہیں، اسے کما مضبوطی کرنے کے لئے فرض دینا، کوئی کس موقع ضرور کہ مشرق کے حوالہ کر دیا، لہذا یہ بھی حوالہ کے مفہوم میں ہوگا، اس سلسلہ میں فقہاء کا

کہتا ہے جب منفعت مشروطہ برحقا مسلم نہ ہو تو یہاں کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

آگے اس کی صورت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اس کی صورت یہ ہوگی کہ کسی تاجر کو مال بطور قرض دے تاکہ وہ اس کے دوست کے حوالہ کر دے پھر قرض کا کالافات نہیں تاکہ وہ اس کا مفاد ختم کرنے میں اس سے مستفید ہو سکے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کی صورت یہ ہوگی کہ کسی آدمی کو قرض دے تاکہ قرض کو وہ اسے اس شرط میں دے کر لے جس کے تحت وہ قرض ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ وہ اس سے مفاد حاصل کرے۔“

اختیار ہی بھری بغیر وہی ہے کہ اگر سچے قرض میں مشروطہ ہے تو حرام ہے اور اس شرط کے ساتھ قرض کا سود ہے ورنہ جائز۔

الاحتکات میں شرط کی اصل یہ ہے:

ایک آدمی دوسرے آدمی کو مال بطور قرض دیتا ہے اس شرط پر کہ وہ اسے کوئی حق دے دے نفل شہ کے لئے تو یہاں کہا جائز نہ ہوگا۔ اس اگر قرض کا شرط دے اور اس پر وہ ان خود غرض دے اسے تو درست ہے۔

اسی طرح اگر یہ کہے کہ مجھے فلاں جگہ کے لئے سونپہ لکھ دو اس شرط پر کہ میں تمہیں وہاں ادا کروں گا تو اس میں کوئی خیر نہیں ہے (ایسا کہ درست نہیں ہے) (الاحتکات رد ۳۵۰)۔

کریٹے کا رز کا استعمال درست نہ ہوگا، کیونکہ اس کا استعمال کرنے کا مقصد رقم نکالنے یا کسی کے کھاتے میں منتقل کرنے کے لئے جو رقم نکالتا ہے اس کے ساتھ جو رقم کی ادائیگی بھی لازم ہوتی ہے جو بلاغوش ہونے کی وجہ سے سود ہے، اگر یہ شرط نہ ہو بلکہ کارڈ جاری کرانے یا اس کی تجدید کرانے کے لئے صرف لکھ دینی پڑے تو وہ لکھوں کی طرح اس کا بھی حکم ہونا چاہئے۔

یعنی جس طرح ماری نکالنے میں، اعلیٰ فیس، پاسپورٹ کے لئے کارڈ فیس، ڈاک نامہ میں ملی ڈیپازٹری فیس، اسی طرح ڈرافٹ بنوانے کی فیس یا آقا محمد یحییٰ چڑیہ گھر امیر بزم

دیکھنے کے لئے نکلتے ہیں۔ یہی جاتی ہے۔ اسی طرح اس کی حیثیت بھی ایک نہیں کی ہوگی، لیکن جب جائز حق کے حصول کے لئے فقہاء نے رشتہ دینے کی اجازت دی ہے اور ضرورت پڑنے پر سودی قرض لے کر جائز طریقہ پر ہے، تو اگر ضرورت پڑے ضرورت اس نہیں کی ہو، لہذا اگر کسی کے پاس حق لے کر چاہتا ہے تو اس کی بھی گنجائش ہوتی چاہئے۔

خلاصہ بحث

آج کل اکثر پیشہ وینکوں کا نظام انہرست (سود پر قائم ہے، اور سودی حرمت نہیں قطعاً اور اجازت نہ ہو سے ثابت ہے، سو لینے اور دینے کا حکم حرمت کے اعتبار سے یکساں ہے، البتہ فقہاء کے یہاں ضرورت و مجبوری کے تحت جس طرح جائز حق کے حصول اور ضرورت کے لئے رشتہ دینے کی اجازت ہے، اسی طرح سودی قرض پھر ضرورت لینے کی گنجائش ہے۔ باب الحواہ میں جو حیثیت سلجہ (بھڑی) کی ہے، اسی پر زیر بحث مسئلہ کو اس کا جائز ہونا ہے، بلکہ حاکم کے جاری کردہ کارڈ کی حیثیت تو سند (سرٹیفیکٹ) کی حیثیت کی ہے، اور اس کارڈ کو نہیں سے حاصل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، بشرطیکہ قرض کے طور پر لی ہوئی رقم کے ساتھ مزید کی ہو لہذا نہ کرنی پڑے، نہ یہ سود ہو گا، اور ایسا کر حاکم قرار پائے گا۔

اس کارڈ سے شریعہ و ملت خونخوار کی صورت میں ہونا اصرار کر سکتے ہیں، کیونکہ دیکھ کر اس طرح نہیں ہے، اسی طرح اپنے کھاتہ سے دوسرے کے کھاتہ میں رقم منتقل بھی کی جاسکتی ہے، البتہ کریڈٹ کارڈ پر نہ کہ مشکل ہے، لہذا اس کی اجازت نہ ہوگی۔

خلاصہ جوابات

۱- اسٹیٹ بینک کا کارڈ سے استفادہ درست ہے، کیونکہ کوئی ایسی شریعہ کی چیز نہیں ہے جس سے

جوہر کم از کم ہو۔

۲۔ ڈیوٹ کارڈ سے استغاثہ جاننا اور اس کے بغیر میٹر پر فہرہ ثبت بھی جائز ہوگی۔
 ۳۔ اگر ان دونوں قسموں کے کارڈ کے لئے کچھ رقم بطور فیس ادا کرنی پڑے تو کوئی مضائقہ نہیں، اس فیس کا حکم عام فیسوں کی طرح ہوگا، مثلاً دینی دھرمی درسگاہوں میں، الملک فیس، پاسپورٹ لاءم فیس وغیرہ۔

۴۔ (الف۔ اپ۔ ج) کرڈٹ کارڈ حاصل کرنے کے لئے اگر صرف فیس کی ادائیگی کرنی پڑتی اور قرض بلا سود لیا تو اس کا استعمال درست ہے، لیکن چونکہ قرض کے طور پر لی گئی رقم کے ساتھ مزید رقم ادائی پڑتی ہے، جو سود ہے، اس لئے اس کارڈ کا حاصل کرنا درست نہیں، کیونکہ وہ حرام چیز کے حصول کا ذریعہ ہے، لیکن اگر ضرورت پڑ جائے تو اس وقت حاصل کرنے کی گنجائش ہوتی چاہئے، کیونکہ اس صورت میں سود پڑنے والا گنہگار نہیں رہتا ہے۔

مزید یہ کہ اس کارڈ کے ذریعہ جو صارف فہرہ ثبت بھی درست ہوتا چاہئے۔

بینک سے جاری ہونے والے کارڈز کے فقہی احکام

مفت سید اختر ارشد مدظلہ

حق میں ہر دکار شاکر ہی ہے؛

”یومئذ اللہ بیک العسر ولا یومئذ بیک العسر“ (سورہ بقرہ)

(اللہ تمہارے ساتھ آسانی کرا چاہے جس، جتنی نہیں)

چونکہ اللہ فحاشی زندگی میں آسانی چاہے ہیں، وہ چاہے ہیں کہ انسان سہولتوں کے
”ہانزہ“ میں رو کر قادم اٹھائے، وہ نہیں چاہے ہیں کہ انسان زندگی گزارنے میں ”اٹلی“
اور ”عسر“ کا سامنا کرے۔ اسی لحاظ سے شریعت نے انسان کو ایک حد تک اختیار دیا ہے کہ وہ
انسانی معاملات میں زمانہ و وقت کے پیش نظر ”شرعی حد“ میں رو کر اپنے معاملات کا عمل
آپس کریں۔

انسان کی زندگی میں یہ بھی ہے کہ وہ آسانی اور سہولت کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ مشقت،
تکلیف و مصروفیتوں سے دور بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ انسان کی ایسا نہ ہے، اس کی طبیعت میں
ہر چیز سے ہرجے رکی آتھو نے آتھ بہت ہی لکھی سہولت پیدا کر دی ہیں، بہت ہی لکھی ایجادات
ہماری نظر میں کے سامنے آگئیں ہیں جو ہماری زندگی کو اور ہماری جلت پسند اندر ہمیں کو آسودہ
کرتی ہیں۔ انہی سہولت و ایجادات میں ایک ایجاد سہولت بینک کی جانب سے جاری کردہ
”کارڈز“ ہیں۔

کسی بھی معاملہ کے دو رخ ہوتے ہیں: ایک فنی اور دوسرا مثبت۔ یعنی کسی بھی معاملہ کے فوائد کے ساتھ ساتھ نقصانات بھی ہوتے ہیں۔ ایک کام کو مومن مسلمان کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ نقصانات اور منکرات سے گریز کرے جو اسے ضرر و رساں پہلو سے اجتراز کرتے ہوئے ”شرعی حدود“ میں رہ کر فائدہ مند پہلو سے استفادہ کرتے۔

ونک سے جاری کردہ کارڈز خصوصاً کرپٹ کارڈ کے استعمال میں جہاں فوائد ہیں، وہیں نقصانات بھی ہیں۔ مگر، پڑمان خداوندی:

”يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا اَمْرَ الْغَيْبِ“ (سورہ بقرہ)۔

”اے ایمان والو! نہ مقلد“

”مَشْرُوعًا وَلَا تَنْتَهُوا بِمَشْرُوعٍ“ (اللہ عزوجل) ”تم خود بخود ہی کی تعلیم دینا، غرض کی باتیں نہ کرنا، آسانی کا، دشواری اور آسانی کی نفی نہ کرنا“۔

”اَحَبُّ الدِّينِ اِلَى اللّٰهِ الْحَنِيفَةُ الْمُسْتَحْسَنَةُ“ (اللہ عزوجل) ”اللہ کے نزدیک محبوب ترین دین یہ ہے کہ حقیقت پر چلنا ہے۔“

چارہ انداز میں رہ کر شرعی تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی پالیسیوں کی سہولتوں سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

کیونکہ فی زمانہ جہاں فنان کیپٹل ازاد دور میں آگیا ہے، ہر کام میں جلت و ہر معاملہ میں سہولت اور آسانی چاہ رہا ہے، آج کے جلت و سہولت پسند فنان کے لئے خراب فہمیت کی کاروباری سہولتوں کے لئے کرپٹ کارڈ اور ڈیجٹل کارڈ ایک نئی تصویر کی جاری ہے، کیونکہ ان کے استعمال اور ان کی ہر معاملات سے فائدہ اٹھانے میں سہولت مہیا ہوتی ہے۔ لیکن ان کے مسئلہ میں کاروباری مسائل میں ان کارڈز کی مدد نہ ملنے کی سہولت و آسانی ہو رہی ہے۔

اس لئے علماء کرام و رابطہ علماء کے لئے یہ لازمی ہو گیا ہے کہ اس کارڈ کا شرعی جائزہ لیں اور حرام کی رہنمائی فرمائیں۔

ہے، جب کہ یہ سہولتیں کرڈیلے کارڈ میں ملتی ہیں۔ نیز ڈیٹ کارڈ کے ذریعہ آپ دستہ سی روپوں کی شرحہ ادا کر سکتے ہیں، جتنے کہ آپ کے ال کارڈ (یعنی اکاؤنٹ) میں ہیں، بالکل کرڈیلے کارڈ میں اکاؤنٹ سے زیادہ کی شرحہ ادا کر سکتے ہیں، ڈیٹ کارڈ کو ڈیٹ کم اے ٹی ایم کارڈ (Debit Cum ATM Card) بھی کہا جاتا ہے۔

ڈیٹ کارڈ کا حکم

ڈیٹ کارڈ سے استفادہ کرنے میں کوئی قیدیت نہیں، اس کے ذریعہ شرحہ طرہت بھی ہاں ہے، درحقیقت یہ کرڈیلے کارڈ کا متبادل ہے، اس میں سودی لین دین کے بغیر شرحہ طرہت کی ہدایت ملتی ہے۔

۳۔ فیس کی حیثیت

اس کا جواب یہ ہے کہ اس طرح کی فیس کارڈ کے اجراء کے بعد ہر سالانہ مدت کا عوض ہوتی ہے، یہ ہاں ہے، یہ کچھیت مکمل چیک ہر سال ہمارے اس کی اجرت شمار کی جاتی ہے۔

سوالیہ نمبر چار، اس کی دفعات کے جواب سے پہلے کرڈیلے کارڈ کے سلسلہ میں کچھ تھیں اسے ذکر کی جارہی ہیں:

کرڈیلے کارڈ کی بنیادوں کا شرعی جائزہ

کرڈیلے کارڈ کے معنی قرض کے ہیں، کرڈیلے کارڈ کے معنی قرض لینے کا کارڈ یا قرض لینے کی سہولت فراہم کرنے والا کارڈ، اب یہاں پر اس کارڈ کی شرعی حیثیت چھین کی جائے کہ اس کی سہولتوں سے استفادہ ہاں ہے یا ہاں؟۔

کرڈیٹ کارڈ معاملہ قرض، ہو کالٹ اور کالٹ کو شامل ہے

کرڈیٹ کارڈ قرض لینے یا دینے کے معاملہ کا نام ہے، اس کارڈ کے رکھنے والے کو بینک قرض دیتا ہے اور اس کارڈ کا رکھنے والا (کارڈ ہولڈر) قرض لیتا ہے، یہ قرضہ پُر کرنے و فراہمیت اس کارڈ کے ذریعہ سے کرتا ہے، اور پتہ کو بینک بعد میں کارڈ ہولڈر کے مل کی ادائیگی کر دیتا ہے، اس اعتبار سے یہ اس قرض، نکالٹ اور نکالٹ بین میں معاملوں کو پیکارڈ شامل ہے۔

قرض کا معاملہ یوں ہے کہ کارڈ ہولڈر بینک سے اس کارڈ کی جانب سے فراہم کردہ سہولت کے مطابق قرض لیتا ہے، اور بعد میں اس کو واپس کرتا ہے۔ اور شرعی اصطلاح میں "قرض" کی تعریف عندہ "تلافی" ہے۔

"قرض یعنی کوئی شخص کسی کی ضرورت پر اپنا مال اس مقدمہ پر دیتا ہے کہ اس کو واپس دیا جائے گا" (القرض یعنی، المرصع المرصون محمود محمد، درالمنہج علی الدرر الخاں)۔

بینک سے جو قرض دیا جاتا ہے، اس کرڈیٹ کارڈ کے توسط سے وہ رننگ اکاؤنٹ (Running Account) ہوتا ہے یعنی کارڈ ہولڈر حسب ضابطہ مقررہ رقم ایک سال تک یا ایک سال کے اندر دائرہ دار ہے اس کی کرتا ہے یا رقم حاصل کر لیتا ہے۔ پھر وہ اس ایک سال کے اندر دائرہ دار ہی مقررہ مدت میں اس رقم کو بینک میں جمع کر دیتا ہے تو ایسی صورت میں مودعہ دار وہ ایک سال تک اس مقررہ رقم کی بارے میں کر سکتا ہے، یہاں پر سودی لین دین سے بچتے ہوئے قرض کا معاملہ کرنے کی اجازت، یہی جائز ہے، کیونکہ قرض کے لین دین میں اگر سودی معاملہ کا داخل نہیں ہے تو ایسی صورت میں قرض جائز ہے۔

بینک کارڈ ہولڈر کا وکیل ہوتا ہے اور کنسل بھی

کرڈیٹ کارڈ قرض کے بعد نکالٹ کا معاملہ بھی شامل ہے، چنانچہ منسلک کے نزدیک نکالٹ کی تعریف یہ ہے:

”ہی عبارة عن إمامة الإنسان غيره مقام نفسه في تصرف حائز معلوم“
 (امدادی دہود ۲۰۳، مطبع المکتبۃ الشریعۃ پاکستان، بحرہ جالغ اصناف و محرم حج اہدم، ردکار و مبین
 الفتاویٰ الشرعی اعتبار سے معلوم، چارہ تصرف میں کسی کو اپنی ذات کا قائم مقام بنانے کو نکالت
 ہے تیسرہ کیا جاتا ہے۔

نکالت اس طرح ہے کہ اگر کارڈ ہولڈر کسی چیز کے پاس کوئی چیز ہے اور اس کے پاس
 تاجر کو اپنا کارڈ دکھا کر کہتا ہے کہ وہ اس کی چیز ہی ہوئی اشیاء کی قیمت و یکے سے وصول کرے تو
 یہاں تک اس کارڈ ہولڈر کا مکمل ہوا کہ وہ اس کے تمام قیمت کی بلوں کی وصولیاتی اور اس کی
 اور انگی کا پابند ہے۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ جائز تصرف میں کسی شخص کو اپنا قائم مقام بنانا واجب بنانے کو
 نکالت کہتے ہیں، اس اعتبار سے کریڈٹ کارڈ کے معاملہ میں قرض کی رقم تک کے قبضہ میں ہوتی
 ہے اور وہ کارڈ ہولڈر کے مکمل کی حیثیت سے اس کے تمام بلوں کی اور انگی کرتا ہے۔

پانکس اور دیگر حضرات کا بھی مکمل بن کر کارڈ ہولڈر سے رقم وصول کرتا ہے، اس لحاظ
 سے تک کارڈ ہولڈر اور تاجر دونوں کا مکمل ہے، یہ صورت جائز ہے اس کے جوڑ میں فقہاء
 کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

کریڈٹ کارڈ کے معاملہ میں نکالت کی تصریح میں ہے کہ تک تاجر حضرات کو ہی تمام
 چیزیں ارجح کے بلوں کی اور انگی کا پابند ہے جو کارڈ ہولڈر کرتے ہیں۔ یعنی کارڈ ہولڈر کسی تاجر
 کے پاس کوئی سامان نہیں ہے تاجر اور اس کی عمل کی اور انگی اور اس کا مالکیت وہ تک سے وصول
 کرنے کو کہتا ہے، اس طرح تک کی حیثیت کارڈ ہولڈر کے لئے بالی مکمل کی ہوتی ہے۔

اور شرعی اصطلاح میں نکالت کی تعریف یہ ہے:

”ہی ضم ذمۃ الی ذمۃ فی حق المصلطۃ“ (مختصر اصحاب کتاب المکذوبہ والی فتح اہدم
 ۲۰۳، مطبع المکتبۃ الشریعۃ پاکستان) ایک شخص کا اپنی ذمہ داری کو دوسرے شخص کی ذمہ داری سے

مطالبہ کی حد تک سرزد کر دینا)۔

قرض اگر گنج ہے تو نکالت بھی سبب ہوتی ہے، ویک کارڈ بھڑکے اثر مہلت کی اور انگلی اس کا مالی کلیں بن کر کرتا ہے، اس کا کیا کرنا شرعی اعتبار سے جائز ہے، اور تاجہ اپنے لبوں کی اور انگلی کا مطالبہ یہاں کارڈ بھڑکے سے نہیں بلکہ ویک سے کرنے کا پابند کرتا ہے اور یہ صورت بھی جائز ہے۔

لیکن کرڈ کے معاملہ میں ایک سوال یہاں یہ اٹھتا ہے کہ کارڈ بھڑکے کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ وہب کا رقم کا حکم از کم پانچ فیصد پر بلا ویک کو دے کرے، اور جیسے رقم سہولت کے مطابق دے کر سکتا ہے، لیکن اس کے لئے بھی ویک ایک مدت تک مہلت دیتا ہے، اگر اس کے ادھر اس کی اور انگلی کر دیتی تھی تو اس صورت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا، بلکہ اگر اور انگلی میں تاخیر ہو جائے تو وہی صورت میں سود کے ساتھ اس رقم کو ادا کرنا ہوگا۔ وہ جو ایک فیصد سے ۵ فیصد تک ہوتا ہے۔ یہ زیادہ رقم شرعی اعتبار سے سود ہے اور سو کا نصف دینا دونوں حرام ہے، اس لئے کارڈ بھڑکے کے معاملہ سے بچنے کے لئے وقت ضروری وہب کا رقم ادا کرے۔ کیونکہ مال قرض میں مشروط اضافہ سود کے منشاء ہے، ہاں یہ اس مدت ہے جب قرض کے معاملہ میں اضافہ کی شرط رکھی تھی، یہ کیونکہ سود دیا ہوا اضافہ کو کہتے ہیں کہ جس کی معاملہ میں شرط رکھی تھی ہو۔

حدیث میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"احیاءکم اھم منکم فضاء" (مثل ادا دینا، کتاب القرض) (لوگوں میں بہترین وہ ہیں

جو قرض کی اور انگلی میں سب سے اچھے ہیں)۔

اس اعتبار سے اگر قرض دے کر نے اور اپنی جانب سے کچھ اضافہ کر سکتا ہے، مگر قرض دینے والے اس طرح کی کوئی شرط لگانا کہ قرض کو وہیں کرتے، مدت کچھ اضافہ کے ساتھ دینا، ویک یہاں جائز ہے، اور ایک بات یہ بھی ہے کہ اضافہ کی مدت میں نہ ہو بلکہ غاصت میں ہو، اس کی تفصیل یہ ہے کہ سود اپنے لئے تو سرور اپنے ہی وہیں کرے، ہاں قرض لینے والے مدت نوٹ شراب ہوں تو یہ

قرض کی ہوائی کرتے ہوئے اچھے نوٹ سے ملتا ہے۔

اس تفصیل کے بعد یہاں کرینے کا رڈ کے معاملہ میں یہ شرط پابندی رکھ دی جاتی ہے کہ قرض کی تاجی کی صورت میں کچھ فرقہ رقم دی جائے، لہذا ایسی رقم کا مطالبہ کیا جائے نہیں۔

لہذا اس شرط سے کرینے کا رڈ کا سارا معاملہ غلط یا جائز نہیں ہو جاتا، بلکہ حلیے کے نزدیک قرض کے ساتھ اگر کوئی جائز شرط لگا دی جائے تو ایسی صورت میں قرض کا معاملہ قبیح ہوگا، لیکن شرط باطل ہو جائے گی، اس لحاظ سے کسی شرط کا کہنے کی ضرورت نہیں کہ کرینے کا رڈ کا معاملہ باطل نہیں ہو جاتا، بلکہ وہ معاملہ صحیح ہوگا اور جائز شرط ہوگا کی جائے گی، وہ باطل ہو جائے گی، جیسا کہ وہ لکھتا رہا ہے۔

”جس مال کا مال مال سے ہو اور شرط قاسد سے قاسد ہو جاتا ہے، جیسے بیع وغیرہ اور جس مال کا مال کامل سے نہیں اور شرط قاسد سے قاسد نہیں ہوتا، جیسے قرض وغیرہ۔ اس لئے کہ شرط قاسد و مہور سے متعلق ہیں اور مہور ضمانت والہ سے ہے، نہ کہ اس کے غیر سے تو وہاں صرف شرطی باطل ہوگی“ (رد المحتار علی الدر المنکوحہ، ج ۳)۔

نیز رد المحتار میں ہے کہ:

”(والفروض) كقوله شك هذه العادة بشرط أن نحسمي مسد، وفي البرازية، و نعلق الفروض حواہ و الشروط لا يلزم“ (رد المحتار علی الدر المنکوحہ، ج ۳، مطبع مکتبہ ذکریہ بیروت) (مقرض نے کہا کہ میں نے تجھ کو ایک جزو قرض دیا، اس شرط پر کہ تو ایک سال میری خدمت کرے تو اس شرط سے قرض باطل نہیں ہوتا، برازیہ میں ہے کہ قرض کی تطبیق حرام ہے اور شرط لازم نہیں ہوتی)۔

کرینے کا رڈ کی فیس

کارڈ کے ۱۰ کے لئے چیک جو فیس کارڈ ہولڈر سے لیتا ہے، وہ جائز ہے، اس طرح اس کارڈ کی سلا تہ فیس اور اس کے ریٹیل (تقدیر) کی فیس بھی جائز ہے، اس قسم کی رقم کی فیس

سرس چارٹ (الٹ) یا خد مات کے عوض کی حیثیت سے لی جاتی ہیں، اس کا فرض سے بڑا فرض کی رقم سے کوئی تعلق نہیں رہتا، لہذا اس قسم کی نمیں بڑا رقم جاز ہے، اس کی اور انگلی میں کوئی قیامت نہیں۔

نیز بلوں کی اور انگلی کے سلسلہ میں بیگ تاتہ جس سے بڑا دو سے بڑا دو فیصد کمیشن وصول کرتا ہے، یہ بھی بیگ کی سر جس چارٹ یا خد مات کا عوض ہے، یہ رقم بڑا کمیشن لگی جاز ہے، کیونکہ بیگ کارڈ بھٹہ راور تاتہ کا ایکل ہوتا ہے اور وکیل کا الٹ لیا جاز ہے، جیسا کہ اللہ ملائی وادارہ میں لکھا ہے کہ: ”مستصح انوکھا لکھنا“ حسب مشاہدہ بیگ اپنی کوئی سلا نہ نمیں کارڈ کے استعمال کی یا اپنی خد مات کے الٹ کے طور پر کچھ رقم لیتا ہے اور وہ پہلے ہی سے ملے پائگی ہو، ایسی صورت میں یہ نمیں الٹ میں شمار ہوگی اور جاز ہوگی، جیسا کہ اللہ ملائی وادارہ میں ہے (دیکھئے پار ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹)۔

۳- الٹ: کرپٹ کارڈ حاصل کرنے اور اس کے استعمال کرنے کے لئے اور کردہ نمیں جاز ہے۔

ب- اس کارڈ کے ذریعہ حاصل کردہ رقم کے ساتھ مزید جو رقم اور کرنی ہوتی ہے وہ اگر سلا نہ نمیں یا قید پر کی نمیں ہو تو وہ جاز، اور تاتہ بطور کمیشن اور اگر سے تو وہ بھی جاز ہوگی، ہاں اگر تاتہ کی صورت میں فراہم کردہ رقم کی اور انگلی ہو تو ایسی رقم کا درجہ لکھا حرام ہے۔

ج- وہ جب ملا دار رقم کی اور انگلی میں تاتہ کی وجہ سے جو رقم اور کرنی ہوتی ہے، وہ رقم سو کو حاصل ہے اس لئے کارڈ ہالڈر کے لئے لازمی ہے کہ اس طرح کی تاتہ سے گریز کرے تاکہ دوسری اور انگلی سے بچ سکے۔

ملاحظہ میں اس بات کا شامل رہنا کہ مقررہ مدت پر واپس کرنے کی صورت میں اصل رقم سے زائد اور کرنی نہ لگی، یہ بالکل شرط ہے، ملاحظہ پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا، یعنی فرض کا معاملہ جسے درست ہے اور شرط بالکل ہے۔

فی لعلہ رہا سے پہنچتے ہوئے کرپٹ کارڈ کی سہلوں سے فائدہ اٹانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

اختیار کا تقاضا یہ ہے کہ کرپٹ کارڈ کے ذریعہ خریدی جہت کی جائے تو فوراً رقم تنصیب کر دی جائے تاکہ سود سے بچا جائے، اور اس کارڈ کے ذریعہ پیش رو پیسہ نہ لیا جائے، یعنی روپیہ کی صورت میں قرض نہ لیا جائے۔

مرد جسم کے کارڈ کے مابین الٹی قیاد رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ اسے فی ایم کارڈ کے استعمال میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ یہ ویک میں رقم جمع کرنے اور اپنی مرضی سے ٹاکے کی ترقی یافتہ عمل ہے۔ اس میں اگر قیامت ہے تو اس پہلو سے کہ جنگ تک کاچہ رانگام ہی مئی ۳۰ ہے۔ مگر جن امور کے پیش نظر ویک کی سہولت سے استفادہ کی جوتکانش ہے۔ اس میں بیکار ہوگئی شامل ہے۔

۲۔ ڈیجٹ کارڈ کے استعمال میں بھی کوئی شرعی مانع نہیں ہے۔ اس کارڈ سے خرچہ و فروخت بھی جازا ہے، کیونکہ کھاتے میں رقم موجود ہوتی ہے اور دکاندار کے سامنے ہی وہ اس کے کھاتے میں منتقل ہو جاتی ہے۔

الجواز انہ الذین لکنہ طہلہ یوہا واما زامود یوہا یوہا لکنہ یوہا یوہا

”اذا كان الامر كما ذكر فانه لا مانع من استخدام البطاقة المدكورة
إذا كان المستورى لديه وصيد يعطى المبلغ المطلوب“ (فتاویٰ الجوزہ، المجلد ۱۰، ص ۵۳)

صورت مذکورہ میں جبکہ مشتری کے کھاتے میں مطلوبہ رقم موجود ہو، مذکورہ کارڈ کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۔ مذکورہ دونوں کارڈ کے حصول کے لئے اگر کوئی شخص بھی جازا ہے، یہ اصل ہوگا کہ کے تحت مندرج ہوگی۔

واللہ اعلم بالصواب واما دواش کے مطابق اس شخص کا لہجہ جاز نہیں ہے، کیونکہ ان کے نزدیک یہ حرج الکلکاتہ ہے (۵۳۳/۳)۔

لیکن کارڈ وراثت سے دہرے شیعہ کی دلچسپی و غیرہ آئے، اعلیٰ حق کو پرکار کرنے کے لئے لکھی کسی شخص میں ممانعت معلوم نہیں ہوگا۔

نوٹ: ایک جگہ اسے فی ایم کارڈ کے ذریعہ رقم جمع کر کے دوسرے مقام پر ٹاکے سے

بعض بیگوں میں اچھوتوں کی شہر پر رقم دینا پڑتی ہے، اس رقم کی نوعیت یہی ہو جاتی ہے جو ڈرائٹ بناتے وقت دیتا ہوئی ہے۔
 بظاہر اس رقم میں بھی منہا کٹہ نظر نہیں آتا۔

۴- کرٹے سے کارڈ

کرٹے سے کارڈ کا مسئلہ فی الواقع بہت پیچیدہ ہے۔
 مجمع الفتاویٰ اسلامیہ سابقین، ص ۱۶۸، از سید تاروں میں غور و فکر اور بحث و مباحثہ کے باوجود حقیقی فیصلہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکا (۱۹۵۸ء اسلامی ہجری، ۱۹۷۸ء کلمہ پرنٹنگ)۔
 اہم - کرٹے سے کارڈ کے محض استعمال کے سلسلہ میں رقم کے سامنے دو فقہی (سوئٹ) ہیں۔
 ا) بایں اللہ اللہ کا سوئٹ ہے؛

”البيطاقة المعينة أو المذهبية على الشرط المذكور بطلاقة وبوجه لا يحور إسماءها ولا العمل بها لاشتمالها على فرض جو شعاعاً، وهذا ربا محرم، والتعامل بها من التعاون على الإثم والعدوان“ (۵۳۶/۱۳)۔

مذکورہ شرط کے ساتھ یہ کارڈ سووی کارڈ ہے، اسے لٹو کر لیا اور استعمال کرنا بھی جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ قطعاً اور فرض پر مشتمل ہے جو حرم سور ہے، اسے استعمال کرنے کا مطلب رقم حرامی کے ساتھ تعامل ہے۔

دکتر محمد ہاشم رائے فقہ و کاسوٹف ہے؛

”کارڈ پر در اگر ہی اعتدیلی تقاضوں کو پر را کر لیتا ہے کہ جو اس حرام شرط کے عمل درآمد ہونے کو روک نہیں سکتا، تو اس کارڈ کے استعمال اور اس کے اتفاق نامہ پر دخل دیا جائے جو اس شرط کے منہا کٹہ سے نکالی ہے، کیونکہ شرعاً جو شرط ظاہری کی ممانعت میں ہے، وہ اس کو نفاذ بھی کہتا ہے اور اس کے ترکہ اور کرنے پر عاقل بھی ہے۔“

اس کی شرعی دلیل نہیں ہے۔ چنانچہ کاسمین میں حضرت برہان کے مسئلے میں حضرت عارفؒ سے کہا ہے کہ انہیں ملے لو اور ان کے ساتھ بلا کی شرط رکھو، بلا دیا تو آزاد کرنے والے ہی کو حاصل ہوتا ہے۔

دوسری روایت میں ہے: انہیں شرعاً فوراً آزاد کر دو اور ان کے ساتھ بلا کو مشروط کر دو۔ ”(مکتبۃ المدینہ لا مایہ، البحرین: دارالاسلام، المکتبۃ الاسلامیہ، بیروت)۔
 ہر صورت کریمت کا ذکر رکھنا لازم الی کے ذریعہ شرعی کریمت کو خود سود کی فاضل رقم دینے کی قوت نہ آتی ہو، کریمت سے نفائی نہیں ہے، اس لئے کہ اس کو لٹا کر اتے ہوئے بھی برسر سود کی شرط قبول کرتا ہوتا ہے، اور دوسری بات یہ ہے کہ سود کی رقم کا نرم ہوجانے کا احتمال وادھیشہ نکارتا ہے۔

اس نوعیت کے کارڈ کے حصول کے لئے جو ہمیں دی جاتی ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

پ۔ نرم رقم ادا کرنے کی ادھورتیں ہیں اور ادھون سے مراد یہ ہیں۔

۱۔ نرم رقم کی ادائیگی بصورت تاقیرۃً اس رقم کے سوا اور حرام ہونے میں کوئی شہ نہیں ہے، البتہ اگر ادھر کا تاقیرۃً ہے:

”إلا كان الواقع كما ذكر من الاتفاق على أن المعترض إن وفى بسداد القرض عند الأجل لا يعزم شيئاً. وإن نأخر دفع زيادة عليه من مقدار السلع فهو عقد رموى مدفون فيه على رما الفضل وهو نكس الوفاء ورما انفساً وهو التأخير“ (۵۳۳ھ)، مذکورہ صریح سودی معاملہ ہے، جس میں ربا الفضل بھی ہے اور ربا المنسہ بھی ہے۔

بیت التمولیٰ لکھتی ہے: ”مستشار شرعی ہر رائتی مہدالہ اس کے مطابق ہے:

”لا يجوز وضع شروط حرمی فی الائتمام بدفع مبالغ نقدیة (۱) ولا

فلا لتزام بعمل نعالی، ولكن يمكن البقاء صلاحية مطابقة النص في حالة عدم
سداده أو تنكُّر أو عملية اكتشاف وصيغة (فقہی الشریعتی مسائل وفتاویٰ ۳۱۳)۔
(شرط تخریجی کارکنان دستکش ہے، اگر وہ نقد رقم کی ادائیگی کی صورت میں ہوتا ہے
کارڈ کو تسلیم کیا جاسکتا ہے)۔

مجموعہ ۱۵ سالہ نے بھی تیار ہوئی سمینار میں فیصلہ کیا کہ معاملات یا تاخیر کے سبب
میں کوئی اضافی رقم یا عرصہ کی جاسکتی ہے۔

شیخ مصطفیٰ احمد زکراویاں سے اختلاف ہے، وہ بھی اس کا انکار کرتا دیکھتے ہیں
کہ وہ کس کے لحاظ سے جرم یا عرصہ (مجموعہ ۱۵ سالہ مسائل وفتاویٰ ۳۱۳)۔

۲۔ دیکھنا کہ کما میں رقم قبول کرنے پر فاضل رقم کی ادائیگی؟

اس رقم کا تعلق تاخیر سے ادائیگی سے نہیں ہے، بلکہ جب بھی کارڈ پر کوئی خرچہ کریں
کرے ۱۰ روپے اس کے بدلے اس کی جانب سے رقم دیکھنا دیکھنا کرے وہ دیکھنا رقم ہے۔

اس سلسلہ میں بیت التوکیل انگریزی کے استشاری شریعی مذکور کا فتویٰ حسب ذیل ہے

"محمود أحمد معروف عن الخدمات المقدمة لصاحب بطاقة فيزا التمويل
ومنها القيام بالذلف من حسابہ المشتمل على وصيعة على أساس أحوال الوكالة
بالذلف، أما في حالة اكتشاف وصيعة وقيامها بالذلف عه فلا يؤخذ به عمولة
لأنه قرض حسن" (فقہی الشریعتی مسائل وفتاویٰ ۳۱۱)۔

(کارڈ پر دیکھنا کی جانے والی اس کی رقم دیکھنا جائز ہے، اسی میں اس کے کما میں
میں رقم موجود ہو اور وہ کما دیکھنا کی بنیاد پر ادائیگی بھی شامل ہے، لیکن اگر کما یا خالی ہو، اس
کی جانب سے رقم ادائیگی جانے تو نہیں نہیں کی جائے گی، کیونکہ قرض حسن ہے)۔

رقم کا خیال ہے کہ اس کی قرض کی عاقبت نہیں ہے، دیکھوں صورتوں کا ایک ہی حکم
ہوتا ہے، رقم کے نزدیک اس رقم کا خیال جائز ہے۔

نوٹ: کرٹے کا رڈ سے طرح ادی کی صورت میں رقم ادا کرتے ہوئے بیک
دیکھار سے بھی مخصوص کٹیں لیتے ہیں، سو انکا مے میں اس کا تذکرہ نہیں ہے، اس کی تھیارت
کے لئے دیکھیں: (مکتبی الصاۃ ص ۵۶) رائے پلصر یہ دیکھیں۔ (اکرم عبداللہ رحمہ اللہ)

پھر بھی شریعت کے یہاں اس سلسلہ میں دو تہ پائے جاتے ہیں، ایک یہ کہ رقم
از قبیل سود ہے اور اسے لیا جائے نہیں ہے، دوم یہ کہ بڑے ار کے ذریعہ فی کس کی رقم طرح ار سے
دیکھار کو دینے کی اہل ہے (الذی فی قبیل اہلین) اور شریعت میں اس کی گنجائش موجود ہے۔
پہلی رائے کے حاملین اپنی رائے کی بنیاد پر کرٹے کا رڈ کے استعمال کا بار نہیں دیتے
ہیں، کیونکہ بیک کے اس ماچانہ رقم کو لینے کا ارادہ دار ذریعہ ارہی کے ذریعہ کھلتا ہے۔

نوٹ: ۳۔ پھر وہی ملک: ترکی صورت میں کرٹے کا رڈ کے ذریعہ دوسرے ملک میں جو
رقم دوسرے بیک سے نکالی جاتی ہے، اس پر زائد رقم وہیں ادا کرتی ہوتی ہے، اس زائد رقم کو
دو بیک (کا رڈ لٹو کرنے والا) رقم نقد دینے والا تمام تقسیم کرتے ہیں، سو انکا مے میں اس
رقم کا بھی ذکر نہیں ہے۔

"نصرۃ المومنین المصروفۃ للاستثمار" اس رقم کو لیا غلط سمجھتا ہے اور اس
کے پاس جو رقم آتی ہے وہ وہاں دیکھار دار کے کھاتہ میں جمع کر دیتا ہے۔

بیت احوال انکو ملنے والی رقم کو انکو دیکھار دار کے کھاتہ میں اچھوٹل کی مد میں رکھ کر چار سفر ار
دیتا ہے۔

تھیارت کے لئے (اکرم عبداللہ رحمہ اللہ) کی کتاب مذکور اذہ کی جائے۔

بینک کے مختلف کارڈ اور ان کا شرعی حکم

مفتی اقبال احمد قاسمی مدظلہ

موجودہ دور بینک کی ترقیات کا دور ہے، ہر شے اور ہر ملک کا انسان اپنے کارڈ واری
محلات میں بینک سے وابستگی کی ضرورت محسوس کر رہا ہے، اگرچہ یہ مسائل موجود دور کے
نئے ہیں، لیکن قرآن و سنت کے بیان کردہ اصولوں سے اور فقہاء و ائمہ کی تشریحات
و تنبیہات سے ان مسائل کا شرعی حکم واضح کرنا ممکن ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے محلات کے ساتھ آج بہت سے ہائپر محلات بھی
بینکوں کے ساتھ وابستہ ہو چکے ہیں، مثلاً "کرنٹ اکاؤنٹ" جس میں انسان نہ سوار لگتا ہے نہ دیتا
ہے، صرف اپنی رقم بینک میں محفوظ کرنے کی غرض سے بینک میں جمع کروتا ہے اور حسبِ محتاج رقم
بہت چاہے نکال سکتا ہے، ایسے کہا جائے کہ جو شخص نے اپنا رقم دے دیا ہے، جیسا کہ سولہ باقی
مٹائی نے سواری بینک کے کرنٹ اکاؤنٹ میں رقم رکھوانے کے جوڑ کو اپنے مفاد میں بدل لیا ہے
لکھا ہے، جو فقہی مفاد (۳۳-۳۶) میں موجود ہے، اسی طرح بینک کے کارڈ (Lockers)
سistem کو باز کر دیا گیا ہے جیسا کہ سولہ باقی مٹائی نے اپنے مذکورہ مفاد میں لکھا ہے: "جہاں تک کارڈ
کا تعلق ہے اس کے اندر کوئی شبہ نہیں کہ وہ شخص کارڈ کو بینک سے کرایہ پر حاصل کرتا ہے اور دونوں
کے درمیان کرایہ دہری کا معاملہ طے ہوتا ہے اور کرایہ دہری کے معاملہ کے بعد سولہ کارڈ بینک کے
پاس ہی بطور ضمانت موجود رہتا ہے، لہذا اس پر ضمانت کے اتمام ہائز ہیں گے۔"

اسے نبی اکرم کا رُوح اور نبوت کا رُوح

آن کی کل ہی بے الیمانی کے اصول میں غیر رقم ساتھ لے کر چلے میں نبوت میں ہیں۔
 اس سے پتہ ہوئے رقم سے اتفاق اور اس کی تحقیق، نیز کاردار کے لئے بیگ نے جو طریقے
 ایجاد کئے ہیں، وہ قدیم زمانہ کی بنڈی کے طریقہ کار کے مشابہ ہے، یعنی جس طرح بنڈی (سٹیج)
 ایک قسم کا قرض ہے جس سے قرض دینے والا راتبہ کے تمام خسرات سے نپٹے کا قاعدہ اختیار کرتا ہے۔
 ”وہی قرض استفادہ بہ المغرض سقوط حطر الظربین“ (ادارہ)۔

اسے نبی اکرم کا رُوح اور نبوت کا رُوح کے مقاصد میں بھی یہ قاعدہ ملحوظ ہے۔

لیکن خود سٹیج (بنڈی) کے عقد کو مکمل کرنے میں فقہاء مختلف اراء نظر آتے ہیں،
 مولانا عبدالحی کریم لکھتے ہیں:

”ای عقد یحسب می فیأحد حکمہ، قلت ایضا حرالۃ وانت تعلم ان
 الحرالۃ قد تكون بمعنى الوکالۃ وقد تكون ان یحتال للذات وقد یحتال بعبر
 الذاتین ولا وواہ ان الوکیل والمحتال علیہ حواء علیہ الاحراف والاحاد من
 الموکل والمحتال ان عمل فیہ عملاً فلا یأس فیہ ان شاء اللہ تعالیٰ“ (ما فی شرح
 دہلوی ص ۱۹۳) (اس کو کس عقد میں شامل کیا جائے، میں کہتا ہوں کہ یہ عرف ہے اور یہ عرفیات
 ہے کہ وہ کوئی تجارت کے حق میں استعمال ہوتا ہے، وہ وہ کوئی دائرہ کے لئے ہوتا ہے، مگر بغیر
 قرض داری کے لئے عرف ہوتا ہے، اور کوئی ایسی روایت نہیں ملتی کہ مکمل اور محال علیہ پر مکمل
 اور محال سے اگر اس نے کچھ کام کیا ہے تو اتنے لہجہ حرام ہو، بلکہ کام کی بنا پر اتنے لہجے میں کوئی
 حرج نہ ہوگا، لہذا وہ تعالیٰ)۔

نام بتاتی ہے حضرت علی اور حضرت ابن عباس کی رائے نقل کی ہے کہ سٹیج (بنڈی)
 کے ذریعہ رقم بیعہ میں وہ کوئی حق نہیں سمجھتے تھے، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو کس کو کس میں رقم
 دیتے تھے اور اس کے بارے میں مصعب بن زبیر کو عرف میں لکھتے تھے کہ اتنی رقم دے دی جائے۔

فہم ہی ہے: ہاں، بھل کر ہے حق (مخبر باقی کتاب علیہ صواب علی الخلیفہ ص ۵۲)۔

عام طور سے فقہائے حنفیہ اس لیے اس کو کفر و قرینی لکھتے ہیں کہ اس میں کوئی وغیرہ کی شرط ہوتی تھی، اگر قرض کی ہوا سنگی میں اللہ کی شرط نہ لگائی جائے تو یہ جائز ہے، جیسے کہ نوٹ میں ہے: لیکن بعض فقہاء حنفیہ اللہ کی شرط لگاتے ہیں کہ بھی اصل اللہ کے نام پر پھانسی دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، اس کے برعکس بعض حنفیہ مطلقاً اللہ کی شرط کو کفر و کلمتہ لکھتے ہیں، بدیہہ میں ہے:

”وہ کفرہ المستفتح وہی قرض استعانة به المفروض سقوط حطر الطريق وهذا نوع بيع، وقد بھی رسول اللہ عن قرض جو مٹھا“ (جواب) (مستند کرم) ہے، یہ اس قرض کا نام ہے جس سے قرض دینے والا راستہ کے تمام اعضاء سے نکتہ کا نادمہ لگاتا ہے اور قرض سے اس طرح نفع اٹھانے کو منسور ﷺ نے منع فرمایا ہے۔
نہد اس قول پر موطا ما عہد ائی تھو نقد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اعتقلت الأمور وكسدت التجارات واطلقت الأحوال عن الجسر إلى العسر فلا يصادق على الناس، ولا يعقن بالقصة بمجرد التأويل والتعبر، فليحسب لئلا يسمع قول فاطم بلا وجه فاصل وحس مطلق“ (جواب) (مستند کرم) ہے (اگر بھڑکی کے مسئلہ کے معاملہ کا کیا جائز کہا جائے تو بہت سے جہارتی معاملات مغل ہو کر رہ جائیں گے اور آسان صورت دشواری میں تبدیل ہو جائے گی، مجتہدوں کی پرستی میں ذالی جائیں گی اور محض تاویل و تعبیر کی بنا پر قرض کو آزارناک نہیں دیکھا جاسکتا، اس لیے بغیر نص مریخ اور فیصلہ کی رائے کے کسی کا قول نہیں مانا جاسکتا)۔

نیز بھڑکی کے معاملہ میں اللہ کے ہوا کی بھی کائنات فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

”بہت کوئی رقم بھل جاتا ہے بلکہ وہی کے ہوا کرے کہ اس کو فغان چاہے پچھاؤ، میں اس کے پچھانے پر حسب کتاب کی آئی اللہ سے وہی کا کہوں میں کون سا شرعی مانے ہے کہ اس کے عدم جو ذکا حکم نکالیا جائے اور کوئی دیکر روایت نہیں ہے کہ بھل اور جمل مانے کو بھل سے یا بھل سے

اگرچہ ایسا حرام ہو، جبکہ اس نے اس میں کچھ فعل بھی کیا ہو، اس لئے ہرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے، خاص طور پر اس زمانہ میں" (مفتی شریعہ ص ۱۸، ۱۹)۔

فحلی ختہاء میں فاحشیاں (مشرقی ۵۹۳ء) نے درمیان کی رائے دی ہے، فرماتے ہیں: "وجلی افروض وجملا علی أن یکتب لہ بملک الی بلد کذا لا یحوز، ویں افروض بغير شرط وکتب لہ بملک الی بلد آخر صفحہ ۵۹۳" (۵۹۳) فاحشیاں نے اس شرط پر فرض دیا کہ وہ لوگوں شر میں ہرے لئے یہ کہو: تو یہ جائز نہیں اور اگر بغیر شرط و فرض دے اور پھر فرض لینے والا اس کے لئے بدی کہو: تو یہ جائز ہے۔

ذکورہ عبارت سے جس طرح بدی کا مسئلہ خود کی ایک قسم کی حیثیت سے جواز کے دہرہ میں لایا جاتا ہے، اسی پر قیاس کرتے ہوئے اسے نئی حکم اور ذہیت کا رد کا مسئلہ بھی خود کی ایک حد میں ملے ہے، اور کوئی شرعی قیاس اس کے مندر میں نہیں پائی جاتی، اس لئے یہ بھی جائز قرار پائے گا۔

رقم جمع کر کے کارڈ حاصل کرنے، فاحشیاں جن میں رقم جمع کی ہے وہ جنمیں جہاں یہ کارڈ سونڈ ہے وہ جنمیں جنمیں ملے اور بدی کی رقم میں معاملہ ہوا وہ جنمیں پھر یہ معاملہ خود کو کھلائے گا۔

۳۔ فیس کی حیثیت

ذکورہ بالا تفسیر سے معلوم ہوا کہ اسے نئی حکم کا کارڈ اور ذہیت کا رد کے جواز میں کوئی شہ نہیں، بلکہ ان دونوں قسموں کے کارڈ کے حصول کے لئے جو رقم بطور فیس کے دینی پڑے تو وہ بھی بعض ختہاء کے نزدیک حد جواز میں ہے، خصوصاً عامہ عید انہی کی تصریح اس کی بنا پر اس کی گنجائش ہے۔

کرٹے کا رڈ کا مسئلہ

کرٹے کا رڈ کا مسئلہ مذکور دونوں کا رڈوں سے مختلف ہے، کیونکہ انہیں اپنی ہی جمع کردہ رقم سے استفادہ ہوتا ہے، لہذا جب تک ان رقموں کی ادائیگی اپنے علاوہ دوسروں کے بھی عہدہ رکھتا ہے، جبکہ کرٹے کا رڈ جس اپنی جمع کردہ رقم سے استفادہ کے بجائے اپنی حیثیت رکھتا کر قرض یا عسار میں حاصل کرنے کی رعایت حاصل ہوتی ہے، اس لئے اس معاملہ میں جب تک کی حیثیت کفیل کی ہوتی ہے اور کرٹے کا رڈ حاصل کرنے اور استعمال کرنے کے لئے جو نہیں ادا کرتی ہوتی ہے، اس کی حیثیت کفالت یا ضمانت یا اہت کے لئے نہیں دین کی ہے۔

چونکہ فقہ اسلامی میں کفالت کو مقدمہ شرعی قرار دیا جاتا ہے نہ کہ حق و معارضہ، اس لئے کفیل بننے کی اہلۃ لہما اہاز ہے لیکن ساتھ ہی غلہ، کیا تصریحات کے مطابق اگر کفیل کو اس کفالت کی بنا پر کچھ عمل بھی کرنا پڑے، مثلاً اس کے بارے میں اس کو عدالت پر حاضری ہے اور دوسرے بھڑی مور بھی انہما دینے ہوتے ہیں، یا مثلاً کفالت کے سلسلہ میں اس کو مضمون (جس کے لئے ضمانت لی گئی ہے) اور مضمون عند (جس کی طرف سے ضمانت لی ہے) سے ذاتی طور پر قطع کتابت کے ذریعہ ہٹ کرنا پڑتا ہے تو اس قسم کے بھڑی مور کو تعہد انہما دینا ضروری نہیں، بلکہ کفیل کے لئے سکول و سے یا سکول عند سے ان تمام امور کے انہما دینے پر اہلۃ عمل کا مطالبہ کرنا ہوتا ہے۔

آج کل جو بیک کسی کی ضمانت لیتا ہے تو صرف زبانی ضمانت نہیں ہوتی، بلکہ اس ضمانت اور معاملہ میں بہت سے بھڑی مور بھی انہما دینے جاتے ہیں، مثلاً عقد کتابت کرنا، کاغذات، مصل کرنا، پھر ان کو پر دکرنا، رقم وصول کرنا، پھر اس کو بیچنا وغیرہ اور ان کاموں کے لئے اسے ہاؤس، منگ، بھڑی ضمانت اور دوسری اشیاء کی ضرورت پڑتی ہے، اب جبکہ بویہ تمام امور انہما دے رہا ہے۔ یہ صرف مفت انہما دے اس کے لئے واجب نہیں ہے، چنانچہ ان امور کے لئے بیک کو حق ہے کہ وہ اپنا کاموں سے مناسب اہلۃ مصل کرے۔

مکملہ یہ کہ کر بیٹ کا راز حاصل کرنے پر جو شخص بی بی دی جاتی ہے اس کی شرعاً مباحی نہیں ہے۔

اب اس کے بعد جبکہ کاسپن کا جب سے کارڈ کے ذریعہ حاصل کر دو رقم پر مزید رقم بڑھا کر لیا صرف سو ہے، اسی طرح شرح کر دو اشیا کی قیمت جو جبکہ نے ادا کی، جبکہ اس قیمت سے زائد قیمت جو بیٹ پر رقم جمع نہ کر پانے کی عمل میں اپنے کا جب سے وصول کرتا ہے یہ بھی سو ہے اور یہاں معاملہ ملے کر بھی جائز نہیں ہے، جب نہ اگر تاخیر سے قیمت اپنے رقم کے اضافہ کی شرط نہ ہو اور کا جب واپس نہ ملے، مال منول سے کام لے جس کی وجہ سے جبکہ کو کا جب سے اپنی رقم وصول کرنے میں تاخیر صرف کیا پڑے تو اصل رقم کے علاوہ وہ شرح بھی کا جب (کر بیٹ کا راز لینے والے) سے وصول کر سکتا ہے، جیسا کہ کلمات اُمتی میں ہے:

مطالعات مالیہ میں جبکہ بیان دیا جو قدرت کے لئے حق میں اس قدر جو قدر مال کرے کہ وہ ان کے مال کے بغیر وصول حق کی امید نہ رہے، اور جو دی و حاصل کرے تو اس صورت میں اسے جائز ہے کہ اپنا واقعی اور جائز شرح بھی مدین سے ملے، فقہاء نے قرآن مجسم کی صورت میں آیت ۱۵۱ اور غیر وہاں کے دوسری ہے (جامع تفسیر ۶/۳۳۶ کا حصہ ۱۸۱)۔

فرض یہ کہ کر بیٹ کا راز سے استفادہ جبکہ سے سووی معاملہ کرنے پر مبنی ہے، اس لئے شرعاً اس کی اجازت بغیر مجبوری کے حالات کے درست نہیں۔

بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کا شرعی حکم

مولانا محمد اعظم ندوی مدظلہ

محاشی نظام کی جڑ تھکچہ ترقی اس دور کے فقہاء سے دور بنی اور دست معلومات کی متقاضی ہے، زمانہ ماضی میں بھی فقہاء کرم کے مانتے نئے مسائل کھڑے ہوتے رہے ہیں، اور ابوں نے تمام مسائل کا شرعی حل پیش بھی کیا ہے، اور اس میں کوئی دقیقہ فرگذاشت نہیں کیا، لیکن موجودہ محاشی نظام جو انگریزوں نے کھڑا کیا، سسٹم اور تکنیکی آلات سے مرکب ہے، کام جو دستار سے ان فقہاء کے دور میں نہیں تھا، بلکہ خود معاملات میں عوامان کے دور میں غیر انسان کی شمولیت نہیں تھی، لیکن آج وہ معاملہ کرنے والے پیشائیں کے درمیان مشین واسطہ کا کام دے رہی ہے۔ اس لئے انکسار کی تحقیق میں بہت شرف لگائی اور دور اندیشی کی ضرورت ہے۔

سب سے پہلے (BARTER) کا نظام رائی تھا کہ اشیاء کے ذریعہ اشیاء کا تبادلہ ہوتا تھا۔ اس کے بعد صرف نقد بین (سونا، چاندی) آگے بھی تبادلہ کا ذریعہ قرار دینے لگے، پھر اس کی جگہ ”اوراق مالیت“ کرنسی نے لے لی، اب موجود اقتصادی نظام میں کرنسی کی جگہ بین دین میں چیک (Bank Cheque)، بونڈ (Bond) اور (Promissory Note) اور کارڈس وغیرہ استعمال ہونے لگے، اگرچہ ان کی حیثیت وہ نہیں جو اب کرنسی کی ہے، لیکن کرنسی کی حیثیت بھی اتنا وہ اس سے زیادہ کچھ نہ تھی اور اسے صرف تبادلہ کا ذخیرہ ہی ذریعہ سمجھا جاتا تھا، یعنی مداخلت کی محتاج نہ تھی، لیکن آج بہت سے ایسے کارڈس کا چلن انکسار ہو گیا کہ اسے ضمن اصطلاحی یا

یا دراصل وہ نقد بین ہی ہے۔

ٹرسٹ عینی کی حیثیت حاصل ہوگی اور اس پر مابین حاشیات و فقہاء سب نے اتفاق کر لیا۔ لیکن فقہر ہے کہ یہ چیک اور کارڈ وغیرہ ”ٹرسٹ“ نہیں بلکہ قرض کی وجہ سے ہی حیثیت رکھتے ہیں، جب تک تک کلام شرع ہو اور فقہاء کے سامنے یہ مسئلہ درپیش تھا کہ اس میں چیک کی شرعی حیثیت کیا ہے اور کیا وہ (اکاؤنٹ ہولڈر) کی شرعی حیثیت کیا ہے، بعض فقہاء نے چیک کو وکیل (Depositary) اکاؤنٹ ہولڈر کو وکیل (Depositor) اور مبلغ کو وکیل (Deposit) قرار دیا، اور یہی اس کی فقہری دلیل سے معلوم ہوتا ہے، لیکن چونکہ چیک اس میں تصرف کرتا ہے اور اس نے اس کا خطرات (Risk) لیا ہے، اس لئے اس کی حیثیت ضمانت کے بجائے قرض کی ہو جاتی ہے۔ اسی لئے زیادہ بھر مکی ہے کہ چیک کو قرض (Loaned) کہنا اور قرض غلام (Creditor Loanor) اور مبلغ کو وکیل قرض (Loan) قرار دیا جائے، زیادہ فقہاء کی یہی رائے ہے، وفاق کے مشہور فقہاء و اسکالرز ڈاکٹر وہبہ صغنی، زبلی گلجے ہیں۔

”یہ بات کافی غور ہے کہ سب سے پہلے اکاؤنٹ اور کرنٹ اکاؤنٹ وغیرہ میں رقم ڈالنا نہ کرانے پر قرض کا حکم منطبق ہونا چاہئے، اس لئے لچا نہ لڑا کہ چیک جو بطور ضمانت دیتا ہے وہ اس کے لئے ضمانت نہیں، بعض مفسرین ان کلام کے دعوے کے مطابق یہ ضمانت و ضمانت نہیں، اس لئے کہ اگر یہ صرف ضمانت ہو تو چیک دہان کے لئے اسے استعمال کرنے اور واپس نہ کی جائے نہ ہوتی، اس لئے کہ واپس کا کام صرف وراثت کی حفاظت کرتا ہوتا ہے، اس میں تصرف کرنا نہیں، لیکن لچا نہ لڑنے جب وراثت میں تصرف کی اجازت دے دی تو اس کی حیثیت قرض کی ہو گئی، اس لئے کہ قصود میں مالی کا اعتبار ہوتا ہے“ (فقہ اسلامی وراثت ص ۲۸۴)۔

یہ بات مسلم ہو گئی کہ چیک کو لیا اپنے کھاتہ داروں سے قرض لیتا ہے اور چیک چونکہ صرف کسی ایک آدمی کا تصرف نہیں کہ وہ اسے لے لے کر دے کر دے بلکہ بیکروں اور چاروں لوگوں کا وہ قرض ہے اور قرض وصول کرنے اور واپس کرنے کے لئے یہ اسٹ چیک کے سرمایہ کاروں

اور سرکاری بینک میں سرکار نے قرض کی وصولیائی اور ادائیگی کے لئے اپنے بینکوں
بیکل (Casher) بنائے ہیں اور قرض کی وصولیائی اور ادائیگی دونوں کے لئے بیکل بنانا
درست ہے، طالعہ کا سائی نکلتے ہیں:

”دی پر قبضہ کے لئے بیکل بنانا جائز ہے، اس لئے کہ بیکل بنانے والا بھی خود سے
وصول نہیں کر پاتا، تو دوسرے کو تفویض کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جیسے بڑے فروخت اور تمام
تعمیرات کا بیکل، اسی طرح دینے والا کرنے کے لئے وکالت جائز ہے، اس لئے کہ وہ خود سے برا
کر سکتا ہے۔ مگر جب اس کے لئے خود سے برا کرنا میرے حق سے دوسرے سے برا کرانے
کی ضرورت ہوتی ہے“ (الذی اصحاب ۲/۲۳۳)۔

اور ظاہر ہے کہ جب قرض ٹوائوں کی تعداد زیادہ ہے تو دکانداران میں سے ہر شخص کو
بچوں کر قرض وائیں کر سکتے لگے اس کے لئے ایک مفید نظام کی ضرورت تھی جس کے ذریعہ
سے تخمینہ دین کا طریقہ سہولت انجام دیا جاسکے اس کام کے لئے بینک نے اپنے قرض خواہوں
کے لئے قرض کے دستاویزات جاری کئے ہیں تاکہ ادا ہو رہے۔

اسے ٹی ایم کارڈ

یہ دستاویز بھی پاس بک کی شکل میں ہوتی ہے جس کے ذریعہ کوپن حاصل کیا جاتا ہے
اور کوپن کے ذریعہ رقم حاصل کی جاتی ہے۔ اور بھی کارڈ کی شکل میں ہوتی ہے جس کے ذریعہ مزید
سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اور وہ ہے کہ شہر کے مختلف مقامات پر بوجھ بنانا ہے جسے جہاں ایک
کمپیوٹر مشین فٹ کی گئی ہے جسے (Automatic Teller Machine) کہتے ہیں، اس کے
ذریعہ سے ایک محدود مقدار میں رقم بھی کی جاسکتی ہے، یہ کارڈ بھی جاسکتی ہے، اس کے لئے
پہلے اپنا انڈینڈ نمبر tPassword بتایا جاتا ہے اور مقررہ رقم اس پر ڈپ کر دی جاتی ہے، اس
طریقہ پر رقم اس کمپیوٹر کے ذریعہ سے حاصل کی جاتی ہے اور ساتھ ہی حساب کی ایک سلیپ بھی

متحدہ ہوتی ہے کہ عملی رقم یعنی، دہراہ میں سے کتنی ٹھائی گئی، کتنی باقی ہے، ۱۰ روپے کتنا ہوا ہے، سارا حساب اس پر درست ہوتا ہے، گو یہاں ہادی انگلر میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بینک کا تدار کے درمیان، وسط کی آدمی کے بھانے ایک مشین ہے، لیکن اصل یہاں ایک فنانس کی مکین ہوتا ہے جو رقم مشین کے ذریعہ سے تقسیم کرتا ہے، اور (ATM) میں برقیات بینک کا ایک آدمی اس کی نگرانی کرتا رہتا ہے جس سے کوئی مسئلہ درپیش نہ ہونے پر کھاتا درجوع کر سکتا ہے۔

مذکورہ تہیہ کا کہہ نظر رکھتے ہوئے اس نئی نام نظام سے فائدہ اٹھانے میں شرعا کوئی قباحت نہیں ہے، اس میں کھاتا در کھنڈر اور طرہ کا بھی کوئی اندیشہ نہیں ہے۔

ڈیبٹ کارڈ

انجیرس ڈکشنری میں ڈیبٹ کارڈ کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"Debit card A card used by a purchaser by means of which money is directly transferred from his or her account to the retailers (Compare Credit Card)" (Chamber Dictionary p 344)

(ڈیبٹ کارڈ ایک ایسا کارڈ ہے جسے شے خریدنے پر استعمال کرتا ہے اس معنی میں کہ اس کی رقم

بالواسطہ اس کے اکاؤنٹ سے دکاندار کو براہ منفر کر دی جائے گی) (انجیرس ڈکشنری ۳۴۴)۔

مذکورہ تعریف سے معلوم ہوا کہ ڈیبٹ کارڈ سے مع ان پیسوں کے جو اسے فی نام کارڈ سے حاصل کی جاتی ہیں، کچھ اور سہولتیں بھی ہیں، ایک تو یہ کہ اپنے کسی متعلق شخص کے کھاتے میں رقم پہنچانے کے لئے جیسے کسی کو بہ کرنا یا قرض دینا یا قرض لے کر یا وغیرہ، اس کی حیثیت پکڑاؤ وغیرہ کی ہوگی، یہ کرنا بینک کا قرض ملوان کی جانب سے رقم ادا کرنے کی اجازت ہوتی ہے، دکاندار کو جب ڈیبٹ کارڈ دیا جاتا ہے تو وہ ایک خاص مشین میں داخل کر دے، سلپ نکلتا ہے، ایک طرح پر کے حوالہ کر دیتا ہے اور ایک خود رکھ لیتا ہے، دہراہ سلپ کے ذریعہ وہ کھاتا دار کے کھاتے سے رقم حاصل کر لیتا ہے، فقہ کی اصطلاحی زبان میں اسے حوالہ کہتے ہیں، کھاتا دار مجمل ہوتا ہے جسے

روہ پہ ادا کرنے میں دو قتال اور ایک مال ملتا ہے، دوسرا چشمتی مٹائی صاحب رقم طرارت ہے:

”چونکہ مالی دستاویز جس کے ذریعہ ملک آپس میں مبادلہ کرتے ہیں ان کو حلف کا حکم دیا جائے گا، جیسے چک، بانڈ، بٹنڈی اور دوسری دستاویز استغیرہ جو کوئی قرضدار کے ذمہ جو قرض ہے اس کی سند ہیں، جس نے اس کو جاری کیا ہے وہ قرض دار ہے، جس نے اسے پہلی بار لیا وہ قرض دہندہ ہے، ہر کسکی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس شخص پر دوسرے کا قرض ہوتا ہے تو وہ اس دوسرے قرض خود کو جو دستاویز دے دیتا ہے تو یہ کوئی اتار دینا دستاویز جاری کرنے والے پر عود کر دیتا ہے، اس طرح پہلے اور دوسرے قرض خود قتال اور دستاویز کو جاری کرنے والا قتال ملتا ہے گا“ (مکمل فہم، ص ۵۳)۔

ایک بات قابل لحاظ یہ ہے کہ حلف میں محفل، قتال، اور قتال ملتا ہے جو اس کی رضامندی شرط ہے، لیکن یہاں قتال ملتا ہے رضامندی ضرورت نہیں پڑتی گئی، وجہ یہ ہے کہ رضامندی ضرورت نہیں پڑتی گئی لیکن کارڈ کو جاری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ رضامندی پائی جا رہی ہے اور حلف کے لئے ایجاب قبول ضروری نہیں، قتالی کے ذریعے بھی حلف درست ہے، مکمل فہم میں ہے:

”وَأَمَّا تَلَفُظُ الْإِجَابِ وَالْقَوْلُ فَلَا يَشْتَرُ فِي الْحَوَالَةِ بَلْ تَعْقِدُ الْحَوَالَةُ بِالْبَعْظِ كَمَا يَتَعَقَّدُ الْبَيْعُ عِنْدَنَا“ (مکمل فہم، ص ۵۵)۔

فیس کی شرعی حیثیت

ایک سوال یہ ہے کہ کیا ہے کہ ڈیجٹل کارڈ کے لئے جو فیس لی جاتی ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

اس کا جواب دینے سے قبل یہ سمجھ ضروری ہے کہ کارڈ بینک کی طرف سے جبرائیس دیا جاتا ہے بلکہ کھاتہ دار کو یہ اختیار ہے کہ وہ بینک سے بھی رقم حاصل کرتا ہے اور اس نظام سے بھی۔

اور اگر قرض خود رضامند ہو تو قرض کبھی بھی ادا کیا جاسکتا ہے، مطلقاً مافی تکلیف میں:

”فقہاء کے درمیان اس امر میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ قرض دار اگر کسی دوسری جگہ قرض ہوا کرے یا قرض خود اس سے کسی دوسرے شخص میں مطالبہ کرے تو اگر کوئی ایسی چیز ہو جس کے اٹھانے میں کوئی بار اور شق نہ ہو جیسے درانم و انانیر تو فقہاء کا اتفاق ہے کہ قرض خود کو قرض دہی جگہ بھی لینا لازم ہے جہاں اس نے قرض نہیں دیا۔ اس لئے اس میں کوئی تکلیف نہ کوئی نقصان نہیں“ (۱۵۵) ص ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴۔

اس لئے اس نے کسی کو کوئی اختلاف نہیں کہ جبکہ دوسری جگہوں پر رقم کیوں دے کرے، بلکہ اختلاف اس ہے کہ نہیں کیوں لینا ہے؟ جبکہ اس شخص کے بدلہ میں جبکہ کوئی رقم یا کوئی مالی معاوضہ ہو نہیں کرے تو آخر اس شخص کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟ جبکہ اس کا کوئی مالی معاوضہ واقعی اور نہیں کرتا لیکن اس اثر کے بدلہ میں وہ منفعت قضا کرتا ہے، جبکہ نے ایک ایسا نظام بنادیا ہے کہ اگر انکار نہ ہو تو رز چاہیں تو اس کے ذریعہ سے دنیا کے کسی حصہ میں بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بلاشبہ جبکہ ہر اس نظام کے قیام اور اس سے متعلق ملازمین کے لئے لاگت آتی ہوگی، اس لئے جبکہ ہر اس نظام کی سہولت لے انہم کرنے کی اثرات مہمل کرتا ہے تو یہ اس کی لڑائی کر رہا دوسرے سے ہر کہ کارڈ سے اس کی اثرات مہمل کر رہا ہے تو جبکہ اپنے قرض دہندہ سے جو نہیں لینا ہے وہ دوسرے بلکہ اثرات ہے جو قرض دہندہ نے جوڑے فائدہ اٹھایا، قرض کی دہر سے نہیں بلکہ اہارڈ کی دہر سے ہے، اس لئے یہ ”کلی قرض حرم معاً فلیو حرم اہم“ کے زمرہ میں داخل نہیں ہوتا۔

جیسا کہ ۱۹۶۵ء میں مجمع الفوائد الاسلامیہ کاغذ دہنے میں تیسرے سیمینار میں یہ تحریر:

پیش کی:

”جبکہ کے بہت سے کام نکال جاری کیا، جبکہ کریمت کا رڈ مل آف آپہنچے، وغیرہ

فرہم کرنا یہ سب بینک کے جائز معاملات میں سے ہے، اور ان جیسے کاموں پر جو ٹیکس وغیرہ لی جاتی ہے، سو رہا میں سے نہیں ہے۔“

ڈاکٹر شوقی عثمانی لکھتے ہیں:

”بینک کو اجازت نہ کہ کے درجہ میں سمجھا جائے گا، اور بینک اہل حق لینے کا شرعی مستحق ہے جبکہ یہ اہل حق اس عمل یا خدمت کے بدلہ میں ہو جو بینک سے طلب کی جاتی ہے“ (امامک ص ۳۳۷)۔

اس لیے بینک اگر اہل حق دینے دیتے ہیں یعنی لاگت آتی ہے تو صحیح ہے اور اگر زیادہ لینے ہیں تو وہ اضافہ حصہ جائز نہیں۔

کریڈٹ کارڈ

محبوبی ڈکشنری میں کریڈٹ کارڈ کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

”A card issued by bank, company, that authorising the holder to purchase goods or services or credit“ (Chambers 21st Dictionary p 317)

(ایک ایسا کارڈ جو کسی بینک یا کمپنی وغیرہ سے جاری کیا گیا ہو، اور جس کے ذریعہ کارڈ ہولڈر کو ادھار سامان، وغیرہ خریدنے سے یا دوسری خدمات حاصل کرنے کا سہارا بنایا گیا ہو) (محبوبی ڈکشنری ص ۳۷۷)۔

کریڈٹ کارڈ کی حیثیت مذکورہ دونوں کارڈ سے بالکل مختلف ہے، بلکہ اچھٹ کارڈ کے بالکل برعکس ہے جیسا کہ تعریف میں بھی صراحت کی گئی ہے، اچھٹ کارڈ کی شکل میں بینک مقرر بن اور کمپناہ اور قرض ٹولو ہے جبکہ کریڈٹ کارڈ کی شکل میں بینک قرض ٹولو ہوتا ہے اور چونکہ اس کارڈ کے ذریعہ سے جو بھی قاعدہ اطلاق یا سکتا ہے، اس پر کسی نہ کسی شکل میں لیاؤنی مقدمہ میں مشروط ہے، اس لیے اس کا حکم وہی ہوگا جو روڈ ایلوینج کا ہے، روڈ ایلوینج کی تعریف یہ ہے کہ:

”وهو الفرض المشروط فيه الاصل وزيادة عال على المستقر“
(امام قزاقی ۱۰۵۵ھ) (ہر قرض جس میں اصل کی شرط ہو اور قرض لینے والے پر اضافہ کے ساتھ وہیں کرنا شرط ہو)۔

اس کا رد کذا میں ہے اگر رقم نکالی گئی ہے یا دھڑے کا تیس میں منتقل کی گئی ہے تو اس رقم کے ساتھ مزید ایک رقم کی ادائیگی لازم نہ ہوتی ہے، پھر یہ رقم کی ادائیگی کا لازم ہونا سوجہ ہے۔ اور پھر یہ فرض مت کرنے کے بعد مقررہ مدت تک دانا کرنے پر جو مزید رقم دینی پڑتی ہے وہ بھی اس سے تلف نہیں، اس لئے کہ زیادتی کی شرط سلب شدہ میں چلی جاتی ہے فرض لینے والا ضروری نہیں کہ اس مدت میں دہی کرے، ہو سکتا ہے اس نے جو رابلی تجارت میں لگا دیا ہو یا صرف کر دیا ہو اور اس کے پاس کچھ بھی نہ ہو تو اس مقررہ مدت میں دانا کرنا ایک مشکل کام ہے، اس لئے کہ زیادتی کی شرط کے ساتھ ہی قرض دینا ہو اور دانا کرنا دیکھنے والے نے جو اصل نقل کی ہے وہ میں کرے گا رد کذا میں ہے فرض مت کے بعد مزید رقم دانا کرنے کی ہے، دیکھتے ہیں:

”ربا بالتيسير: زمانه باطلت میں ایک شخص اپنے بھائی کو قرض دیتا تھا، جب قرض دانا کرنے کا وقت آتا تھا تو وہ اس سے کہتا تھا، یا تو تم بھی دانا کرو یا بعد میں دانا کرو اور بڑا دانا کرو، یا تو فوراً دانا کر دیتا تھا یا اس مال میں کچھ بڑا دانا کرتا تھا، اس میں مقررہ قرض پر زبردستی اور ضرر و رسانی ہے، علامہ ابن قیم الجوزی نے اسی کو ”اربا بآلہ بائنی“ فرمایا ہے“ (فتاویٰ اسلامیہ ج ۳، ص ۶۸۱)۔
فقہی الجوزی الحدیث لکھتے ہیں، ”والتی، میں ایک ایسے ہی سوال کے جواب میں یہ فتویٰ دیا گیا ہے۔“

”اوضح الحائظ على التيسير بعد المعبر عن التسديد هو من الرضا الصريح ربا الحاقهلية وهو محرم قطعاً“ (آداب الجوزی الحدیث لکھتے ہیں، ص ۳۷۳) (وقت پر ادا کرنے کی صورت میں دینے کا دانا لینا یا سرج ہے یعنی ربا الباطل ہے، یہ قطعاً حرام ہے)۔

عہدہ ایچ جی صرافہ نے کرپٹے کارڈ کی حرمت کے بارے میں اپنی کتاب (۱۸) وسائل ملاری، ص ۱۰۱ پر صراحت کی ہے:

”امریکا میں فعال کارڈ ایک طریقہ ہے جسے Credit Card کہتے ہیں کہ بینک ڈپانز کو بیکارڈ دیتے ہیں تاکہ اس کی ضمانت ہو تجارتی مقامات سے جو چاہے خرچے کرے، اس کا ضمانت بینک دے گا۔ بینک جو قیمت وائل کو اس ڈپانز کی جانب سے دے دے گا۔ جو اس کارڈ کا مالک ہے اور جس نے اس بات پر دستخط کی ہے کہ اگر وہ جیتے یہ رقم بینک کو واپس کرے گا تو کارڈ مارک یا غیر مرکب نامہ وہ بینک کو واپس کرے گا، اور یہ معلوم ہے کہ اسلام نے سود لینے والے اور دینے والے پر لکھنے والے اور کرہی دینے والے سب پر لعنت کی ہے۔“

ان تمام تر غلوں سے معلوم ہوا کہ کرپٹے کارڈ لیا، اس کے ذریعہ رقم حاصل کیا اور اس کے ذریعہ خرچہ خرچہ و منت کرنے وغیرہ کا بھی حکم ہوگا جو ربہ البسیوہ کا ہے، جو Loan کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے۔

مذکورہ تفسیرات کی روشنی میں ۱۲ احکامات کے جوابات اس طرح ہیں:

۱- اسٹیٹ بینک کارڈ سے استفادہ جائز ہے۔

۲- ڈیجٹل کارڈ سے استفادہ اور اس کے ذریعہ خرچہ و منت میں بھی شرعاً کوئی قباحت نہیں معلوم ہوتی ہے۔

۳- این، این، این، این کے کارڈ کے حصول کے لئے فیس دینا جائز ہے۔

۴- ایک، ایک، ایک، ایک کے کارڈ سے قادم اخلاقیہ تکلف کے ساتھ شرط ہے، اس لئے اس کو لیا اس کے لئے فیس دینا، اس کے ذریعہ رقم لانا، اس کے ذریعہ خرچہ و منت کرنا سب جائز ہے اور ربہ البسیوہ کے حکم میں نہ ملے کی وجہ سے حرام ہے۔

مختصر مقالہ

ہینک میں مروج مختلف کارڈ - شرعی پہلو

مولانا خورشید احمد اعظمی *

حیرت انگیز کیا ہوا ہے ہر ذریعہ مواصلات کی برقی رفتار قریبی کارڈ فنانسی سرپرستوں،
تھانے اور محلات پر ایسا ایک نئی طرز کی بات ہے، ہر چیز اپنے ماحول اور جوہر سے متاثر ہوتی ہے،
چنانچہ معیشت و تجارت پر بھی ایسا کارڈ ہے، قیاب و قبول، بھلے، جھوٹ و تصرف اور تسلیم و اعرا کی
صورتحال پر چہرہ ہر جگہ ہیں، آج فنانس جڑ اڑوں میں دھڑکنے لگا ہے، انسان سے رات بھر پلٹنے کی طرح
محلات اور گنگو کرتا ہے، جیسے اس کے سامنے بیٹھا ہو۔

تجارت و معیشت کے تعلق سے ہینک محلات بھی ناگزیر ہو چکے ہیں، ہینک میں
خدا تعالیٰ کی غرض سے مال رکھنا، ہینک کے ذریعہ رقم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا اور ہینک
کے ذریعہ زمین کی اور انسانی و غیرہ سہولیات و تنقعات نے ہینک محلات کو تھامے، معیشت کا ایک جز
ہو چکا ہے، ہینک عام طور سے ہینکوں کا ہر سوئی لین دین ہے، جو اسلامی شریعت میں
ممنوع اور حرام ہے، اللہ تعالیٰ نے نفع کو مباح اور جائز کیا ہے، اور سوا کو حرام کیا ہے، سودی لین
دین اور اس سے متعلق بہت ساری چیزیں گناہ اور مصیبت ہیں، کتاب و سنت میں اس پر بڑی
تنبیہ کی اور ہوئی ہیں۔

اس لئے کسی مسلمان کے لئے بہت ہی بزرگ اور حساس مرحلہ ہوتا ہے کہ وہ وقت
کے تقاضے اور سہولیات سے استفادہ بھی کرے اور شراب و خمرات اور اس کے اثرات و قہر
☆ جاسم تقی مدظلہ العالی

سے محفوظ بھی رہے۔

چنگ کے انکا معاملات سوئی گئیں دین پر مشتمل ہو جاتے ہیں، اس لئے سلاخاوا سوا علی الاثم والعدوان کے انتقال میں جتنی اہمیت اس کے انتقال سے نکلتا چاہئے مگر دور حاضر میں تہارت و معیشت کا دباؤ کافی وسیع ہو چکا ہے، شرح فرہولت، حق پر قبضہ اور ادا کی گئی حق کی نئی شکلیں رائج ہو چکی ہیں، جو آئینی عام ہو گئی ہے، کچھ ایسے مراحل بھی آتے ہیں کہ چنگ کا سہارا لئے بغیر چارہ کار نہیں، اس لئے جو چہ مجبوری بوقت حاجت چنگ کے ساتھ معاملات کی اجازت دی جاتی ہے، اور چنگ کی فراہم کردہ سہولیات سے شریعت کا لحاظ کرتے ہوئے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

چنگ کی طرف سے جو سہولیات فراہم ہیں، ان میں کچھ کارڈ کا جاری کرنا ہے، جن سے کمائد و حصد فوائد حاصل کرتا ہے مثلاً:

اسے ٹی ایم کارڈ

چنگ کارڈ چنگ اپنے کمائد و اہم کو اس غرض سے جاری کرتا ہے کہ وہ اپنے شہر یا ملک یا کسی دھرمی جگہ کہیں بھی موجود اسے ٹی ایم نظام سے اپنی ضرورت کے قدر رقم بھروسہ نقد حاصل کر سکیں۔

اس کارڈ کے ذریعہ آدھی اپنی جمع کردہ رقم ہی سے استفادہ کرتا ہے، اگر اس کو حاصل کر سکتا ہے، اس کے لئے الگ سے کوئی معاوضہ کسی عنوان سے لیا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ سہولت یہ ہے کہ ATM کارڈ سے استفادہ کا کیا حکم ہے؟ اس کارڈ کے ذریعہ استفادہ درست ہے یا نہیں؟

اس موضوع پر تفصیل کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کمائد و اہم کے ذریعہ چنگ میں جمع کردہ رقم کی حیثیت واضح اور متعین کی جائے۔

ظاہر ہے کہ کماحقہ وار و یک میں جو رقم جمع کرتا ہے، وہ و یک کو اس رقم کا مالک نہیں بناتا، اور نہ ہی وہ و یک اس رقم کا کوئی معاوضہ لیتا ہے، بلکہ جلا معاوضہ وہ رقم و یک میں رکھتا ہے، اور اس طرح جلا تسلیم و بلا معاوضہ کی کو رقم دینے کی تین صورتیں نظر آتی ہیں:

۱۔ پہلی صورت یہ ہے کہ رقم کو کوئی گئی ہے، اس کو اس میں تعارف کا حق نہ ہو، صرف حفاظت کی غرض سے اس کے پاس رکھی گئی ہو، اس کو وہ بیعت کہتے ہیں:

”اور وہ بیعت رکھتا ہے کہ اپنے مال کی حفاظت پر مسئلہ کرنا ہے، اور وہ بیعت دوشی ہے، جو امین کے پاس چھوڑ دی جائے، اور وہ ضمانت ہے، جبکہ انسان یہ بانے یہ اس کا ضمان نہیں ہے“ (کنز العمال ج ۱۲ صفحہ ۳۷۷)۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اس کو تعارف کا حق ہو، اور اس تعارف سے جو منفعت حاصل ہو اس میں رقم دینے والے اور لینے والے دونوں کا حصہ ہو، یہ صورت مضاربہ کہلاتی ہے:

”ایک کی طرف سے مال دوسری کی طرف سے عمل اور محنت ہو تو اس کے نفع میں شرکت مضاربہ کہلاتی ہے، چنانچہ اگر کسی ایک ہی کے لئے تمام نفع شرط ہو تو پھر مضاربہ نہیں کہلاتے گی“ (کنز العمال ج ۱۲ صفحہ ۳۷۸)۔

۳۔ تیسری صورت یہ ہے کہ رقم کسی کو دی گئی ہو، اس سے تعارف کا حق حاصل ہو، اور اس تعارف سے جو نفع حاصل ہو اس کا مستحق صرف رقم لینے والا ہو، اور رقم دینے والا صرف اپنے اصل مال کا حق دار ہو تو اس کو قرض کہتے ہیں:

”اور قرض میں قرض دوشی ہے، جس کو لینے کے لئے دیا، اور شرعی اصطلاح میں دوشی معنی ہے وہ جس لینے کے لئے کسی کو دیا جائے“ (الدر المختار ج ۱ صفحہ ۸۸)۔

اس تفصیل کے بعد ہم اگر و یک میں رقم رکھنے والے کی غرض اور اس کے مقصد کا لحاظ کریں کہ وہ صرف اس لئے و یک میں رقم رکھتا ہے کہ اس کی رقم، و یک میں محفوظ بھی رہے اور و یک اس کی رقم کا ضمان بھی ہو، رقم ہر حال میں اسے واپس لے، نیز اس رقم کے ساتھ و یک کے

معاہدہ پر بھی نظر نہیں کہ وہ اسے تصرف میں لے لیا ہے، اور فقہ میں صاحبِ رقم کو شریک نہیں کرتا تو یہ بات کچھ میں آتی ہے کہ صاحبِ رقم و شریک میں اپنی رقم بطور ضمانت لے کر بیعت نہیں رکھتا، اور نہ بطور مضاربت اور شریک کا شریک ہوتا ہے، بلکہ اس کی رقم و شریک میں بطور قرض ہے، جسے اس نے اس لیے ویک لے رکھا ہے کہ ویک میں اس کی رقم کی حفاظت بھی ہوگی، اور وہ حسب ضرورت ویک سے اسے حاصل بھی کر لے گا۔

لہذا معلوم ہوا کہ ویک میں کھانا دار کی رقم قرض ہے اور یہ کافہ وہ ہے کہ ”کحلِ قروض جو عدلِ ظہورِ حواہم، ای ادا کائن مشروطاً“ (تاییدِ دفعہ ۳۹۵) (بہر قرض بوجہ و طے فیق ہو حرام ہے لہذا ایسی صورت میں جبکہ ویک بقرض دیا گیا اور قرض کی واپسی میں کسی نفع کا معاہدہ نہیں ہے تو یہ قرض دینا اور لےنا درست ہوگا، البتہ قرض لینے والا اپنی ٹوٹی سے اصل رقم کے ساتھ مزید کوئی نفع لے کر اہم کرتا ہے تو وہ جائز ہوگا۔

”وإن لم یکن التبع مشروطاً فی القروض فلعلی قول الکفر حی لا بأس“
(تاییدِ دفعہ ۳۹۵) (یعنی اگر نفع مشروط نہ ہو قرض میں تو اہم کر دینے کے قول کے مطابق کوئی حرج نہیں)۔

حضرت ابو یوسفؒ سے منقول ہے:

”قال استقرض رسول اللہ ﷺ سنا فاعطاه سنا حیوا من سنا وقال حیوا کم احسانکم لفضاء“ (طہرانی کتاب الحج ج ۱ ص ۱۳۶) (رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابہ کو عہد کرکھا اور قرض لیا، اور واپسی میں اس سے بھتر اور اچھا منت لیا، اور فرمایا اہم میں سے بھتر دو چوں جو اور انگی میں زیادہ اچھے ہوں)۔

اس تفصیل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسے فی اہم کار کے ذریعہ حاصل ہونے والے کچھ دوسرے نفع، مثلاً رقم کسی اور شے کے ویک میں جمع ہوا، اور ویک اسے کسی دوسرے شے میں واپسی رقم کی سہولت دے رہا ہے، یہ کچھ رقم جمع کرتے وقت اس جیسے کسی نفع کی شرط نہیں

ہوتی، اس لیے یہ معاملہ درست ہوگا۔ اور اسے ٹی لم کارڈ سے استفادہ جواز ہوگا۔

ہاں، اس چیز کا قرض اگر قرض میں شرط ہو جائے تو اس پر ہم جواز دیا کر است کا حکم لگایا۔
جیسا کہ فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے:

”راستہ کے قطر کو زائل کرنے کی شرط پر قرض دینا (جس کو چیک یا ڈرافٹ دینا کہتے ہیں) مکروہ ہے“ (الدر المختار، رد المحتار، ج ۸، ص ۷۸)۔

علامہ شامی نے اس کی تفصیل میں لکھا ہے:

”الفتاویٰ مصری و غیرہ میں ہے کہ اگر چیک یا قرض میں شرط ہو تو وہ حرام ہے، اور اس شرط پر قرض دینا قاسد ہے، ورنہ جواز ہے“ (فتاویٰ مصر، ج ۱)۔

اور اس کی صورت یہ ہے کہ کسی آدمی نے کسی کو اس شرط پر مال بطور قرض دیا کہ وہ کسی دوسرے شے میں اس کے حصول کے لیے قرض لے کر دے تو یہ جواز نہیں، اور اگر بغیر شرط کے قرض دیا، اور قرض لینے والے نے اسے اس قسم کی قرض دینے کا (جس کے ذریعہ دوسرے شے میں وہ اپنی رقم واپس لے سکے) جواز ہے۔

لہذا کوئی شخص اگر کسی چیک میں اس لیے رقم مانگتا ہے کہ اس میں ATM کارڈ کی سہولت حاصل ہے، جس کے ذریعہ وہ اپنی رقم کسی دوسری جگہ بھی وصول کر لے گا، اور اس طرح راستہ کے قطر است سے محفوظ رہے گا تو اس صورت کو فقہاء نے جواز سمجھا ہے۔

”قلوا ایما یحل ذلک عند عدم الشرط ای لا یکن فیہ عرف طاهر فان کان یعرف ان ذلک یجعل کذلک حالاً“ (فتاویٰ مصر، ج ۸، ص ۷۸) (فتاویٰ دہلی) کہ ہم شرط کے وقت چیب جواز دینگے جبکہ اس میں عرف طاهر (راجح) نہ ہو، اور اگر قرض دینے والا جانتا ہے کہ وہ (قرض لینے والا) ایسا کرتا ہے تو جواز نہیں ہوگا۔

علامہ شامی (الفتاویٰ مصر) میں ”العادة المظروعة هل تفرق منوثة الشرط“ کے تحت لکھتے ہیں:

”عادت معروضہ کا شرط کے قائم مقام ہوتی ہے، اس کے تحت دو سکتے ہیں جن میں سے اب تک نہیں دیکھا مگر یہ کہ اس کی توجیہ ”لمعروف کالمشرط“ کے کلمہ پر ہو، اور دوسرا یہ میں ہے ”عرفاشرط کالمشرط“ کی طرح ہے، اس دونوں میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ اگر قرض لینے والے کی عادت اس سے زیادہ نہیں کرنے کی بدعتا قرض لیا ہے تو کیا اس کو قرض دینا حرام ہوگا اس کی عادت کالمشرط کے قائم مقام قرار دیتے ہوئے ۲“ (فتاویٰ رضویہ ۱۳/۱)۔

اس کی شرح میں ہوتی رقم طراز ہیں:

”تعمیرا نہ مگر سے اسے حرام نہیں ہونا چاہئے، اسے احسان کا بدلہ احسان پر محمول کرتے ہوئے، اور احسان کا بدلہ احسان شرعا مندوب ہے“ (فتاویٰ رضویہ ۱۳/۱)۔ یعنی قرض دہندہ نے قرض اسے کہ احسان کیا قرض لینے والا اس احسان کے بدلہ میں اس سے محمد دیا اس سے زیادہ دیا اس کرتا ہے، اور ایسی اس کی عادت بدعتی ہے تب بھی بدست ہوگا۔

ہندو کی قرض رائے یہ ہے کہ اگر کوئی شخص صرف اس لئے ایسے چیک میں رقم جمع کرتا ہے کہ اس میں ATM کارڈ کی بہت موجود ہے، تو اگر بہت سے نمائندگی ہوگا۔

۲- ڈیپوٹ کارڈ

یہ کارڈ بھی چیک اپنے کھاتہ دار اس کے لئے جاری کرتا ہے، اور اس کے استعمال کا بھی کسی طرح کا کوئی معاوضہ اور انہیں کرنا چاہئے سوائے اس نہیں کے جو کارڈ بنانے کے لئے دی جائے، اس کے فورم بھی آدمی صرف اپنی جمع کردہ رقم ہی استعمال کر سکتا ہے، اس سے زیادہ نہیں۔

لہذا اس کارڈ کے ذریعہ آدمی زمین قسم کے قلم سے حاصل کرتا ہے

۱- شرعی ضرورت کے بعد قیمت کی ادائیگی

۲- ضرورت پر رقم کا نکالنا

۲- ضرورت پر رقم کا پکا کرنا سے دوسرے کا سود میں نقص کرنا۔

مذکورہ بالا بعض صورتوں میں بھی کما کر دارمقرض کو مستحق قرض و یک سے منفعت حاصل ہو رہی ہے، اور یہ منفعت ایک ایسے کارڈ کے ذریعہ حاصل ہو رہی ہے جس کی حصول پائی کے لئے کما کر دار بصورت قرض ایک رقم لا کر آتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور عارض منفعت کے قائم مقام ہو سکتی ہے، اور اس صورت میں مقرض کو مستحق قرض سے نفع بجا عارض نہیں ہوگا۔ اس لئے اس کارڈ کا استعمال اور اس کے ذریعہ اعتقاد اور مستحق ہوگا۔

اس کارڈ کے ذریعہ شرطیہ ضمانت اور قرض کی ادائیگی درست ہوگی، کارڈ کی حصول پائی کے لئے بصورت قرض رقم جمع کر کے کوئی ایک کو ذیل ملاحظہ کرنا ہے کہ میں نے غاں قرض سے لائے سامان شرطیہ اسے اس کا سہرا ہے اور اتحاد میں ہے ہم ہر طرف سے میری رقم سے اسے اور کردہ اور اس میں غاں کوئی قیامت نہیں معلوم ہوتی۔

۳- ڈیجٹ کارڈ ہو گا اسے ایک نام کارڈ دونوں کے حصول کے لئے نہیں لا کر ضروری معلوم ہوتا ہے، تاکہ جمع کر دہ رقم (قرض) سے جو منفعت حاصل ہو رہی ہے مستحق قرض سے وہ بلا عوض نہ رہ جائے، اس قرض کے لا کر دینے سے لازم آئے مطلق کرنا یہ رقم جمع ہو جائے گی۔

۴- کریڈٹ کارڈ

اس کارڈ کے حامل کی رقم و یک میں موجود نہیں ہوتی۔ بلکہ و یک اس کارڈ کی بنیاد پر حامل کارڈ کو رقم فراہم کرتا ہے۔ اس کارڈ کے لئے اور قرضہ کے لئے بھی قرض اپنی ہوتی ہے۔

الف - چونکہ اس کارڈ کی بنیاد پر حامل کارڈ اور صارفہ غرض منفعت کرتا ہے اور عوامی و یک کرتا ہے اس لیے اس کے ذریعہ رقم ایک شرط سے دوسرے شرط میں حاصل کرتا ہے اور خود راستہ کے ضوابط سے محفوظ رہتا ہے، لہذا اس صورتوں میں و یک کثافت کا ریل لا کر آتا ہے، یہ کثافات کی کوئی اللہ تعالیٰ نہیں ہے، ہر اس کے لئے و یک کو بہت سارے ادارتی امور انجام دینے پڑتے ہیں۔

جس پر اس کے دل پہ اثر ہوا ہے بھی آتے ہیں۔ اس لئے کارڈ کے اچھے اور بے اثر ہونے کے لئے مناسب اثر کا نہیں لینے کا۔ اپنے میں کوئی قیامت معلوم نہیں ہوتی۔

ب۔ اس کارڈ کے ذریعہ حاصل کردہ رقم کے ساتھ مزید جو رقم ادا کرتی ہوتی ہے شرعا درست نہیں معلوم ہوتی، کیونکہ اس مزید رقم کا عاقل خود ایک ہے جو مقرر ہے، کوئی چیز نہیں مشروط یا منع ہے اور چنانچہ رقم نہ نکالنا ہی خود پر عدا کرتی ہوتی ہے، اس لئے ”کل فرص حو بعداً فہو حواہ“ کے تحت جائز نہیں۔

ن۔ اس کارڈ کے ذریعہ خرچہ کر دیا گیا، اس قیمت کے طور پر چیک نے جو رقم ادا کی چیک کو جو رقم ادا کرنے کے ساتھ مزید جو رقم ادا کرتی ہوتی ہے، وہ بھی شرعا جائز نہیں مقرر ہے شرعا منع ہے، اگرچہ شرط ہو جاتی ہے، مگر چیک کے ساتھ معاملہ میں دو شرطیں ہوتی ہیں، اس مزید رقم کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے، چونکہ معاملہ ۱۱۲۲ کا ہے اس لئے درست نہیں۔

لہذا مقررہ مدت کے اندر رقم ادا کر دینے میں مزید رقم نہیں دینی پڑتی، اس لئے اس حد تک منع مقررہ جائز ہو گا۔ مع مگر وہ اس لئے کہ معاملہ درحقیقت ۱۲۱۳ ہے، لیکن تعلیق القروض حواہم والشروط لا یعلوم“ (مقررہ ۳۱۱۲) کے بموجب مقررہ مدت کے اندر ادائیگی میں اہم شرط لازم نہیں ہے، اس لئے جائز ہے۔

ہندوستان میں سرکاری و غیر سرکاری بینکوں کے کارڈ کا شرعی حکم

مولانا محمد رفیع عثمانی

۱۔ اے ٹی ایم کارڈ (ATM Card)

اس کی صورت یہ ہے کہ بینک اپنے کھاتہ داروں کو جن کی رقم اس بینک میں جمع رہتی ہے اسے اسی رقم کے نام سے کارڈ جاری کرتا ہے، کھاتہ داروں کو اس کارڈ کے ذریعہ بینک یا سائی دینا ہے کہ وہ اپنے شہر، ملک یا کسی بھی جگہ اسے فی رقم نکالنے سے اپنی ضرورت کے بقدر رقم نکال سکتے ہیں، یعنی اپنے شہر کے خاص بینک میں جہاں اس کا کھاتہ ہے یا کہ رقم نکالنے کے بجائے وہ جس شہر میں ہوں وہاں اسی بینک کے اے ٹی ایم نظام کے ذریعہ اپنی مطلوبہ رقم نکال کر اپنی ضرورت پوری کر سکتے ہیں، اس میں سب سے بڑی آسانی یہ ہوتی ہے کہ آدنی کو پیشہ اپنے پاس بڑی رقم رکھنے کی ضرورت نہیں رہتی، کارڈ دار کو کسی طرح کی شے خریدنے کی ضرورت نہیں بڑی رقم ساتھ رکھنے اور اس کی حفاظت کرنے سے آدنی بچ جاتا ہے، صرف ساتھ میں اسے ٹی ایم کارڈ لینا چاہئے، اس سے آدنی اپنے بینک میں موجود اپنی رقم کسی بھی شہر میں نکال سکتا ہے۔

اسے ٹی ایم کارڈ بنانے کے لئے بینک فیصل کی صورت میں معمولی رقم لیتا ہے، اس کے علاوہ کوئی معاوضہ یا آکر فیس نہیں ہوتا، اس کارڈ کے ذریعہ آدنی بینک میں جمع اپنی خاص رقم کو استعمال کر سکتا ہے، بینک اس کو کوئی علاحدہ سے رقم اور اس کی صورت میں نہیں دیتا ہے۔

اس کارڈ کے استعمال میں شرعی اعتبار سے کوئی قباحت نظر نہیں آتی، اس لئے اس کا استعمال جائز اور درست ہے۔ اس میں سودی کوئی فعل نہیں ہے، کیونکہ بینک میں کھاتہ دار کی اپنی رقم جمع ہے اور وہی رقم کو استعمال کرتا ہے، فرق صرف یہ ہے کہ عام طور سے کھاتہ دار اپنے بینک کی اس خاص ٹانگ میں جہاں اس کا کھاتہ ہے جا کر اپنی رقم نکالتا ہے اور اسے اپنی رقم کارڈ میں بینک اس کو یہ ہدایت دیتا ہے کہ بومس شہر میں جائے آکر اس بینک کا اسے اپنی رقم نکالے۔

اس میں اسے اپنی رقم کارڈ نکالنے کے لئے بینک کو صرف شروع میں ایک مرتبہ فیس کی ادائیگی کرنی پڑتی ہے اور یہ کوئی نیا رقم نہیں ہوتا، بینک کھاتہ دار کو جو سہولت اس کے ذریعہ دیتا ہے اس کا علاوہ سے کوئی معاوضہ نہیں ملتا صرف یہ فیس کارڈ نکالنے کے لئے دینی ہوتی ہے، کسی بھی طرح کے کارڈ نکالنے کے لئے فیس دینا جائز اور درست ہے، کیونکہ یہ سہولت کا معاوضہ ہے، جیسے پاسپورٹ نکالنے کی فیس، ویزا لینے کے لئے فیس، لائسنس نکالنے کی فیس وغیرہ، اس لئے اس کارڈ میں کوئی شرعی قباحت نظر نہیں ہے، اس کا استعمال جائز اور درست ہے۔

۲- ڈیبٹ کارڈ (Debit Card)

یہ کارڈ بھی بینک اپنے کھاتہ دار میں کوئی جاری کرتا ہے، کارڈ نکالنے کے وقت صرف ایک معمولی فیس ہوا کرنی پڑتی ہے، اس کے علاوہ اور کوئی معاوضہ اس کے استعمال کے لئے کھاتہ دار بینک کو دینا نہیں کرتا، اس کے ذریعہ بھی کھاتہ دار بینک میں اپنی جمع رقم ہی استعمال کرتے ہیں۔ جیسا کہ سوال نمبر ۱۵ میں مذکور ہے کہ اس کارڈ کے ذریعہ آئی کو تین طرح کے قاعدے مائل ہوتے ہیں:

۱۔ ٹریڈ فر ورنٹ کے بعد قیمت کی ادائیگی، دیکھتے ہیں اس کارڈ کے واسطے سے اپنی مطلوبہ رقم کو اپنے کھاتہ میں پہنچا دیتا ہے۔

پہ-ضرورت کے وقت اس کارڈ کے ذریعہ چیک سے اپنی رقم نکالنا۔

ج- رقم کا بچہ نہ کمانے سے دوسرے کے کمانے میں مشغول کرنا، جس کے لئے بکریٹ سے مدد لی جاتی ہے۔

اس کارڈ کے استعمال میں بھی شرعی اعتبار سے کوئی قباحت نہیں ہے، اس لئے اس کا استعمال بھی جائز اور درست ہے، اس میں بھی سود کی کوئی دخل نظر نہیں آتی ہے، کیونکہ کمانے والا چیک میں اپنی رقم کو ہی استعمال کرتا ہے، اس کارڈ کو نوانے کے لئے نہیں لڑا کرنا بھی درست ہے، کیونکہ چیک اس کے ذریعہ کمانے والا کو جو بھرتہ دے رہا ہے اس کی امداد نہیں کی صورت میں دے رہا ہے، اور چارہ ہے۔

۳- کریڈٹ کارڈ (Credit Card)

کریڈٹ کارڈ میں اور اوپر ذکر کئے گئے اسٹی ایم کارڈ اور ڈیپٹ کارڈوں میں دو اعتبار سے نمایاں فرق ہے:

۱- پہلی چیز تو یہ ہے کہ اسٹی ایم کارڈ ڈیپٹ کارڈوں میں کمانے والا چیک میں اپنی ہی رقم استعمال کرتا ہے، چیک سے ادھار نہیں لیتا ہے، اور کریڈٹ کارڈ میں کارڈ بھرتہ اس کارڈ کے ذریعہ جو رقم استعمال کرتا ہے (خواہ وہ نقد نکالے کی صورت ہو) کسی کے کمانے میں مشغول کرنے کی صورت ہو یا ٹریڈر کی صورت ہو، وہ چیک سے ادھار ہوتی ہے جسے بعد میں چیک میں واپس کرتا ہے اس میں اپنی ہی رقم استعمال نہیں ہوتی۔

۲- دوسری چیز یہ ہے کہ کریڈٹ کارڈ میں چیک سے ادھار لی گئی رقم اضافہ کے ساتھ چیک کو واپس کرنا ہوتا ہے، یہ صورت پہلے دونوں کارڈوں میں نہیں ہے۔

کریڈٹ کارڈ میں استعمال سے زائد رقم کی ادائیگی تین طرح سے لازم ہوتی ہے:

الف- اس کارڈ کو حاصل کرنے کے لئے اس کو استعمال کرنے پر بعد میں اس کی

تھہرے کرانے کے لئے ویک کوئیس کی صورت میں رقم دینی پڑتی ہے۔ یہ فیس جاز اور درست ہے۔ کیونکہ ویک جب اس کارڈ پر ہمارے لئے اور اس کو استعمال کرنے کی سہولت دے رہا ہے اور اس کی آمدت فیس کی صورت میں لے رہا ہے تو یہ اس کی محنت کا معاوضہ ہے۔

ب۔ کارڈ کے ذریعہ رقم نکالنے یا کسی کے کھاتے میں جمع کرنے پر اس ہمارا اصل رقم کے ساتھ جو فاضل رقم ویک کو دیا کرتی پڑتی ہے دوسرا سو ہے، اور سوٹرشیٹ میں حرام اور ناجائز ہے، اس لئے اس فاضل رقم کی ادائیگی کے ہوازی کوئی صورت نہیں ہے، یہ حرام اور ناجائز ہے۔

ج۔ اس کارڈ کے ذریعہ خرچ کر دہ اشیا کی قیمت ویک میں ایک خاص مدت یعنی پندرہ دن کے اندر جمع کرنی ہوتی ہے، اس میں تاخیر ہونے پر اس کے ساتھ مزید فاضل رقم بھی دیا کرتی پڑتی ہے، یہ بھی سو ہے۔ جیسے صحیفہ وقت پر اصل رقم ادا کروینے پر یہ زائد رقم لازم نہیں ہوتی، لیکن معاملہ میں یہ بات طے رہتی ہے کہ جب بھی صحیفہ مدت سے تاخیر ہوگی تو زائد رقم دینی ہوگی۔

خلاصہ یہ ہے کہ کریڈٹ کارڈ میں سو دینا لازم ہو جاتا ہے، اس لئے اس کے جوڑ کی کوئی صورت نہیں ہے، اگر کوئی شخص یہ طے بھی کر لے کہ کریڈٹ کارڈ سے صرف سامان خرچے سے گا، اس کی قیمت وقت پر ویک کو دے گا، جس میں کوئی سو دینا لازم نہیں آتا تو بھی اس کے جوڑ کا فتویٰ دینا درج ذیل وجوہ سے درست نہیں ہوگا:

۱۔ ایسا کرنا بہت مشکل ہے کہ کریڈٹ کارڈ سے صرف سامان خرچے اچانکے، اس سے نہ رقم نکالی جائے اور نہ دوسرے کے کھاتے میں جمع کی جائے، کیونکہ جب کارڈ مل جائے گا تو آپتہ آپتہ ہمارے کام شروع ہو جائیں گے جن میں سو دینا لازم ہو جاتا ہے، اس لئے معاملہ درمیان اس کو حرام ہونا چاہئے۔

۲۔ کریڈٹ کارڈ سے صرف خرچے کی صورت میں بھی ہمیشہ وقت پر رقم ادا کرنے پر

انسان کا دوشیں ہونا کبھی جائز نہیں جاتی ہے اور تاجیر ہونے پر سوا ملازم ہو جائے گا۔

۳۔ یہ بات کارڈ کے مالک اور چنگ کے درمیان طے شدہ ہوتی ہے کہ تاجیر ہونے پر

پھر شرع کے حساب سے مستحضر سود دینا ہے، یہ فعل حرام پر رضامندی ہے جو شرعاً جائز نہیں ہے۔

۴۔ کسی کوئی شدہ ضرورت بھی نہیں پائی جاتی ہے جس میں کرپٹ کارڈ کے

استعمال کے بغیر چاروی نہ ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ کرپٹ کارڈ کے استعمال میں شرعی اعتبار سے شدہ قیامت پائی جاتی

ہے اور اس میں سود ملازم ہو جاتا ہے اس لئے کرپٹ کارڈ کا استعمال جائز نہیں ہے۔

جینک سے چاری ہونے والے مختلف کارڈ۔ فقہی پہلو

مولانا محمد نواز صدیقی

موجودہ دور کے صنعتی انقلاب اور ٹیکنالوجی کی ترقی نے پوری دنیا کے احوال کو الٹ پٹ کر رکھا ہے، اس میں نئی نوع انسان کے لئے کھنڈہ گلی ہیں کہ دنیا ایک گاؤں کی شکل میں سمٹ کر رہ گئی ہے، خصوصاً اس چیز نے معیشت کے میدان میں تو حیرت انگیز کامیابیوں کا نام لیا ہے، مگر یہ دنیا معیشت اور تجارت کے نقطہ نظر سے ایک بڑے سیکڑے نظر آتی ہے، اگر کسی شخص کے پاس تو ہے، یہ بڑا سودا دار، دکانوں میں بیٹھ کر بڑا سودا کرتا ہے، وہ زمینوں پر خرید و فروخت اور تجارت کر سکتا ہے۔

لیکن نہیں، بلکہ سماج و زمانہ کی طرح اسے زرخیز ساتھ رکھنے کی سادہ کار سطر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ ہی ایک شہر سے دوسرے شہر زرخیز منتقل کرنے کے لئے سادہ کار سطر پر عمل کرنے اور ایک سفر کو دوسرے سفر سے قطعاً معطل کرنے کی ضرورت ہے، اس دنیا کا راز استعمال کیجئے، پاس ورڈ دیجئے اور مٹو پر رقم حاصل کر لیجئے، مٹو پڑ کو منتقل کر دیجئے، اس طرح کی سہولتیں ایک اپنے انکازت کو دیکھ کر دیکھ کر آتا ہے، اگر تھوڑی بہت تفریق کے ساتھ یہ معاملہ دنیا بھر میں رونق پاتا ہے۔

لیکن ایک مسلمان کے لئے سب سے پہلے اللہ کی مہربانی کو دیکھنا اور انکے آگے سر جھکنا ضروری ہے، قطعاً نظر اس کے کہ اسے سہولت مل رہی ہے یا جلاز دقت، یہ بیٹا کیا

ساتھ کرنا پڑ رہا ہے۔ کرنسی کے لین دین میں بھی احکام شریعت کو مد نظر رکھنا ضروری ہوگا۔ کیونکہ موجود دور کے آنکھ مائی معاملات ہر لین دین سود پر مبنی ہوتے ہیں۔ انکم از کم ان میں سود کا شہ (شہ پر) لکھنا پڑتا ہے۔

روپیوں یا کسی بھی کرنسی کے لین دین میں سب سے زیادہ دور اسے نبھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ مگر آئی آج کے اور حضور ﷺ کی امانت مبارک میں جتنی بھی کے ساتھ اس سے روکا گیا ہے۔ مگر یہ بھی اتنی سختی اور قوت کے ساتھ دیکھ کر کسی معمرات سے روکا گیا ہوگا۔ اس لیے اس کا تجزیہ ضروری ہے کہ اس میں روکا گیا ہے یا نہیں؟

عام طور پر بینک سے ہونے والے لین دین کی صورت میں ہوتی ہیں:
۱۔ کھاتہ دار نے اپنی رقم بینک میں جمع کی۔ بینک نے حسب ضرورت رقم نکالنے کے لئے کھاتہ دار کو بینک جاری کیا۔ اب وہ بینک کے دائرہ معاملہ بینک سے لین دین کرتا ہے، اگر وہ کرنٹ اکاؤنٹ ہولڈر ہے تو سودی لین دین کی بات ہی نہیں آتی بلکہ اگر وہ سیونگ اکاؤنٹ ہولڈر (بچت کھاتہ دار) ہے تو سلا، نے قوی کیا ہے کہ سود کی رقم بلا حیت وہ اب صدقہ کر دے، اب معاملہ کرنے میں کوئی تباہت نہیں۔

۲۔ دوسری شکل یہ ہے کہ کھاتہ دار کچھ سالانہ سودی رکھ کر فیضیہ جابرست (Goodwill) کی بنا پر بغیر سودی رکھے کچھ رقم بطور قرض حاصل کرے، اور اس کے لئے سود کی معین شرح ۱۰٪ کرے۔ اس شکل پر سلا کا اکتفاء ہے کہ یہ جائز ہے۔

لیکن بینک سے جاری ہونے والے کارڈ کی تیسری ہی حیثیت نظر آتی ہے، بغض جہوں سے اس میں روٹھ آتا ہے، اور بغض جہوں سے اجاحت کا پہلو جھلکتا ہے، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کارڈ کی جہوں قسوں پر اجتنابی اقتصاد کے ساتھ الگ الگ روشنی ڈالی جائے۔

۱۔ نئی ایم کارڈ

سوانحہ میں اس کی جو تفصیل بتائی گئی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ:

اس کے لئے الگ سے کوئی معاوضہ کسی عنوان سے ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

لیکن تاہم ہر جگہ دیا نہیں ہے، مختلف ممالک میں بینکوں کی اپنی اپنی پالیسی ہوتی ہے، جہاں بینکوں کے درمیان مسابقت زیادہ ہوتی ہے، وہاں اسے نئی ایم پر کسی طرح کا معاوضہ وصول نہیں کیا جاتا، لیکن جہاں بینکوں میں مسابقت نہیں ہوتی اور بینک کے پاس مطلوبہ تعداد میں اکاؤنٹ ہولڈر ہوتے ہیں، مرد ملو پہ شرح تک فن کا کاروبار چلتا ہے، وہاں کارخانہ بھی اس بینک کی طرف زیادہ دتا ہے، اس صورت میں برساتا دیا جاتا ہے اسے نئی ایم کا راز بھی اجرت طلب کر لیتا ہے، برسات میں صورت حال جو بھی ہو، لیکن ہمارے ملک میں بعض بینک اسے نئی ایم کا راز پر اجرت لیتے ہیں، بعضوں کے نہیں لینے کی بھی مثال ملتی ہے۔

سوانحہ میں جو تفصیل بتائی گئی ہے اس کے مطابق جو صورت حال ملتی ہے، جو قدر بنا بینک سے منشا ہے، کہ اکاؤنٹ ہولڈر اپنے اکاؤنٹ میں موجود رقم کے مطابق ہی نقد رقم حاصل کر سکتا ہے، لہذا صرف یہ ہے کہ اسے نئی ایم میں کہیں سے بھی رقم حاصل کر سکتا ہے، جبکہ بینک کی صورت میں معینہ جگہ سے ہی رقم نکالنے کی گنجائش ہے۔ مگر دوسرے جگہ برسوں سے بہت سارے بینکوں نے بھی یہ سہولت دی ہے کہ ہر مہینہ بینک اس بینک کی مثال جہاں بھی ہو وہاں سے رقم حاصل کر لی جائے تاہم اسے نئی ایم کا راز کا راز اور سہولت کا سیدھی بینک سے زیادہ آسان اور کاروباری افراد کے لئے سہولت ہے۔

۱۔ اسے نئی ایم کارڈ

اسے نئی ایم نظام میں، بطور کوئی قیادت نظر نہیں آتی، اس کو ہم ”سٹیج“ سے منشا ہے بھی نہیں کر سکتے، کیونکہ کساد اور بینک سے کوئی قرض نہیں لیتا، بلکہ اپنی ہی جمع کردہ رقم حاصل کرتا

ہے، اگر آپ کماؤ دار کی بیع کر دو رقم کو ویک کے بعد قرض سمجھتے ہیں اور یہ یاد رکھتے ہیں کہ ویک نے فطر طریقہ اہل بقیہ کوئی چیز سے نہتے کے لئے دو کارڈ لٹا دیا ہے، اس لئے موقوفہ کے ذکر کر دو سچے سے مشابہ ہے، اور اس سے یہ تو یہ بات قرین قیاس نہیں ہوگی، کیونکہ کماؤ دار ویک سے قرض بھی نہیں لیتا، بلکہ اپنی ہی کوئی نعمت وصول کرتا ہے، اگر باقرض و قرض ہی ہے تو یہیں کوئی قرین دوسرے سے متعلق قرض وصول نہیں کرتا۔

اگر ہم یہ بھی قرض کر لیں کہ یہ سچے سے مشابہ ہے، تب بھی اس کے جو ذریعہ سے مراجع نظر آتی ہے، معاملہ کو گھٹ کرنے کے لئے مناسب مفہوم یہ ہے کہ پہلے سچے کو سمجھ لیا جائے۔

”سچے ایسا ہی معاملہ ہے، جس میں ایک شخص دوسرے کو اس شرط پر قرض دیتا ہے کہ وہ فلاں شہر میں اس کو یا اس کے نائب کو یا اس کے کسی قرض خواہ کو دو رقم دے گا۔“

”ہی معاملۃ مالیۃ بقرض لہا ائسان قرضا لاحقر فی بلد لہو لہ المعترض لو ماتہ او علیہ ای المعترض نصفہ لو ماتہ او فانیہ فی بلد آحر معین“ (فقہ اسلامی اور اردو ۲۸/۴)۔

ایک شخص نے اسے اس شرط کے ساتھ کر دیا تو قرین قیاس ہے کہ اس سے مفہوم مفہوم ہو اور مطلب مفہوم میں شرط یعنی قرض ہو، اور مرخصانی نے اسے یہ کہتے ہوئے کر دیا تھا ہے کہ مفروض اپنی ذات سے راستہ کے فطرت کو دور کرتا ہے، اور یہ ایک قسم کا نفع ہے، حالانکہ اس سے روکا گیا ہے: ”یہی رسول اللہ ﷺ عن قرض حرم معاً“ (پہلی ج ۱/۲۵۴)۔

یہاں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اسنی امام کا معاملہ کوئی شرطیہ معاملہ نہیں ہے، ویک کماؤ دار کو اس کے لئے مجبور نہیں کر سکتا، دوسری بات یہ ہے کہ ”فطر طریق سے اٹھانے“ کا برقصہ فقہاء کے دہنوں میں قائم آج اس کا تصور بھی نہیں ہے، کیونکہ فقہاء دین کی جو تصویر اور کرنسی سے معاملہ کی جو صورت ہمیں پیش آتی ہے، اس کا دار اس سے بیکر مختلف ہے۔

مالکیہ نے ضرورت کی شرط میں اس کے جو ذرا کاٹ دی ہے، یہ دیکھنا بھی اس کے جو ذرا کے

کائل ہیں، بشرطیکہ وہاں کوئی متعلق نہ ہو، معاملہ انی جیسے اور معاملہ انی قیم۔ مطلقاً ہوا کے کائل ہیں، کیونکہ یہاں متعلق وہاں نہیں کو ہے۔

اسے فی حکم نظام پر جس ذرا ہے سے بھی نکل ڈال لی جائے اس میں رہو، اکیلا نکل نہیں آتا، اگر اسے ہا ہا نہ کہیں گے تو لا محالہ چیک کے ذریعہ انجام دینے ہائے واسطے لین دیں گے معاملہ کھلی ہا ہا نہ ہوگا۔

ڈیوٹ کارڈ

اگر بعض چیزوں کے اسے فی حکم کارڈ پر اجرت لینے کے اصول کو دیکھیں، جس کا ذکر سو اچھا میں نہیں ہے تو اس صورت میں اسے فی حکم کارڈ اور ڈیوٹ کارڈ میں کوئی چیز دی فرقی نہیں رہے گا، کیونکہ کارڈ جاری کرنے کی اجرت یہاں بھی لی گئی اور وہاں بھی لی گئی، البتہ ضمانت کے لحاظ سے فرقی کیا جاسکتا ہے، کہ ڈیوٹ کارڈ میں دینے والی دو سہولیات ہیں اور اس میں کارڈ ہولڈر کے لئے استفادہ کا پہلو زیادہ پایا جاتا ہے۔

لیکن تنگو کو ہم صرف اس بات پر نظر میں آگے بڑھا رہے ہیں کہ ڈیوٹ کارڈ پر اجرت لی جاتی ہے۔

جانشین اسلام نے دہا اور شہدائے نجات کی تاکید کی ہے، لیکن کسی بھی معاملہ میں دہا کا حکم نافذ کرنے میں اس کے دیگر پہلوؤں سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا، یہاں چند باتیں قابل غور ہیں: ۱- چیک کوئی خیراتی اور دینی ہے، اور نہ ہی اس کی خیرا وفاق فی تکمیل قدر ہے، اس کی خیرا محض تہات اور متعلق کے حصول پر ہے، اگر چیک اپنی ضمانت کے عوض دیکر بھی طلب نہ کرے تو آخر اپنے اثر اجابت سے طرح پوری کرے؟ خصوصاً اس معاملے میں سب کا ہم دہا سے بچنے کی بھی تاکید کرتے ہیں، جو جو صورت میں چیک کوئی قرض نہیں دے رہا ہے اور اس پر اجرت طلب نہیں کر رہا ہے بلکہ ایک اضافی ضمانت انجام دے رہا ہے، اور کھاتہ دار اس کو اضافی

سویاتہ فرام کر رہا ہے، کارڈ کی طباعت، الی کو محفوظ رکھنے اور الی کو ایک کتاب سے مربوط کرنے میں چیک کا صرفہ ہے، چیک پر قس سے وصول کرے۔

۲- یہاں اعتراض الی ہوتا ہے تھا کہ چیک نے جڑا حادہ کارڈ لٹو کیا اور یہ کارڈ الی رقم کو اپنے ذمہ میں رکھنے کے عوض سے جو کہ کھاتہ دار چیک میں جمع کرتا ہے، لیکن الی کی صورت میں باامثال نقل پر شہ کیا جانا چاہئے نہ کہ الی صورت میں۔

۳- یہ صورت اچھی عام ہو چکی ہے کہ الی پر عموم بلونی کا اطلاق ہو سکتا ہے، نیز ضرورت بھی اضافی ہے، اور غابر ہے کہ اگر معاملہ ایسا ہو تو حکم میں تخفیف برتی جاتی ہے۔

۴- چیک اپنے کھاتہ دار کو ایک چیک لٹو کرتا ہے، کھاتہ دار خاص مدت سے پہلے الی چیک کو استعمال کر لیتا ہے، لیا کھاتہ دار کو زیادہ صلوات پر مشتمل چیک کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن صورت میں چیک چیک کا بھی مخصوص حادہ ملتی ہے، کیا ملادہ کریم چیک کے الی حادہ ضد کو اور چیک کے الی طرح کے نہیں، لیکن کو بھی ماباز کہتے ہیں۔

الی کہ ماباز کہ چیک کی اضافی مدت، عموم بلونی، ضرورت اور عام چیک کے نہیں دین سے مشابہ ہونے کی وجہ سے جو ذریعہ طرف ہے۔

کرڈٹ کارڈ:

کرڈٹ کارڈ آئی جی جیوں سے رہا اسکے ذمہ سے ملتا ہے۔

۱- کارڈ ہالڈر چیک سے جو رقم لیتا ہے، لی چیک الی کو صحیحہ رقم استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے، وہ رقم الی کی اپنی نہیں ہوتی، کھاتہ دار کی محض شخص مہارت اور کارڈ ہالڈر حیثیت کی بنیاد پر وہ رقم فرام کی جاتی ہے، الی لئے وہ ایسے قرض کے زمرہ میں آتی ہے جس سے قرض حاصل کیا جا رہا ہے۔ "وقد مہی رسول اللہ ﷺ عن فروع حرم مفعلاً۔"

۲- رقم کالج پر ہی شرح کے مطابق علاحدہ ایک مختصر رقم سر ہی چارخا کے نام پر عدا

کر لی پڑتی ہے، اور دور درجہ کی واضح ترین مثال ہے۔

۲۔ مقررہ جلتے کی رقم جو ان کرنے کی صورت میں پورے شرح کے حساب سے جو اضافی رقم ہوا کر لی جاتی ہے، اسے منہ دیو ہے۔

حاصل یہ کہ یہ معاملہ رجوع سے شروع ہو کر رجوع ختم ہوتا ہے، اسی لئے اہل اہل و اجتہاد ماننا کہ اسے درست ہے۔

جوابات

۱۔ مذکورہ تفصیل کی روشنی میں سلسلہ اسرار اب اور نہ ٹیل، چہ؟

۱۔ درست ہے، اور بیک سے ملتا ہے۔

۲۔ درست ہے۔

۳۔ درست ہے۔

۴۔ انبہ مال کو کیجئے ہوئے، درست ہے۔

۵۔ سہ حال میں، درست ہے۔

بینک کے مختلف کارڈز اور شرعی رہنمائی

ڈاکٹر تھمرہ سامی *

۱۔ ای سی ایم کارڈ

چونکہ ای سی ایم کارڈ سے استفادہ بالکسی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے ہوتا ہے، اس لئے شرعاً اس سے استفادہ کی رخصت ملتی چاہئے۔

۲۔ ڈی بی کارڈ

ڈی بی کارڈ سے بھی استفادہ اور اس سے خرچ و خرعت کی شرعاً ممانعت ملتی چاہئے، کیونکہ فی زمانہ نقد رقم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا مشکل ہو گیا ہے، کیا معلوم ہیں کہ ساتھ ساتھ ہاں بھی محفوظ رہے گی یا نہیں، شریعت کے مقاصد غرض میں خلاف عکس کے ساتھ حفظ مل بھی محسوس ہے، جس کی بابت ماہرین مالی نے اذہانتاً (۲۸، ۲۷، ۲۸) میں تفصیلی بحث کی ہے، نیز یہ مانیات کے قبیل سے گھر میں آ رہا ہے جس میں مختلف بھیج ہوئی چاہئے۔

”المشقة بحلب النیسر“ (۱۲۷۷ھ، ۱۲۷۸ھ)۔

ڈاکٹر وہبہ الزہریؒ اپنی کتاب ”تخریج الفہر، رد الشرعیہ، ۶۰۶“ میں رقم طراز ہیں:

”مستند صرف وہی شخص نہیں ہے جس کی ہاں کھانے، پہنے کی وجہ سے ضرر ہو

۵۴ شیخ الحدیث، دہلی، دارالعلوم۔

بلکہ کسی دوسری وجہ سے بھی ہو تو مضطر ہو گا۔

پس اگر وہ اس طرح کے کارڈ سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

۳۔ فیس کا شرعی حکم

وہوں قسوں کے کارڈ کے حصول کے لئے اگر کچھ فیس دینی پڑے تو جائز ہے، اگرچہ وہ بدلتی گلیتے چیز ہے۔

”چونکہ ان دنوں جو عائلوں کا مسئلہ منہ کے لئے کثرت لیا معذور ہے، اس لئے ضرورتاً جاہلیت عامہ کے باعث اہل علم لیا جائز ہے، کیونکہ اہل علم نے اپنے کی بنیاد پر مصالح معطل ہو کر رہ جائیں گی۔“ (۱۱/۱۵۵ ص ۱۵۵)۔

مولا باقی ثنائی صاحب بھی بر ذریعہ کے قائل ہیں کہ اس فیس کو دفتری امور کی انجام دہی، مضمون لکھ مضمون منہ سے خط و کتابت، جملہ ملازمین کی اہل علم اور سب سے زیادہ شریک یہ اہل علم سے زیادہ ہے۔

”شرعاً کوئی ممانعت نہیں اس پر کہ قرض دیندہ چیک ایک اہل علم منہ کی انجام دہی پر جو چیک کو درکار ہے متعین کر لیں بشرطیکہ یہ اہل علم اہل علم سے زائد نہ ہو۔“ (۱۱/۱۵۵ ص ۱۵۵)۔

فی زمانہ اس طرح کے مسائل کا تعامل بہت جاہل ہے اور فقہاء نے تعامل کو بھی بحث قرار دیا ہے (دیکھئے نوائے کتب و ادارت ص ۱۱۶)۔

نیز یہ بھی ممکن ہے کہ جس کی طرف سے ملان لی گئی ہے اس سے احتیاجاً دین کسی وجہ سے نہ ہو سکے تو اس صورت میں منان لینے والے کا نقصان ہوگا، اس لئے اس عنائی عمل پر اہل علم لی جاسکتی ہے، خاصہ کہ سائنسی قدامت و ہنگامہ اہل علم کے لئے کے جواز کے قائل ہیں (دیکھئے نوائے کتب و ادارت ص ۱۱۶)۔

علامہ ترمذی کی رائے یہ ہے کہ بیت شمال میں اگر گھنچا کشت نہ ہو تو بطور قیاس حد درجہ اس سے تہہ مردہ سر کی اہت وصل کی جائے گی۔

”لَنْ يَكُنَ لَهُ بَقْعَةٌ عَلَى ذَلِكَ أَمْرُ الْغَيْبِ بِوَيْدُونِ الْقِسْمَةِ فِي بَيْتِ الْحَرَمِ“
ماجر معلوم وذلك صحيح لأنه يعمل لهم عملاً معلوماً فلا بأس
بالاستحاضار عليه“ (المسند ۱۲: ۱۳۲-۱۳۳)۔

”لأن عامه يكتفى في كذا كذا من غير أن يكون له نص في ذلك“ اور یہ روایت یہ کہتی ہے کہ
ہو جانے کے باعث کہ وہ اس طرح کی ضمانت پر موقوف نہیں کرتے، مال کے اقرار سے
اہت کا حاصل کرنے میں کوئی قیامت نہیں ہے“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۶۰)۔

علامہ سیوطی کی ۱۰ شواہد ص ۹۹ پر دی گئی جزیہ ”الحاجة اذا عشت كانت
كالضرورة“ بھی اسی جہاز ہی کا موجب ہے، کیونکہ نہایت کارڈ وغیرہ جو نہیں دی جاتی ہے وہ
ضرورتی ہے، نیز جب کوئی دکانی حاجت ضرورت کارڈ حاصل کر لیتی ہے تو وہ شخص بطور بھی
حاجت نہیں ضرورت کارڈ دی جاتی ہے، جیسے کہ فقہاء فقہاء کے س ۱۰۹ پر جو تحریر فرما رہے ہیں
”الحاجة في حق أحادي الناس كالحاجة في حق عتلة الضرورة في حق
الواحد المضطر“۔

۳۔ کرپٹ کارڈ

الف۔ اس امر کو دیکھیں کہ یہی حیثیت ہوتی ہے جو جو اب سمجھ کر رہی ہے۔
ب۔ بظاہر ”کل لوص حرمه بقعا فهو دوا“ کے تحت یہ رقم سو ہوتی ہے۔
کیونکہ یہ رقم زیادتی ہے جس کے عوض کوئی مٹی نہیں یعنی یہ زیادتی لافوض ہے، اور یہ اکثر اس
بارخ کے قبیل سے معلوم ہوتا ہے جو بارخ ہے، لیکن مولانا مفتی نظام الدین صاحب لکھی
ہی بیٹائی کے تحت سو فی قرض کے جواز کے قائل ہیں۔

”اگر ہن میں ار کی رقم سے کم رقم میں کام کرنے میں معیشت میں لگی ہو بیٹائی ہوتی ہے اور ضروریات پروری نہیں ہو پا رہی ہو یا غیر سودی قرض مکان خریدنے کے لئے نہیں ملتا تو پورے دن ہن سے کام بھی کر سکتے ہیں اور سودی قرض بھی مکان خریدنے کے لئے لے سکتے ہیں جب کہ رہنے کے لئے مکان نہ ہو یا غیر ذاتی مکان کے پر بیٹائی ہو“ (۱۵۴ ص ۱۳)۔

دہن میں یہ بات آتی ہے کہ مکان کی ضرورت اور تجارت کی ضرورت دونوں میں کافی فرق ہے۔ مکان کی ضرورت تو ایک بنیادی ضرورت ہے، جب آدمی نکاح کرتا ہے تو عقد و منہی عورت کا وہابی حق ہوتا ہے ہی لے اگر کوئی آدمی اس شرط پر نکاح کرے کہ تم کو کوئی دکان نہیں دیں گے تو بھی من دونوں کی ذمہ داری شوہر پر عائد ہوگی۔

لیکن اگر ہن مسئلہ کی تعبیر یوں کر دی جائے کہ کارڈ کے اجراء پر جو نہیں دی جا رہی ہے وہ حقوق کے حصول کے لئے، پھر اگر اس کارڈ سے رقم نکالی گئی یا بھٹل گئی تو اب اس کارڈ کا نکاح میں بھی تو کفایت و غیرہ کی ضرورت پڑے گی، اس لئے اس دوسری رقم کی ادائیگی کو اتنا بہت کاہل مان لیا جائے تو جہاز کی گھانٹیں بھل سکتی ہے، پھر حال اس طرح کی شوق سے نہننے کے لئے جائز کے دہن میں یہ بات آتی ہے کہ مسلمان اسلامی طرز پر کمپنیاں قائم کریں، کیونکہ اب بہت اذالہ تو ہے نہیں کہ اس سے پیسے مل جالیا کریں۔

نار سے ہندوستان میں بیک کی ممانعت سے تجارت کا کوئی لازمی اور ضروری نہیں۔ اگر بیک کے ذریعہ تجارت ضروری ہوتی تو ”الضرورات تنسیح المحظورات“ کے تحت جواز کی غفلت بھل سکتی تھی۔

آدمی کرپٹ کارڈ کے حصول کے لئے ممانعت کے طور پر جو پر ہنٹی، چاند اور غیرہ دکھاتا ہے کیوں نہیں اس کا کچھ حد ضرورت کر کے تجارت کرتا، لیکن اگر کرپٹ کے طور پر اس نے اپنا ایک مکان ہی دکھایا جس کے سوا اس کے پاس نہ کوئی رہنے کے لئے جگہ ہے اور نہ ہی کوئی پر ہنٹی، غیرہ ہے تو اس صورت میں جو رجحان جاری ہو کر کی صورت نکلی جائے، پھر بھی ہندو کا خیال

ہے کہ آدمی صحت مزاجی کر کے اپنے صحت کے پیسوں سے تباہ کرے جس پر ہر طب
الخاصہ اور اہل کے رسول کی جانب سے روکتوں کے بہت سارے معرے ہیں۔

ج- یہ بات شہ ۳۰ ہے کیونکہ یہ زیادتی صحت کے خلاف ہے اور وقت صحت ہے،
”والوصف لا یفادہ نفس“ (صحت کے باطنی اثر نہیں ہوتا ہے)۔

بندہ کے نزدیک حضرت مفتی نظام الدین صاحب علیہ الرحمہ کا فتویٰ ”حق الملتہور
وقت مقررہ کے اندر ادا کرے اور مجبوری کی صورت دوسری ہے الیٰ پر گنجائش ہوتی ہے (نظام
الدینی ۲۳۸) سے لے کر صحت کا باپ کل جائے گا اور ہر شخص اپنے کو مجبور و مظلوم سمجھ جائے گا جس سے
۳۰ کا پیسہ بچ جائے گا۔

خلاصہ بحث

۱-۲۰۱- اس نئی حکم کارڈ اور ڈیجٹل کارڈ سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

۳- کارڈ کی فیس لی جاسکتی ہے الیٰ فیس کی بختری ضروری اہم اور ہی وغیرہ کے لئے
محول کریں جسے طریقہ یہ فیس الیٰ صحت سے ڈال دینا ہو۔

۴- اثب: الیٰ فیس کی یہی حیثیت ہوگی جو جو آپ ۳۰ میں گن رہی ہے۔

ب- الیٰ رقم کو نفاذ کارڈ کی فیس قرار دیا جاسکتا ہے۔

ج- یہ بات شہ ۳۰ ہے کیونکہ یہ وقت کے باطنی اثر ہے۔

بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈز میں غرور کا پہلو

مولانا عظیمیہ عالم گامی مدظلہ

تہارت و معیشت کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے بینک کی جانب سے مختلف پروگرام اور سہولتیں چلائی جاتی ہیں۔ یہ تو نہیں کہا جاسکتا ہے کہ بینک کا مقصد صرف نان اور سوسائٹی کو فائدہ پہنچانا ہے، بلکہ مذہبی مقصد میں مان لیا جاتا ہے۔ ضرور ہے کہ کئی اور سہولتی معیار بینک کے قیام کا بنیادی فرض تعلق کے حصول کے ساتھ درست رہنا ہی بھی ہے، اس کے لئے بینک کی جانب سے دی گئی مختلف سہولتوں کو اسلام کی سہولت پر پرکھنا چاہئے، اگر یہ سہولتیں شرعی قواعد و ضوابط سے میل کھاتی ہیں تو انہیں اپنانے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اگر بعض شریعہ کے خلاف ہوں تو ایک مسلمان کے لئے ان سہولتوں سے احتیاط و قلعہ درست نہیں ہے، اس لئے سب سے پہلے احتیاطی تدابیر کے ساتھ غور کیا جانا چاہئے کہ موجودہ بینکنگ سسٹم میں کون کون سے مسائل پیدا ہوئے ہیں، مثلاً یہ سب سے پہلے دنیا کی برقی ایجاد اور نئے نظام کو اپنا کر استعمال کیا جائے اور نہ ہی یہ کہ ہر لحاظ کو تو بہت تامل کے ذریعہ درست کرنے کی کوشش کی جائے، بلکہ ہر مسئلہ پر قرآن و حدیث اور دین کے دوسرے مصادر کو مدعا دیکھا جائے، صرف عادت و رواج، اقلام، عام ضرورت، حاجت و شریعت کی نزاکت اور دوسرے قواعد و ضوابط اگر دین میں رہے تو سہولت کے ساتھ مسائل حل ہو سکتے ہیں اور امت کی صحیح رہنمائی میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی، جیسا کہ ملک اسیر، ابن ملک میں قائم مختلف فقہی اکتانہ میں نے نیکر میں جدید مسائل پر بحث کے بعد صحیح نتیجہ کا فیصلہ کیا اور یہی حقیقت ہے

تجارت جاری رہیں گے۔

ان مذکورہ مقدمات کی روشنی میں بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈوں کے سلسلہ میں غور کرنے کے بعد یہ رائے سامنے آتی ہے:

۱۔ اسے فی ایم کارڈ

اسے فی ایم کارڈ کا استعمال اور اس سے اشتداد و شرمائزہ ہے، کیونکہ اس کے جاری کرنے کا مقصد کماتہ واروں کو رقم کی منتقلی اور رقم کے حصول کے لئے سہولت فراہم کرنا ہے، کہ کماتہ وار شہر یا ملک کے جس علاقہ میں جب چاہے اپنی بیج کردہ رقم میں سے ملتا چاہے نکال لے جائے اور کارڈ جاری کرنے والوں کے ساتھ عام فوکن کا بھی قاعدہ ہے کہ چوری اور ڈاکوئی سے رقم محفوظ رہتی ہے، دوسرے شہر میں جانے کے بعد حسب ضرورت اسے فی ایم نظام سے کارڈ کے ذریعہ روپے حاصل کر سکتا ہے، چونکہ اس کارڈ میں یہ بات شامل ہے کہ کماتہ وار اپنی وہی رقم نکال سکتا ہے جو پہلے سے بینک میں بیج ہے، اس سہولت پر نہ تو کوئی رقم برقی پڑتی ہے اور نہ کوئی معاوضہ، اس لئے شریعت کے خلاف اس میں کوئی ایسا بات ٹک پائی جاتی ہے جس بخلاف اس کو ناجائز حرام یا غلط قرار دیا جائے۔

ڈیجیٹل کارڈ

ڈیجیٹل کارڈ کی تعریف اور خصوصیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کارڈ سے اسے فی ایم کارڈ کے درمیان کوئی خاص فیاضی فرق نہیں ہے، اس کارڈ کے ذریعہ بھی کماتہ وار صرف بینک میں پہلے سے بیج کردہ رقم کو ہی استعمال کرے، خواہ یہ استعمال اہمیت کے ذریعہ دوسرے کے کماتہ میں رقم منتقل کرنے کی چاہ میں ہو یا نقد رقم نکالنے کی صورت میں یا اور بھی استعمال کا کوئی طریقہ ہو۔ ان تمام صورتوں میں اپنی بیج کردہ رقم میں اتصرف کر رہا ہے جس کا کماتہ دار کو اختیار ہے، اس لئے

کہ وہ رقم کا مالک ہے، اور مالک کو اختیار ہے جس طرح چاہے شرعی حدود میں روکے اپنے مال کا استعمال کرے اور اسے اپنی انیم کارڈ کی طرح اس کارڈ کا بھی مالک ہے کوئی معاملہ نہیں دینا چاہتا ہے کہ جسے سو کا نام دیا جائے۔

۳۔ فیس کی حیثیت

اہل بیت ایک کامل لطافت یہ ہے کہ اس کارڈ کے خوانے کے لئے جو فیس دیا کرتی ہوتی ہے اس رقم کو کون سا مال دیا جائے، اس کارڈ کے حصول کے لئے دی گئی رقم جتنا جمع کرو رقم کے علاوہ ہے جس کا عوض رقم کی شکل میں کماتا دیکھنا حاصل نہیں ہوتا، کوئی اور چنگ کو زائد رقم دے دیا ہے، جس کے تین سو روپے کا شہ پکا ہوتا ہے لیکن جزئیات دیکھنا اور مقاصد پر اگر مگر ہی نظر ڈالی جائے تو اس نتیجہ تک آسانی پہنچا جاسکتا ہے کہ یہ سو نہیں بلکہ کارڈ بنانے کی اہمیت ہے، اس لئے کہ چنگ پر یہ ضروری نہیں ہے کہ کماتا دیا وہی کو کارڈ کی اس سہولت کے لئے مصلحت نہ مت اہتمام دے، اس میں غم کا شہ رنسر اور دستاویزات کے اہمیت ہیں، جن کو انیشی کی کا سامان بھی کہا جاتا ہے، ان تمام امور کی اہمیت ہی کے لئے چہ کی ضرورت پیش آئے گی، جس کو صرف چارٹ یا فیس کا نام دیا جاتا ہے، ڈیجیٹل فیس میں اس کی تخلیق ہو مسئلہ ہے جو فقہاء نے بیان فرمایا ہے کہ کاغذی اور مفتی کے لئے ثوی اور فیصلہ کرنے پر مدعی اور مستحق سے اہمیت طلب کرنا جائز نہیں ہے، لیکن مفتی کے لئے ثوی قریر میں لانے اور کاغذی کے لئے دستاویزات نکلتے اور رجسٹر میں اہمیت رکھنے کی اہمیت لہذا جائز ہے۔

بشرطیکہ یہ اہمیت ایسے کاموں پر آنے والی اہمیت نہیں ہے تو وہ نہ ہو (دیکھئے ہدایۃ القاری، ج ۱، ص ۱۲۷، طبع ۱۳۷۷ھ)۔

اس کارڈ میں کے اہمیت میں ہی جانے والی فیس کو ڈاکٹر، محکمہ اور دواخانہ کی فیس پر بھی فیس کیا جاسکتا ہے، کیونکہ یہ ملک بھی مصلحت اور صحت کی اہمیت لیتے ہیں۔

۳۔ کرپٹ کارڈ

اس کارڈ سے انتظامیہ کا جو طریقہ کار و نظام میں ذکر کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ماقبل دونوں قسموں کے کارڈ سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ اس میں کارڈ پر ادھار ہوتا ہے یعنی پرک سے وہ ایک مخصوص مدت تک کے لئے قرض لیتا ہے اور پرک اس کے عوض میں ہر ایک مقررہ مدت میں کما جائے۔ اسے فیس کی شکل میں مبالغہ وصول کرتا ہے جس کے سہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث، بلوچی ایک جگہ دہا کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”الربوا هو القروض على ان يؤدى إليه اكلو وفضل معا احلہ“ (۱)

ملاحظہ ہو (۲)۔

اسی کو دیکھنا لکھیہ بھی کہا جاتا ہے جس کا زمانہ جاہلیت میں عام روایت تھا، اسی کے ساتھ اس کارڈ کے معاملہ میں یہ بات شامل ہوتی ہے کہ کارڈ کا استعمال جب نقد رقم لانے کے لئے یا کسی کے کماؤ میں متعلق کرنے کے لئے کیا جائے تو اصل رقم کے ساتھ مزید ایک رقم کی ادائیگی اس کے ذمہ لازم ہوگی، اسی طرح کارڈ کے ذریعہ خرچہ ادا کرنے پر مطلوبہ رقم چند روپیہ میں ادا کرنے کی صورت میں پھر شرح کے حساب سے مزید رقم لازم ہوتی ہے، یہ دونوں شکلیں واضح طور پر سودی کا رد ہمار میں داخل ہیں، اگرچہ اس کی ایک صورت انجہ چند روپیہ میں خرچہ ادا کرنے میں دینی رقم واپس کر دی جائے۔ بظاہر جابر معلوم ہوتی ہے لیکن چونکہ نقد ایک ہے اور سلب نقد میں کسی سودی شرائط داخل ہیں جن کا نقد قرض نہیں ہے، اس لئے پورا مقدمہ نامہ ہو جائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ اعداد و حساب میں قطعاً بالشرط سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ اس میں حقائق میں سے کسی ایک کا انحصار لازمی ہے اور یہ مستثنیٰ نقد کے خلاف ہے، طاسر ثانی نے ”مطلب فی البیع مشروط فاسد“ (۳) ذکر کیا (۴) جو دینہ کے تحت جو حکم کیا ہے اس سے بھی اس مسئلہ پر کافی حد تک روشنی ملتی ہے۔

بھڑ ہے کہ اس موضوع کے اختتام پر مجمع اچھی سلامتی مکہ مکرمہ کے قہقہہ ہونے والے کیا رہیں گی یہ سیدنا کے آخوین فیصل پر ایک نگر ڈال لی جائے، غور و خوض اور بادشاہ کے بعد انسانی طور پر اس سیدنا میں پیر اور بادشاہ کی کیا کیا؟

”اگر فرض خواہ نے مقررہ فیض پر شرط لگائی یا اس پر لازم کیا ہو کہ دونوں کے مابین مقررہ حد کے اندر درجہ کی میں اگر مقررہ فیض یا غیر کرتا ہے تو ایک مقررہ مقدار میں یا کسی مقررہ شرح سے ملتی ہے، مادہ دیکھا تو کسی شرط کا نرم و پل ہے، اس کی تکمیل ضروری نہیں بلکہ جائز بھی نہیں ہے۔ خود شرط لگانے کا کوئی چوک ہو یا کوئی اور شخص، اس لئے کہ یہی میں دیکھا ہے، جس کی حرمت کے لئے آیت نازل ہوئی تھی (تاکہ مقررہ شرطیں) ۳۳ مطہرہ ملاک کو اختیار کیا جائے۔

ملاک قہقہہ ایک نئی افلا کے قبضہ سے سیدنا میں کے لئے فیصلے کی مہارت بھی کہہ اس طرح ہے:

”فرض خواہوں سے فرض میں، یقینی رقم سے زائد وصول کرنا، چاہے اس کا کوئی سا بھی طریقہ ہو اختیار کر لیا جائے، ہرگز جائز نہیں اور فرض سے زائد حاصل کی گئی رقم شرعاً حرام ہے“ (مجلد اولیٰ ص ۳۷۷)۔

خلاصہ بحث

- ۱- اسٹیٹ بینک کارڈ سے استفادہ شرعاً درست ہے۔
- ۲- ڈیجٹل کارڈ سے استفادہ اور اس کے ذریعہ، جو فروخت جائز ہے۔
- ۳- مذکورہ دونوں قسموں کے کارڈ کے حصول کے لئے بطور فیس دی گئی رقم سر میں جائز اور اگر وہ خدمت کے حکم میں ہوگی جو شرعاً جائز ہے۔
- ۴- ایف ڈی کارڈ حاصل کرنے اور استعمال کرنے کے لئے اگر وہ فیس جو قدرہ قدر کا جائز ہے وصول کی جاتی ہے، اس کے حکم میں ہے۔

پ۔ اس کارڈ کے ذریعہ حاصل کردہ نقد رقم کے ساتھ مزید جو رقم ادا کرنی ہوتی ہے وہ بھی شرماسو ہے۔

ن۔ اس کارڈ کے ذریعہ خرید کردہ اشیاء کی قیمت کے طور پر بینک نے جو رقم ادا کی، بینک کو اور رقم ٹائمر سے واپس کرنے کی وجہ سے جو رقم ادا کرنی پڑتی ہے وہ بھی ۳ روپے، جس سے اسٹراڈ ایک مسلمان کے لئے لہا ہے ضروری ہے۔

ہندوستانی میٹکوں کے مختلف کارڈ سے مسلمانوں کا کاروبار کرنا

مفت محمد عہد ارجم حامی مد

۱- اسٹی ایم کارڈ کا حامل اپنی جنت کرودہ رقم سے ہی استفادہ کرتا ہے، جبکہ الگ سے کوئی معاوضہ کسی نمونہ سے نہیں لیتا، بلکہ مسلمانوں کے لئے اسٹی ایم کارڈ کا استعمال کرنا جائز ہے۔

۲- ڈیجٹ کارڈ کے ذریعہ کماتہ دار بوقت ضرورت جبکہ سے رقم نکال سکتا ہے، بشرطِ ضرورت کے بعد قیمت کی ادائیگی کر سکتا ہے اور اپنے کماتہ سے دوسرے کماتہ میں رقم منتقل کر سکتا ہے، ان امور میں کوئی قیاحت نہیں، بلکہ ڈیجٹ کارڈ کا استعمال بھی شرعاً جائز ہے۔

۳- ان کارڈز کو حوالے کے لئے جو نمیں دی جاتی ہے، وہ رقم دراصل ان معاوضے کا بدلہ ہے، جو کارڈ جاری کرنے کے لئے جبکہ کو اہتمام دینی پڑتی ہیں، اس لئے شرعاً جو نمیں دینا جائز ہے۔

۴- ایک کرینے کارڈ حاصل کرنے اور اس کو استعمال کرنے کے لئے ہر اکروہ نمیں ان کاموں کی اجازت ہے، جو کارڈ جاری کرنے کے طریقے میں جبکہ کا عمل انجام دیتا ہے، مثلاً اس شخص کی کاپی بنا کر دینا، جس نے اس کو دینا کی کاپی سے کارڈ جاری کرنے والے جبکہ کا رابطہ ہے، ان کو اس کے بارے میں مطلع کرنا، اس کا تعارف کرنا اور اس کو اس کا عمل بتانا کہ وہ اپنے مالی معاملات اس کارڈ کے ذریعہ حل کر سکے، بلکہ اگر یہ کارڈ کو حاصل کرنے اور اس کو استعمال

۵- تمام پاسداری امور مندرجہ ذیل۔

کرنے کے لئے جنگ کو فیس دینا جائز ہے، اگرچہ کارڈ کی ایک حیثیت ضمانت کی بھی ہے، اس پر وہی ڈالنے والے ملحق کو ملحق بنائی گئی ہے۔

انگلیں کے لئے فیس کفالت ہے تو اگرچہ لیوا جائز نہیں لیکن اگر انگلیں کو اس کفالت پر کچھ عمل بھی کرنا پڑتا ہے، مثلاً اس کے بارے میں اس کو نصیب ہونا پڑتا ہے، اور دوسرے فقہی امور بھی انہماں دینے پڑتے ہیں، مثلاً کفالت کے سلسلہ میں اس کو مضمون (جس کے لئے ضمانت لی گئی) اور مضمون من (جس کی طرف سے ضمانت لی گئی) سے واقعی طور پر قطع و کتابت کے اور میر و بیکر کرنا پڑتا ہے اس قسم کے فقہی امور کو تو عا انہماں دینا ضروری نہیں، بلکہ انگلیں کے لئے مشکوٰۃ اور سے بیکر و من سے من تمام امور کے انہماں دینے پر اثرات مثل کا مطالعہ کرنا جائز ہے، آج کل جو جنگ کسی کی ضمانت لینے ہیں تو وہ صرف زبانی ضمانت نہیں لیتے بلکہ اس ضمانت پر بہت سے فقہی امور بھی انہماں دیتے ہیں مثلاً قطع و کتابت کرنا، کاغذات وصول کرنا پھر من کو پھر کرنا اور رقم وصول کرنا پھر اس کو بھیجنا وغیرہ ان کاموں کے لئے اسے لازماً من، عمل، فقر، عمارت اور دوسری ضروری اشیا، کی ضرورت پڑتی ہے جنگ جو یہ تمام امور انہماں دے رہا ہے پوری فتنہ میں انہماں دینا اس کے لئے واجب نہیں، چنانچہ من و دوسری انہماں دہی کے لئے جنگ کے لئے اپنے گا کہیں سے مناسب اہل لے کر جائز ہے۔ (فقہی احکامات ۲۰۰۸ء)۔

پ۔ کارڈ جاری کرنے والا جنگ شروع ہونے کی کل قیمت ادا کرتے جاتے جو کمیشن وصول کرتا ہے وہ جائز ہے، کیونکہ یہ رقم جنگ ہرگز نہ دے اور میں اس اثرت کے حق اللہ مت کی طرح ہے جو وہ مال باہر دے گا وہ اس میں حاصل کرتا ہے، اہل اس میں یہ شرط ہے کہ اس بات کا اطمینان کر لیا جائے کہ جنگ کارڈ بھرنے والے اور اس کی ادائیگی کے لئے جو رقم بھیجے ہو وہ اپنے پاس سے ادا کرتا ہے اور جس کی صورت کارڈ بھرنے پر قرض دینے کی ہوتی ہے اس کا معاوضہ جنگ وصول نہ کرے اور اس کی مدت میں کسی دشمنی کے لحاظ سے کمیشن میں کوئی کمی دشمنی نہ کرے اور اس مہلت کی اثرت بھی نہ لائے اس کو چیک کرنے کا بھیجے یہ طریقہ یہ ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ جس

فحش کا کارڈ جاری کرنے والے ونگ میں کرٹے کا کاؤنٹ ہے اور جس کا ایجنٹ کا کاؤنٹ ہے کیا دونوں قسم کے کارڈ ہولڈر اس سے کارڈ جاری کرنے والا ونگ یکساں معاملہ کرتا ہے یا مختلف؟ (کرٹے کا کارڈ ۶۹)۔

فحش کا کاؤنٹ میں ہے "ونگ ہالٹ ہو دشواری کے درمیان واسطہ بھی بنتا ہے اور بحیثیت رائل یا مکمل کے بہت سے امور انجام دیتا ہے اور شرعیات کی اور نکاح کی طرف سے لیا جاتا ہے۔ لہذا وہ ان امور کی ادائیگی میں بھی ونگ کے لئے اپنے گاہک سے اللہ کا مسئلہ کرنا جازا ہے" (فقہ کا خلاصہ ۳۹۹)۔

نہ کرٹے کا کارڈ کے ذریعہ شرج کر دو اشیا کی قیمت کے طور پر ونگ نے جو رقم ادائیگی ہے اس پر دو لاکھ کی طرف تکسٹن لے سکتا ہے بشرطیکہ اس نے دونوں طرف کے معاملات میں یکساں تکسٹن لیا ہو ایسے معاملہ میں جس میں ونگ نے قرض کے طور پر اپنے پاس سے تاخیر کو اور ادائیگی کی اور جس معاملہ میں ونگ نے کارڈ ہولڈر کے کاؤنٹ سے ادائیگی کی ہے۔

اہل کارڈ ہولڈر اپنے خود واجب اللہ رقم سے معجزہ کے اندر ونگ کو نہ لگائے تو کارڈ جاری کرنے والے ونگ کو پہلے حاصل نہیں کہ وہ اس سے تاخیر کا کوئی کرمانڈا تکسٹن وصول کرے کیونکہ یہ صورت اصل قرض پر اضافہ کی جاتی ہے جو کہ صرف حرام ہے (کرٹے کا کارڈ ۶۹)۔

کرٹے کا کارڈ کے بارے میں شیخ عبد العزیز ابن عبد اللہ آل شبراہب مفتی مملکت سعودی عرب کہتے ہیں: "قرض میا کرنے والے کارڈ یعنی جب کارڈ ہولڈر کے کاؤنٹ میں اتنی رقم نہ رہتی رقم اس نے ڈیجیٹل پر صرف کی اور کارڈ کے ذریعہ میاں ڈیجیٹل اس نے کو قرض لیا اور یہاں قرض ہے جس پر اضافی سود لیا جاتا ہے کیونکہ اصل یہ ہے کہ اگر وہ متروک کے اندر اللہ اور ادائیگی نہ کی جائے تاخیر سے سود سے زیادہ مال کارڈ پر حاصل کیا جائے تو ونگ والے سود کا حق ہیں اور یہ سود بھی سود مرکب ہوتا ہے یعنی تاخیر ادائیگی میں ہوگی اتنی سود چاہتا ہوں کہ اس طرح کا معاملہ درست نہیں ہے۔

بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ

اور قسٹیاں کا نقطہ نظر

۱۰۰ ماہنامہ راجی دہلی

۱۔ اے ٹی ایم کارڈ

بینک اپنے کمائے داروں کو یہ کارڈ اس غرض سے جاری کرتا ہے کہ ان کے کمائے میں جو رقم جمع ہے اس میں سے وہ اپنے شہر یا ملک یا کسی دوسری جگہ کیس بھی ہو جو اسے فی حکم حکام سے اپنی ضرورت کے بقدر بصورت نقد حاصل کر سکیں، اس طرح اس کارڈ کے ذریعہ لوگوں کو یہ بہت فائدہ مند ہو جاتی ہے کہ اگر وہ تھارتی مقصد کے تحت کسی بڑے شہر یا قریبی ممالک کا سفر کریں، یا ضروری سامانوں کی خریداری کے لئے باہر جائیں تو اپنے ساتھ نقد رقم لے جانے کی ضرورت نہیں رہتی، بلکہ صرف اس کارڈ کے ذریعہ وہ اس حکام سے نقد رقم نکال کر اپنی ضرورت پوری کر سکتے ہیں، اس طرح بڑی رقم کے ساتھ ہونے کی صورت میں جو توقع خطر اسے ہیں ان سے حفاظت ہوتی ہے پھر اس کارڈ سے آوی اپنی جمع کردہ رقم ہی سے استفادہ کرتا ہے، ہر اس مقصد کے لئے اسے الگ سے کوئی معاوضہ کسی صورت میں نہ دیا کرتے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ اسے سود دہرہ میں داخل کیا جاسکے، اس کی ضرورت و اطلاقیت اپنی جگہ مسلم ہے اس میں سے فائدہ اٹھانے میں

کوئی شرعی قیامت نظر نہیں آتی، لہذا اس کا رد کا حصول اور مذکور بالا ضرورتوں میں اس کا استعمال از روئے شرع جائز نہ ہونا چاہئے۔

۲- ذبح کا رد

ہنک اپنے کھانا داروں کو بیکار ڈال کر غرض سے جاری کرتا ہے کہ وہ اس کے ذریعہ شریعہ فرہیت کے بعد قیمت کی اور انگلی کرے، جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ وہ ان داروں کا رد کے واسطے سے اپنی مطلوبہ رقم کو اپنے کھانے میں پہنچا دیتا ہے، دوسرے اس کا رد کا حامل ہو وقت ضرورت اس سے رقم ٹھکانا ہے، اسی طرح وقت ضرورت ہر شخص کی مدد سے اپنی رقم اپنے کھانے سے دوسرے کھانے میں منتقل کرتا ہے، اس کا رد کے ذریعہ بھی آدمی صرف اپنی حق کردہ رقم ہی استعمال کرتا ہے اور اس کے استعمال کا کوئی معاوضہ الگ سے دینا نہیں چاہتا کہ یہ ۱۰ کے دائرہ میں آئے، جو اس معمولی قیمت کے جو کا رد ہوا ہے وقت اور کرنی پڑتی ہے، جس کا جواب آگے مذکور ہے، شرعی لحاظ سے اس میں بھی کوئی قیامت نظر نہیں آتی، اس لئے قیمت دے کر اسے حاصل کرنا اور اس سے مذکور بالا فوائد حاصل کرنا شرعاً جائز نہ ہونا چاہئے۔

۳- قیمت کی حیثیت اور حکم

اگر ہی دونوں قسموں کے کا رد کے حصول کے لئے کچھ رقم بطور قیمت دینی پڑتی ہے تو اس میں شرعاً کوئی قیامت بردھنا کھنڈ نہیں، اس قیمت کی حیثیت ایسی ہی ہے جیسے ان کا رد کا بھاری ہوتے اور وہ اوپر مذکور ہونے کے لئے قیمت جمع کرتی پڑتی ہے جو سب کے نزدیک جائز ہے، دفعی طور پر کی انجام دہی کے لئے ایسے لوگوں میں جو فراہم کرتے ہیں جو قیمت ہی کی وجہ سے حرام دہی جائے گی۔

۴- کرینے کا کارڈ

اس کارڈ سے متعلق سوالات میں یہ مذکور ہے کہ اس کے ذریعہ آدمی دو چیزیں فوائد حاصل کرتا ہے جو قیمت کا کارڈ سے حاصل ہوتے ہیں، یعنی اس کے ذریعہ خرچہ خرچت کے بعد قیمت کی ادائیگی اور قیمت ضرارت رقم نکالنا اور رقم کا پیسہ نکالتے سے دوسرے کماتے میں منتقل کرنا، اس کے علاوہ مزید فائدہ یہ ہے کہ اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے چیک میں رقم کا سو جوڑ دینا ضروری نہیں ہے، بلکہ اس سے چیک کے توسط سے صارف خرچہ خرچت بھی ہو سکتی ہے اور اس کے ذریعہ آدمی چیک سے خرچہ بھی حاصل کر سکتا ہے یا کسی کے کماتے میں منتقل بھی کر سکتا ہے۔

اصلی فائدہ دونوں کارڈ کے حصول کے لئے ایک مختصر رقم بطور فیس کے ادا کرنی پڑتی ہے، اس کے علاوہ کوئی اضافی رقم نہیں دینی پڑتی ہے جبکہ کرینے کا کارڈ کے حصول کے لئے شرائط میں فیس ادا کرنی پڑتی ہے، پھر اگر اس کے ذریعہ چیک سے خرچہ کیا ہے یا رقم دوسرے کے کماتے میں منتقل کیا ہے تو پہلے ہی اس سے سو اس کے لازم ہو جاتا ہے اور جب دوا استعمال شدہ رقم کو جمع کرتا ہے تو اس کے ساتھ مقرر سہوی رقم بھی ادا کرنی پڑتی ہے، حاملہ کا یہ چند فائدہ سو رہ جاتی ہے کہ خرچہ کے ساتھ اضافی رقم ادا کرنی پڑتی ہے جو خرچہ سے نکالی ہے اور حدیث نبویؐ: ”مکلی فروع حرم منعہ یلعو دھا“ (جو خرچہ جس سے لے کر حاصل کیا جائے وہ سو ہے) کے تحت داخل ہے۔

اسی طرح اگر اس کارڈ کے ذریعہ کسی دکان سے صارف خرچہ اس کی گئی تو چیک اس کی طرف سے نقد قیمت دکان دار کو ادا کرتا ہے اور ماہ کے آخر میں کارڈ والے کو اس کی پوری تفصیل فراہم کرتا ہے اور مظلوم رقم اس آدمی کو پندرہ دن کے اندر ادا کرنی پڑتی ہے، لیکن نہ کرنے پر عیسے شرع کے حساب سے سزا ہے رقم (یعنی سو) کی ادائیگی اس پر لازم ہوتی ہے جس کو سو آئندہ اصل رقم کے ساتھ جمع کرتا ہے، پھر یہ کہ حاملہ کی یہ فائدہ گئی فائدہ سو رہ جاتی ہے، اگرچہ اس میں اس کا دکان ہے کہ وہ صحیح حدت کے اندر مظلوم پر رقم جمع کر دے، اور اسے سو نہ دینا پڑتا ہے، لیکن

ضروری نہیں کہ وہ ایسا کرنے پر قادر ہو، جہاں اور بہ جلتہ رقم مہیا نہ ہونے کی صورت میں سود کی اورنگی لازم ہو جائے گی، اس لئے ایک مسلمان آدمی کے لئے ایسا کرنا اور سود کی شرط پر آپس میں کوئی معاملہ طے کرنا شریعت کی رو سے درست نہیں ہے۔

اور اگر کوئی شخص عام قرضہ کے قاعدہ سے حاصل کرنے کے لئے اور وہ جوئی کام انجام دینے کے لئے جس کے لئے فحش کارڈ استعمال کیا جاتا ہے کرینٹ کارڈ بولا جا رہے جس کے لئے شروع میں معمولی فیس کے ساتھ کوئی اور اضافی رقم اور انٹرنس کرنی پڑتی ہے، اور اس کارڈ کے ذریعہ بیک سے دوسرا رقم حاصل کرنا دوسرے کے کھاتے میں منتقل کرنا قصود نہ ہو جس کے لئے سو روپے پڑتا ہے، اور نہ اس کے ذریعہ کارڈ سے ایسا طریقہ ادائی کا اور وہ جو جس میں سو میں دیکھا جانے کا قوی امکان رہتا ہے تو بھی اس کارڈ کے بولنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی ہے کہ یہ سب کچھ تو فحش کارڈ کے ذریعہ انجام پائی جاتے ہیں، جس میں سود کی قیادت نہیں ہے، تو پھر اسے چھوڑ کر ای مشعلہ کی خاطر کرینٹ کارڈ کا سہارا لینے کی کیا ضرورت ہے جو سو سے نفلی نہیں ہے یا جس میں سو میں دیکھا جانے کا خطرہ موجود ہے، اس لئے مدد ذریعہ کے طور پر بھی اسے ناجائز ہونا چاہئے۔

اسے فی ایم، ڈیٹ اور کریڈٹ کارڈ - مختصر شرعی جائزہ

مفتی سید امجد علی سیالوی *

آج جی ڈی ایم، ڈیٹ اور کریڈٹ کارڈ دنیا میں بینکنگ نظام کا حصہ ہیں، اور یہ فنانس کے لئے ایک ضرورت بن گیا ہے، غریب سے غریب، ہر لوگوں کی ضرورت پیش آتی ہے، دنیا میں بہت کم تعداد ایسے لوگوں کی ہے جن کو بینک سے کوئی واسطہ نہ چاہتا ہو۔

دنوں میں عوام کے حجم کو کم کرنے اور ڈیٹ سہولیات کی تیز رفتار ترافی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بینکوں نے عوام کو سہولت فراہم کرنے اور اپنی تجارت کا فروغ دینے کی خاطر مختلف کارڈ جاری کئے ہیں، تاکہ عوام کے لئے سہولتوں کی طرح ہر جگہ رقم حاصل کرنا اور تجارتی مقاصد کی خاطر دوسرے تک رقم منتقل کرنا آسان ہو جائے، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ آج کل بینکنگ نظام سوومیں بکرا ہوا ہے۔ ایک مسلمان کے لئے سود کا لین دین حلال جائز نہیں ہے، جہاں تک ہو سکے اس سے منہ پھرنے کی کوشش کرنی چاہئے، اسی بات نظر میں بینک سے جاری ہونے والے قرضے ذریعہ سے کارڈ ذریعہ پر قرضہ لینے کی کوشش کی گئی۔

ATM کارڈ کا حکم

ATM کارڈ بینک اپنے کمات و اربابوں کو اس غرض سے جاری کرتا ہے کہ وہ اپنے شیرے ملک یا ملک سے باہر کہیں بھی موجود ATM مکین سے اپنی ضرورت کے بقدر رقم نقد حاصل

* مفتی سید امجد علی سیالوی، علیہ السلام

کریں، اور ان کو نقد رقم (Cash) حاصل کرنے کے لئے چیک جانے کی ضرورت نہ ہو، اس کارڈ سے آدھی اپنی چیک کر دو رقم ہی نکال سکتا ہے، اس سہولت سے فائدہ اٹھانے پر چیک کو کوئی معاوضہ ہوائی نہیں کرنا پڑتا ہے، البتہ کارڈ کے اگلے ادوار تجدید (Issue and Renewal) کے وقت مقررہ فیس وا کرنی پڑتی ہے۔

اس کارڈ کا حکم بھی ہوگا جو چیک میں رقم جمع کرنے کا حکم ہے کہ چیک میں رقم جمع کرنا اسلئے ضروری ہے، مگر وہ اپنے کی حفاظت کے لئے چیک میں رقم جمع کرنے کی اجازت ہے، جب کہ ATM کارڈ سے وہ اپنے کی حفاظت زیادہ کرتی ہے، بس اس امر میں کے طور پر وہ جس پر راجہ چیک کترہں سے حفاظت کرتی ہے، جب کہ مالی کی حفاظت شریعت کے مقاصد میں سے ایک مقصد ہے۔

۲- ذہنی کارڈ کا حکم

یہ کارڈ بھی اسٹیٹیم کارڈ کی طرح کامل استعمال ہے، البتہ اس میں، اس کی پیش زیادہ ہیں، جو اسٹیٹیم کارڈ میں نہیں ہیں۔

۱- اس کارڈ کے ذریعہ خریداری کے بعد وہ مکان دار مٹھو پر رقم اپنے اکاؤنٹ میں ڈپازٹ کرتا ہے۔

۲- اپنے کھاتے سے دوسرے کے کھاتے (Account) میں رقم منتقل کرنا۔

ATM کارڈ کی طرح اس کارڈ سے بھی استفادہ وہی لوگوں کے لئے جائز ہوگا، جن کو اس کی خاص ضرورت لگتی ہو، جیسے تجارت پیشہ افراد، جن کے لئے زیادہ مقدار میں نقد رقم لینے کو ضرور اور جانے میں ہاں، مالی کا ضرور رہتا ہے، ہاں (نکس) اس مالی کی حفاظت شریعت کے مقاصد میں داخل ہے۔

اس کارڈ کے ذریعہ خرید و فروخت کی نیتیت یہ ہے کہ خریدار اسے اس عمارت پر خرچ نہ

ہے اور رقم کی ہوائی سہولت (ویک) کے ذریعہ کرتا ہے، طرح لڑکی رقم ویک میں ملتی ہوتی ہے، جس طرح ارزقہ رقم کے بجائے Debit Card کا نام لے کر خود کرتا ہے، تو بلا نام اس کارڈ کو EDC (Electronic Data Computer) سے گزارتا ہے، اگر کارڈ ملج ہے اور طرح لڑ کے کما میں روپے سو روپے تو اس میں معلومات تکمیل چسپ جاتی ہے اور ۳۸ سے ۷۷ گھنٹے کے اندر بلا نام کے اکاؤنٹ میں رقم ملج جاتی ہے، دکان کے بارے میں نام لڑ اسٹین تہہ در تہہ لکھتے ہیں:

"یکل عقد جاز ان بعقدہ الاساس بعقدہ جاز ان ہو کل بہ غیرہ" (مصر
تہہ در ۱۳۱۰) (جو وہ معاملہ جو آدمی کے لئے نہ امت خود کرنا جائز ہے، اس معاملہ میں، سرے کو
یکل ملج جائز ہے)۔

۳- فیس کا حکم

ویک کارڈ جاری کرتے وقت، اس کی تجدید (Renewal) کے وقت اور کارڈ کم
ہو جانے کے بعد دہرہ کارڈ جاری کرتے وقت فیس وصول کرتا ہے، یہ فیس چونکہ کارڈ پر آنے
والے شرائط اور ضمانت کے کوئی بی جاتی ہے، اس لئے یہ فیس لینا جائز ہوگا۔

۴- کریڈٹ کارڈ

Credit Card سے وہ تمام فائدے حاصل ہوتے ہیں جو ATM و Debit Card کارڈ
سے حاصل ہوتے ہیں لیکن یہ کارڈ نہ کروہ و نہ لڑوں کارڈوں سے تکنی حیثیت سے ممتاز ہے:
۱- اس کارڈ کا حامل (Card Holder) ویک میں موجود اپنی رقم سے نیا وہ بھی
استعمال کر سکتا ہے۔

۲- اس کارڈ کے ذریعہ رقم ملج گئے کسی کے کما میں منتقل کرنے پر شرائط شعور
رقم کے مطابق ہوتی ہے ایک رقم لازم ہوتی ہے۔

۳- کارڈ کے ذریعے ادھار طے کر لی ہو مگر رقم پندرہ دنوں کے اندر چیک کو برا کر لی جاتی ہے۔ ایسا نہ کرنے پر پھر شرح کے حساب سے سزے پر رقم لازم ہوتی ہے۔

الف: فیس کی حیثیت

کارڈ جاری کرتے وقت یا اس کی قیدے کے وقت بینک نوٹس وصول کرتا ہے، اس کی حیثیت سروس چارج (Service Charge) کی ہے، جو بینک کو کارڈ جاری کرنے کے سلسلہ میں کرتی جاتی ہے، قرض سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، اس لئے یہ جائز ہوگا۔

ب: سزے پر رقم کی حیثیت

کریڈٹ کارڈ سے نقد رقم کٹانے کی صورت میں ججز پر رقم کارڈ ہولڈر کے ذمہ لازم ہوتی ہے، اور رائل سودی ہے:

"وَأَعْلَى اللَّهِ الْمَبِيعَ وَحُزْمَ الزَّيْطِ" (سورہ فرقہ ۴۷) (اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سڑک کو حرام)۔

"وَمَا أَنْتُمْ مِنْ زُمَا لِعَرَبٍ أَوْ لِمَنْ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو" (عند اللہ) (جو سودی دیتے ہو، چاہے کفاروں کے مال میں شامل ہو کر سود دے جائے، اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا ہے)۔

ج- ادھار رقم کا سود

کریڈٹ کارڈ کے ذریعے طے کر دیا گیا، کسی قیمت کے طور پر بینک نے جو رقم دیا ہے، اس رقم کی ادائیگی سروس چارج تک نہ کرنے میں ججز پر رقم بینک وصول کرتا ہے، اس کی حیثیت بھی سودی کی ہے، اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

”للعن رسول اللہ ﷺ اکلی الربا، وموكله، وكاتبه، وشايعه، وقليل
 هم سواء“ (مسلم ج ۲، باب الربا، کتاب الحرام وھذا ۱۱۵۱) (اللہ کے رسول ﷺ نے سوا کمانے
 والے کھائے، اے اہل اس کے لکھنے والے اور اس کے کوہنہ بننے والوں پر لعنت فرمائی ہے، اور
 فرمایا ہے کہ کٹاوش اور سب سے اس کے شریک ہیں)۔

اس لیے کریڈٹ کارڈ کا استعمال کرنے والوں کو چاہئے کہ وہ اس کارڈ کا استعمال نقد رقم
 نکالنے کے لیے نہ کریں۔ اور اس کارڈ کے ذریعہ قرض لینے کے بعد ضرورت تک بینک کا قرض
 ادا کر دیں تاکہ مدت گزرنے کے بعد ۱۱۳ روپے سے بچ سکیں۔

حاصل بحث

۱۔ ضرورت مند لوگوں کے لیے ATM کارڈ کا استعمال جائز ہے۔

۲۔ ڈیپٹ کارڈ کا استعمال بھی ضرورت مندوں کے لیے جائز ہے، اور اس کارڈ کے
 ذریعہ بڑے بڑے اصرار سے بڑے قرضوں کے حکم میں ہے جس میں بڑے بڑے بینک آفیس ادا کرتا ہے۔

۳۔ ان دونوں کارڈ کے حصول کے لیے قرض ادا کرنا جائز ہے۔

۴۔ ایف ڈی کریڈٹ کارڈ حاصل کرنے کے لیے قرض کی حیثیت سے اس پارٹی کی
 ہے قرض سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

۵۔ اس کارڈ کے ذریعہ رقم نکالنے پر مزید رقم جو بینک کو ادا کرتی ہوتی ہے۔ اس کی
 حیثیت سود کی ہے۔

۶۔ اس کارڈ کے ذریعہ قرض کی رقم لینے کے بعد ضرورت تک اگر رقم بینک کو ادا نہ کی
 گئی تو مدت گزر جانے کے بعد جو اضافہ رقم ادا کرتی ہوتی ہے، اس کی حیثیت سود کی ہے۔

بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ - چند شرعی وضاحتیں

مفتی ہدایہ عالم دینی کا مکتبہ

اس فی الحکم کارڈ بینک اپنے کمانڈر واروں کو جاری کرتا ہے، اور اس کارڈ کے ذریعہ کارڈ
 ہولڈر کسی بھی شے میں موجود اس فی الحکم نظام سے اپنی بیع کردہ رقم حاصل کر سکتا ہے۔ اس کارڈ کے
 بنوانے پر بینک سے اس طرح کا معاملہ کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس وقت راستے پر خطر
 ہوتے ہیں، اپنی رقم کو محفوظ طریقے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے،
 بعض دفعہ رقم کے ساتھ چابی بھی ملتی جاتی ہے تو رقم نہانے، لٹاؤ گھس سونپنا ہے کہ رقم کو منتقل کرنے
 کا سب سے محفوظ طریقہ بینک ہے، جس کے لئے وہ کارڈ بناتا ہے، یہ درحقیقت مناسبت ضرورت
 بن چکا ہے، نہ تو مذکورہ کارڈ بنوانے میں کوئی فیس لگتی ہے اور نہ ہی مزید کوئی رقم دینی پڑتی ہے، اس
 طرح کارڈ بنوا کر اپنی رقم محفوظ طریقے پر دوسری جگہ منتقل کر لینا جائز ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں
 میرا خیال یہ ہے کہ یہ کارڈ درحقیقت بیع کردہ رقم کا بیعہ ہے جس کے ذریعہ وہ اپنی رقم حاصل
 کر سکتا ہے، اس میں شری کوئی قیامت مٹھو نہیں ہوتی ہے، اس کی نظیر کتب فقہ میں ملتی ہے، علامہ
 سرخسی نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ”المبسوط“ میں عہدہ بن زید کے عمل کو نقل کیا ہے کہ جو حکم میں
 تاجروں سے چھپ لیا کرتے تھے اور کوئی دھرو میں انہیں کرنے کا شوق نہ لگایا کرتے تھے عہدہ
 بن عباس سے سب سولہ لیا کرتا تھا بن عباس نے اس کی تصدیق فرمائی (درمختار، ج ۱، ص ۱۳۷)۔

کتب فقہ میں سترہ کی بحث آتی ہے، جس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو شے دے

۴۳۶ مودعی دار و تاجرانہ شریعہ اسلامیہ

تاکہ دوسرے شیر میں قرص ٹوٹاں گویا اس کے کسی دوست کو مار کر دے۔ اس کے شرعی حکم کے سلسلہ میں فقہاء یہ تصریح کرتے ہیں کہ اگر قرص دیتے وقت دوسرے شیر میں ایسی کی شرط لگا دے تو یہ ”کلی قوس جو منعاً“ کے تحت گنہگار ہوگا، کیونکہ راستہ کے فطرات سے مخلوط رہنے کا قاعدہ اہلکار ہے اور اگر اس طرح کی شرط نہ لگائے تو جاکر بہت جائز ہوگا، مذکورہ کارڈ درحقیقت مسجد کی اس صورت میں داخل ہے جو جاکر بہت جائز ہے کیونکہ اس میں دوسرے شیر میں ایسی کی شرط نہیں ہوتی ہے، رقم جمع کرنے والے کو اختیار ہوتا ہے وہ جہاں چاہے اس مقام کے تحت اپنی رقم کٹا لے۔

نیز یہ بنیادی ضرورت بھی ہے اس لئے ”الضرورات تبیح المحظورات“، ”الضرور یزال“، ”المشفقة تحل المسیر“ اور اس طرح کے دیگر اصول کے قرین نظر اس کے جواز میں کوئی گناہ نہیں۔

فہمیت کارڈ سے استفادہ اور خرید و فروخت کا حکم

دوسرا کارڈ جویت کارڈ کہلاتا ہے، اس میں بھی کارڈ ہفتہ وار اپنی جمع کردہ رقم ہی سے قاعدہ اٹھاتا ہے، اور یہ رقم نہ تو کوئی پرتی ہے اور نہ ہی ملتی ہے۔ یہ کارڈ بھی اپنی جمع کردہ رقم کا اثبات ہے، البتہ اس سے قاعدہ اٹھانے کی تین صورتیں ہوتی ہیں:

۱- ضرورت پانے پر اپنی رقم نکالی جائے۔

۲- اپنی رقم دوسرے کے کماؤ میں بخش کی جائے۔

۳- اس کارڈ کے ذریعہ شیاہ کی خرید و فروخت ہو، اس کے بعد دکاندار کے کماؤ میں قیمت بخش کر دی جائے، پہلی صورت کا ہی حکم ہے جو اسے فی حکم کاروان کیا گیا ہے، یعنی جاکر بہت جائز اور درست ہے اور اس کے دلال بھی ہیں جو اسے فی حکم کے ذیل میں ذکر کئے گئے ہیں۔

بینک میں رائج مختلف کارڈوں کا حکم

مولانا غوث رشید قادری رحمہ اللہ

آج کے دور ترقی میں تجارت کا دھروہ کافی پہنچ چکا ہے، اور دراز شہر میں اور ملکوں میں جانا اور وہاں تجارت کرنا ایک عام سی بات ہوئی ہے، ایسے میں سب سے بڑا مسئلہ رقم کی منتقلی کا ہے، کہ تاجر جہاں چاہے مقررہ طریقہ پر حسب ضرورت مقررہ رقم حاصل کر کے اطمینان کے ساتھ تجارت کر سکے۔

دنوں نے اس صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے بین دین کی مختلف صورتیں نکالیں، اور کئی طرح کے کارڈ جاری کئے تاکہ دوسرے شہر میں اور ملکوں میں بھی رقم کی منتقلی آسانی کے ساتھ ہو سکے، اور راست کے خطرات کی الجھن بھی نہ رہے۔

لیکن بینک کی فراہم کردہ سہولیات سے فائدہ اٹھانے سے قبل ضروری ہے کہ اس کی شرعی حیثیت متعین کر لی جائے، اس لئے کہ بینک کا عمومی نظام سود پر مبنی ہے اور شریعت مطہرہ نے سود کو حرام قرار دیا ہے، اور نبی اکرم ﷺ نے سود سے حلقہ رکھنے والے تمام افراد پر لعنت فرمائی ہے:

”لعن رسول اللہ ﷺ اکمل الرما وموكله وشاهديه وكاتبه“ (بخاری)

”کاتب سود“۔

☆☆☆ ہندوستان اسلام آباد اسلام آباد اسلام آباد

۱- اسے فی اہم کارڈ کا شرعی حکم

یہ کارڈ بینک اپنے کماؤ اور ان کو ان قرض سے جاری کرتا ہے کہ وہ اپنے شہر یا ملک کی کسی دوسری جگہ نہیں بھی موجود اسے فی اہم نظام سے اپنی ضرورت کے بقدر رقم بصورت نقد حاصل کر سکتے۔

اس کارڈ کے ذریعہ آدمی اپنی چھ کرد و رقم ہی سے استفادہ کرتا ہے، اور اس کو حاصل کر سکتا ہے، اس کے لئے ایک سے کوئی معاوضہ کسی صورتوں سے لے کر کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کارڈ سے قادم و اظہار ذریعے شریعت درست ہوتا، اس وجہ سے کہ بینک میں جو رقم جمع کی جاتی ہے وہ بطور قرض ہوتی ہے، جمع کرنے والا وہب چاہتا ہے، بینک سے نکال لیتا ہے، وہ قرض کے سلسلے میں یہ بات پر صراحت موجود ہے کہ تلخ کی شرط کے بغیر قرض دینا اور لینا درست ہے، شہادت قرض شرعی کی صورت میں ہے۔

روایت میں ہے:

”کل قرض حرم معاً حراً ای إذا کان ممنوعاً“ (المجتہد، ۱/۳۵۵)۔

منفی میں ہے:

”کل قرض شرط فیہ ان یؤدی فیہ حراً یا حلاً“ (المجتہد، ۱/۳۶۳)۔

آج جب ہماری رقم لے کر دوزخ و استقامت کا سفر کرنا بہت تشویشناک امر ہے، اور جو لہذا پیشہ رہتا ہے کہ مال کے ساتھ نہیں جان بھی نہ گوانی چاہے، اس صورت حال میں اس کارڈ سے استفادہ مند وہب و مستحسن ہوگا۔

۲- ڈیجیٹل کارڈ

یہ کارڈ بھی بینک اپنے کماؤ اور ان کو ان قرض سے جاری کرتا ہے اور اس کے استعمال کا بھی کسی طرح کا کوئی معاوضہ انہیں کرنا چاہئے، اس لئے اس قسم کے جو کارڈ کے بنوانے کے لئے

دی جائے، اس کے ذریعہ بھی آدمی صرف اپنی جتن کروہم ہی استعمال کر سکتا ہے، اس سے نپا در نہیں۔

۱۔ ابتداً وہی اس کارڈ کے ذریعہ تین قسم کے فائدے حاصل کرتا ہے:

۱۔ شرط ضرورت کے بعد قیمت کی ادائیگی۔

۲۔ ضرورت پر رقم کا نکالنا۔

۳۔ ضرورت پر رقم کا اپنا کاتے سے دہرے کاتے میں منتقل کرنا۔

اس کارڈ کے استعمال میں بھی کوئی قیامت نہیں معلوم ہوتی، اس لئے کہ فرض اپنے ۱۰ روپے اپنی جتن کروہم سے کسی طرح کی ضرورت کے بغیر بوقت ضرورت استفادہ کرتا ہے، باقی رہی فہرہ پیکار اور اس کے خزانے کے عوض میں ہے، یا اس سلسلے کے سبب، کتاب کی اجرت کے طور پر ہے۔

۲۔ کارڈ کے لئے فیس دینے کا مسئلہ

اس نئی اہم کارڈ اور ڈیٹ کارڈ کے حصول کے سلسلے میں جو رقم بطور فیس دی جاتی ہے، اس کا پتلا درست ہے، اس لئے کہ یہ فیس کارڈ، اس کی عین، رقم کا فائدہ دینے والا ہے، اس بات کے عوض میں ہے، نیز اسے اس سے متعلق رجسٹر وغیرہ درست رکھنے کی ذمہ داری بھی آ رہی جاسکتی ہے۔

درکار میں ہے:

‘المستحق الفاضل الآخر علی کتب الوقائق أو المحاضر أو المحاضرات

لقد ما يجوز له كالمفتي“ (۱۹۸۷ء)۔

کریٹٹ کارڈ

کریٹٹ کارڈ کی صورت حال یہ ہوتی ہے کہ اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے جبکہ میں رقم کا موجودہ ضرورت دی نہیں ہے، بلکہ اس کارڈ کو جاری کر کے اسے جبکہ ضرورت مند

آدمی کے حالات معلوم کر کے اس کی ماضی شہیت متعین کرتا ہے، پھر اسی شہیت کا کارڈ جاری کرتا ہے، اور اسی کارڈ کی بنیاد پر حال کا کارڈ تیار فرما دیتا ہے، پھر اس کارڈ کے علاوہ استعمال اور تجدید کی قسم لیتا ہے۔

الف - ہا: جو ایک ایسا کارڈ کے ذریعہ اوصاف پر فرزند ہوتی ہے، پھر بھی اس کے حصول کے لئے قسمیں دینا درست نہ تھا، اس وجہ سے کہ چنگ حال کارڈ کا تکمیل ہے کہ دوسرے شعبہ میں یا خریدے یا فروخت کے موقع پر رقم فراہم کرے، اس سلسلے میں بہت سے فراہیات ہو جاتی ہیں، چنگ ایسی فراہیات کے عوض میں قسم کی رقم وصول کرنے کا ہا نہ دیتا۔

ب - ایسا کارڈ میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ حاصل کردہ رقم کے ساتھ مزید رقم جمع کرتی ہوتی ہے، جو شرماء درست نہیں ہے، اس لئے کہ اس میں قرض کے ساتھ لٹے کی شرماء لکھی گئی ہے جو ضرورے شرماء جاری ہے۔

ج - بھی ایسا ہوتا ہے کہ ایسا کارڈ کے ذریعہ کچھ چیزیں خریدی جاتی ہیں، اور چنگ ان کی قیمت ادا کرتا ہے، جب چنگ کو وہ رقم ادا کرتی ہوتی ہے تو اس کی اوصاف درست ہوتی ہے:

اگر رقم کی اور انگلی مدت مقررہ کے اندر نہ ہو تو چنگ کی اور اگر وہ رقم کے بقدر ہی ادا کرتی ہوتی ہے، اور اگر اس کی اور انگلی مدت کے بعد نہ ہو تو اس کے ساتھ مزید رقم ادا کرتی پڑتی ہے۔

ظاہر ہے کہ مزید رقم کی اور انگلی کی صورت بھی شرماء درست نہیں ہے، اس لئے کہ اس میں قرض شرماء دلایا جا رہا ہے، جو منسوخ ہے۔

دہی مدت مقررہ کے اندر رقم کے ادا کرنے کی صورت تو موافق درست ہے۔

پھر ادا کرتی میں ہے:

"تعليق الفروض حرام و الشرط لا يلزم" (المحرر ابن حجر ۴/۳۱۲)۔

لیکن اس سے بھی ترقی ۱۵۰ کا انہیں کی ضرورت ہے، اس وجہ سے کہ آدمی عموماً قرض کی اور انگلی مقررہ مدت کے اندر نہیں کر پاتا اور سود کی لعنت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلی نے ترجمہ اللہ الہ اندیشہ اس طریق کی صورت
مال کو بہت واضح انداز سے بیان فرمایا ہے، لکھتے ہیں:

"ہن عامۃ المقترعین بهذا النوع هم المغالین المصطرون و کلیراما
لا یحدون الوقت، عند الأجل البعید اصعافا مضاعفة لا یسکن التحلل منہ اندا
و هو مظنة لئمالشبات عظيمة و خصوصیات مستطرفة" (تجلیۃ اللہ، ۱۰۶/۳)۔

بینک کے اے ٹی ایم کارڈ سے استفادہ کا حکم

مولانا محمد رفیع قادری *

۱- بینک میں جمع کردہ رقم کی حیثیت قرض کی ہے، ہانت کی نہیں، اس لئے کہ جب وہ رقم جمع کرنے والے کو وہیں نہیں کی جاتی ہے اور قرض سے کسی قسم کا استفادہ سو رہے ہو سو وہی حرام نہیں قطعی سے ثابت ہے، چوڑا پاسور، لائے، دلوں لحاظ سے قطعی ہے۔

استفادہ کی ایک صورت تو یہ ہے کہ کیلا، دھڑا، سدا، قرض سے زیادہ وصول کیا جائے، یہ تو حرام ہے ہی، دوسری صورت یہ ہے کہ صرف مفاد قرض سے زیادہ وصول کیا جائے، لیکن چیز قرض سے زیادہ وصول کی جائے جس کا تعلق بظاہر قرض سے نہ ہو۔

مفاد زیادہ وصول کرنے کی مثال یہ ہے کہ قرض کی واپسی میں جرات اور عمرگی کی شرط کر لی جائے کہ جو مال دیا ہے، وہی مال لیکن اس سے کم وہ مال لوں گا یا یہ کہ قرض تو دیا ایک شہر میں اور وصول کرنے کی شرط لگانا دوسرے شہر میں، جسے فقہاء کی اصطلاح میں "سلیمہ" کہا جاتا ہے، یہ بھی مفاد زیادہ وصول کرنے کی مثال ہے کہ خطر طریق سے حفاظت کی شرط اس میں پائی جاتی ہے۔ غیر متعلق بھی زیادہ وصول کرنے کی شرط کی صورت یہ ہے کہ ۱۰۰۰ کہا جائے قرض دے رہا ہوں اس شرط کہ تم میری بیوتہ کرو یا تمہارے مکان میں ایک ماہ میں رہناں کاغیر وہ۔

ان تمام صورتوں میں اگر شرط کے بغیر نصف یا غیر متعلق بھی کی زیادتی مضر کو حاصل ہو رہی ہے تو وہ اس کے لئے جائز ہے، لیکن اگر بطور شرط یہ زیادتی قرض دینے والے کو حاصل

ہو رہی ہیں تو وہ اس کے لئے جائز نہیں ہیں، حرام ہیں، اگرچہ بعض فقہاء، کرم نے ان کے اس پر کراہت کا اطلاق کیا ہے، لیکن ان کی عروا بھی تحریم ہی ہے (ہو یا نہ ہو)۔ دیکھتے ہو اور انہی پر مار کھٹ دینا کی گنجائش نہ ہو، بلکہ ان کو غفر سے روکا، غفر سے قناتوں (۳۰۳ تا ۳۰۴)۔

لیکن اگر قرض سے اشتقاق نہ ہو بلکہ اشتقاق کے لئے حادہ سے اشتقاق اور ان کے لئے تو یہ صورت ہائز ہے، جیسا کہ شیخ آرزو اعلیٰ مسئلہ میں غفر سے قناتوں نے ۳۲۰ اور ۳۲۱ کے فتوے میں حرمت منکوحہ کی وجہ سے منیٰ آرزو کو ہائز تحریر فرمایا، لیکن پھر ۳۳۲ کے فتویٰ میں منیٰ آرزو میں کوروا گئی، فیروہ کی اشتقاق اور اسے کرم منیٰ آرزو کو ہائز تحریر فرمایا (دیکھتے ہو غفر ہی ۳۳۳ تا ۳۳۶)۔

پس اگر چنگ میں فیروہ کی قرض منع ہو اور اسے دوسرے شریک میں اشتقاق سے منع نظر کر لیا جائے تو یہ بھی ہائز ہے۔

۲۔ اس جائز کے خیال میں چنگ میں رقم منع کرنا اجماع علی الجملہ نہیں ہے، اس لئے کہ چنگ سے دوسرے کو دینا قرض دیا جاتا ہے تو یہ چنگ کا اجماع ہے، رقم منع کرنے والا اس کا اجماع اور حرکت نہیں ہے، پس چنگ کے فیروہ کی انکار میں بعض خلافات اپنی رقم منع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، پس دوسری انکار میں بلا وجہ رقم منع کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

۳۔ تیسری بات یہ کہ ہر شخص کے لئے انکار کہ اس کا منیٰ ان کے لئے جان نہ ہو، صدر کا باعث ہو، اس کی خلافات اس کے لئے انکاری ضروری ہے جتنا جان کی خلافات اس کے لئے ضروری ہے، اور غالباً اس حد سے پاک کے اندر جس میں مال کی خلافات کی خاطر انکار کی اجازت ملتی ہے، مال سے عروہ شخص کے لئے ایسا مال ہے جس کا منیٰ ان کے لئے جان نہ ہو، یہ صدر کا باعث ہو، پس جان کی طرح امتناع مال کی خلافات میں بھی خیرات شرعیہ قطعاً یک کے ارتکاب کی اجازت ہوگی، اور یہ تو ظاہر ہے کہ شخص کے قاصد سے امتناع مال کی مقدار میں بھی امتناع ہوگا اور غور کرنے سے یہ بھی درحقیقت غفر ارفی انجس ہی کی ایک صورت ہے، بادی غفر میں غفر ارفی فی المال ہے، عزت و آبرو کے حق میں بھی غفر اسے حلق سے یہی تسخیر ہوگی۔

۴۔ چوتھی بات یہ کہ اگر عزت، آبرو اور مال کا تعلق اس حد تک ہو کہ وہ کافی قس ہو، اس سے شمس کا تعلق لازم نہ آتا ہو، بلکہ فساد کرب اور بیٹائی سے دوچار ہو سکتا ہو تو یہ عزت، آبرو اور مال کے حق میں حاجت کی صورت ہوگی اور یہ بھی درحقیقت تنبیہ کے لحاظ سے حاجت فی الخس کی ایک صورت ہے۔

۵۔ پانچویں بات یہ ہے کہ عاجز اپنی محدود صلاحیت کی روشنی میں سمجھتا ہے کہ مبراہ شرعیہ قطعہ جوڑتا اور دکانہ دونوں لحاظ سے قطعی ہوں، ان کے ارتکاب کی اجازت صرف بشرط ار کی حالت میں ہوگی، خواہ وہ شمس کا بشرط ار ہو یا مال کا یا عزت و آبرو کا، بشرط ار سے کم درجہ کی مجبوری میں خواہ اس کا اتمام ضرر رکھیں یا حاجت، مبراہ شرعیہ قطعہ کے ارتکاب کی اجازت نہیں ہوگی، خواہ پھر مبراہ شرعیہ قطعہ معلوم نہ آئے ہوں یا غیر۔

فقہاء کرام نے ان صورتوں میں بشرط ار سے کم درجہ کی صورت میں مبراہ شرعیہ کے ارتکاب کی اجازت دی ہے، ان پر کفر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام مبراہات وہ ہیں جن کا ثبوت، لاکل سے ہے، جنہیں آپ سرورِ کونین کی کہہ سکتے ہیں۔

لج کی تعریف، لج کے شرائط، لج کا حکم، کفایت کے شرائط، اہلاد کی تعریف، اہلاد کے شرائط، اس طرح کی جتنی چیزیں ہیں ان سب کا ثبوت، ایسے لاکل سے ہیں جن میں تعلیق یا ثبوت میں ہے یا کفایت میں۔ پس اگر شریعت میں کہہ انکام و مسائل اور معاملات ایسے ملتے ہیں جو عام اصول فقہ کے خلاف ہیں اور یہاں حاجت ان کی اجازت دیتی ہے، تو یہ درحقیقت حاجت کی بناء پر لاکل کلمہ سے ثابت شدہ مبراہ میں داخل ہے، نہ کہ لاکل قطعہ سے ثابت شدہ مبراہ۔

ہاں انج بالوقار، استحقاق بالارح، وادائی بالحرم، کشف سحر مکر، اس طرح کے دو چار تہ نکاح سے ثابت ہوا ہے، لیکن اس طرح کے تہ نکاح میں اس امر کی تحقیق ضروری ہے کہ فقہاء کرام سے جو اجازت مصرع ہے، وہ درحقیقت بشرط ار کی حالت میں ہے یا اس سے کم

درج کی حالت میں بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ غفلت کی وجہ سے ان امور کی تحقیق کے بغیر ان چیزوں کی حالت کو سامنے رکھ کر یہ اصول بنایا کہ ”بظنہ“ سے کم درج کی ضرورت میں بھی منوں وغیرہ کے ارتکاب کی اجازت ہے، خواہ اس کی ضمانت مکمل قلعہ بندی سے کیوں نہ دیت ہو۔ مگر اسے خیال میں رکھنا چاہیے کہ پھر وہ اپنی کفر میں تو نہ صرف منوں وغیرہ بلکہ منوں کے ارتکاب بھی ارتکاب دیتا ہے جو کل نظر واصل کی روشنی میں بھی بظنہ کے بغیر صحیح نہیں ہوا چاہئے۔ پس پھر وہ ان چیزوں سے ”بظنہ“ کی مکمل تحقیق ضروری ہے۔

دوسری بات کہ حاجت کی ضرورت کا درجہ اختیار کر لیتا ہے تو اس کا اگر یہی مطلب ہے کہ ضرورت سے مراد بظنہ ہے، اس طرح حاجت کی بظنہ کا درجہ اختیار کر لیتا ہے تو پھر اگر کوئی غیر ملکی جو حاجت کے درجہ میں ہے اور اگر کوئی جو بظنہ کے درجہ میں ہے، یہاں بھی اگر کوئی غیر ملکی کو اگر کوئی ملکی کے درجہ میں رکھ کر، اگر کوئی غیر ملکی کی صورت میں بھی اہل بیت، اہل علم و فضل، شرب، شراب، غیرہ کی اجازت دیتی چاہئے تھی، جبکہ فقہاء و کرام تصریح فرماتے ہیں کہ اگر کوئی غیر ملکی کی صورت میں ان امور کی قلعہ بندی اجازت نہیں ہے۔

یہ چند چیزیں اور اصلی گفتگو کے بعد ترتیب وار ۱۲ باتوں کے جوابات تحریر کئے جاتے ہیں:

۱- اسٹیٹیمنٹ کارڈ سے استفادہ و دشمنوں کے ساتھ جانا ہے:

الف۔ غیر ملکی کا ذات میں رقم جمع کی گئی ہو۔

ب۔ دوسرے شہری یا دوسرے ملک میں رقم پہنچانے کی اجازت دیا کر دی جائے۔ تاکہ مستحق و ملحق طریقہ جو ایک قسم کا استفادہ ہے محض قرض کی وجہ سے حاصل نہ ہو، اور نہ پھر دوسرے شہری یا ملک میں قرض وصول کرنا جائز نہیں ہوگا، تفصیل کے لئے تفسیر کی صفحہ ۱۲۰، ۱۲۱ نظر فرمائیں۔

۲- ڈیجٹ کارڈ سے استفادہ اور اس کے ذریعہ بے فروخت و غیرہ جانا ہے۔

۳- اس شخص کو کم دوسرے شہری یا دوسرے ملک میں رقم منتقل کرنے کی اجازت قرار

دیں گے۔ اس لئے دو فیس نہ صرف یہ کہ جائز ہے۔ بلکہ دوسرے شہر یا دوسرے ملک میں رقم منتقل کرنے کے جوڑ کے لئے لازم ہے۔

۴۔ کرپٹ کارڈ کی حیثیت سود کی ہے، اگر اس کا استعمال نقد رقم نکالنے یا دوسرے کے کھاتے میں رقم منتقل کرنے کے لئے کیا گیا ہے، تو اس کی حیثیت قرض کے حصول کے لئے سود کی ہوگی، یعنی کارڈ کے مالک نے کسی جگہ سے اس کا مال خرچہ جس کے نتیجے میں سود کا مقروض ہو گیا، اب اس قرض کی اسٹنگل کا سود پیسہ بنے لے لیا جس کے لئے سود اور سود پر کارڈ ہے، یہ گفتگو تو اس کارڈ کی حیثیت سے متعلق ہوئی۔

اب دواؤں کے برقی کارڈ کا جواب ادا اللہ اعلم

الف۔ جیسا کہ اسے فی ایم کارڈ اور ڈیٹ کارڈ سے متعلق تحریر کیا گیا کہ ایک شہر سے دوسرے شہر یا ایک ملک سے دوسرے ملک میں رقم منتقل کرنے کے لئے علاحدہ سے اجازت اور کٹا ضروری ہے، اجازت اس کے بغیر یہ استفادہ جائز نہیں ہے، اور نہ "مکمل قروض جو معا طبعی و معا" کے ذیل میں آ کر جائز ہو جائے گا، کارڈ کی فیس کو ہم اجازت قرار دے سکتے ہیں، اس میں کوئی مائع شرعی نہیں ہے، اسی طرح ہم یہاں کارڈ کی فیس کو اس قرض کے منتقل کرنے کی اجازت قرار دے سکتے ہیں، جو قرض نقد کی صورت میں یا سامان کے ضمن کی صورت میں کرپٹ کارڈ کے مالک کو حاصل ہوا۔

ب۔ ج۔ کارڈ کا استعمال قرض نقد رقم نکالنے کے لئے کیا گیا ہو یا رقم دوسرے کے کھاتے میں منتقل کرنے کے لئے یا خرچہ ادا کرنے کے لئے بہر صورت اصل رقم سے جو نقد رقم ادا کی جائے گی وہ سود ہے، اور سودی قرض لےنا فقہاء کے بغیر جائز نہیں ہے، جیسا کہ تمہید کی شرح ۱۰ میں بتا کر لے اپنے سامنے غلطی کی ہے۔

کریڈٹ کارڈ سے متعلق مسائل

میرزا محمد شکر خان کی

جو ہے سائنسی حکومت و کھشاکہ اور ماڈرن ذرائع ابلاغ نے مختلف ممالک کے ملے اور دوروں کو کافی حد تک بڑھا ہے، بلکہ پوری دنیا کی ریاستوں کی ایک گائیڈ اور نائن جن پبلیک ہے اور اب سائنس کا سفر گھٹوں میں ممکن ہو چکا ہے، دور دورہ راز کی شرم اور خط و کتابت چند لمحوں میں طے ہو جاتی ہیں اور مشیروں اور اس دور کی کامیاب دوستوں سے ملنے کی گزرتوں سے دور ہو چکا ہے، گویا کہ جو ہے ذرائع ابلاغ نے پہلے زمانے کے بہت سے امکانات کو لکھن جی نہیں حقیقت میں جو مل کر رہا ہے، اور پتہ قیاسی ایک ہی شعبہ تک محدود نہیں زندگی کے مختلف شعبوں میں دوروں سے دور ہوتی رہے گی، انجمن جو ہے خط و کتابت اور ترقیات میں سے ایک ترقی Banking نظام میں اسے انکم کارڈ، ڈیجٹل کارڈ اور کرنسی کارڈ کی شکل میں ہوتی ہے، جو عام الناس کی سہولتوں اور جو تک نہیں ملتا میں غرض نے کی قسمت سے جہاں کے لئے جاری کیا گیا ہے۔

اے ٹی ایم کارڈ (ATM Card)

اسے فی ایم کارڈ کی غرض سے غایت سے بڑے کھانے والے اور اپنے چیک کے وقت کی پابندی اور ضرورت کے مطابق فی ایم میں غبرلے کے بجائے اپنے شہر کے ملک میں کسی چھوٹے ہوئے بوقت ضرورت کے لیے جمع کر دے۔ اسے استفادہ کرے۔ یعنی ضرورت کے وقت نقد رقم اسے فی ایم نظام

اور بیک کارڈ بھڑے ہلوں کی وصولی کرنے کے بعد تاج کو اس کی رقم ہوا کرتا ہے، انکو کوئی بیک بیک منت کارڈ بھڑے رکھا اور تاج وہلوں کا بیکل ہے، پتا چھی بیک کارڈ بھڑے کے بیکل ہونے کی حیثیت سے اس کے ہلوں کی اور سنگی کرتا ہے، اور تاج کے بیکل ہونے کی حیثیت سے کارڈ سے رقم حاصل کرتا ہے۔

اور یہ صورت کہ ایک سی شخص دہڑو کی طرف سے بیکل ہو، فقہاء کے نزدیک درست ہے، البتہ یہاں ایک بات گل غور ہے کہ کیا ایک سی شخص بیک منت بیکل اور اپے موکل کے حقوق کا نشان ہو سکتا ہے، یا نہیں؟ فقہاء عظام، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک اس کی گنجائش ملتی ہے، البتہ فقہاء حنفیہ اس کی اجازت نہیں دیتے ہیں، اس کی وجہ یہاں یہ ہے کہ جو شخص بیک منت بیکل اور اپے موکل کے حقوق کا نشان ہے، اپے آپ کو ناجائز طور پر غلامت سے بری کر لے تو ہر موکل کا بہت بڑا نقصان ہو سکتا ہے، یہ شرط اور اندیشہ اپنی جگہ بالکل درست ہے، لیکن بینک کے موجود حکام میں یہ شرط بالکل سوہم ہے، اور خاص طور سے کرپٹ منے کارڈ سے متعلق معاملات تو لگ بھگ پیش طور پر معین اور سرورف دشواری ہیں، اور کسی فرد کی ایک خاص بلاک یا شر کا معاملہ نہیں ہے، بلکہ بین الاقوامی معاملہ ہے، کسی بھی بیک کے لئے یہ گنجائش نہیں کہ وہ معینہ دھرم ملک شاپہ کی غلاف ورزی کرے۔

خلاصہ بحث

مذکورہ بالا تصبیلا سے کی راجنی میں موبل میں مذکور مسلوں کا جو سب سب اہل ہے:

۱- اسے ملی نام کارڈ سے استفادہ ہونا کسی قیاس سے درست ہے۔

۲- بیک کارڈ سے استفادہ اور اس کے ذریعے خرچے خرچہ منت کا معاملہ، جبکہ عائدین

میں سے کسی کو خرچہ خرچہ منت کا مکان عام طور سے اس کارڈ سے خرچے خرچہ منت کی صورت میں نہیں رہتا ہے، درست ہوگا۔

۳۔ اسے ٹی ٹیم کا ڈاٹ شیٹ کا ڈاٹ این ڈیٹوں قسموں کے کارڈ کے حصول کے لئے کچھ رقم بطور فیس دینی پڑے تو وہی چاہ سکتی ہے، کیونکہ یہ فیس چیک کی خدمات کے عوض ہے۔

۴۔ آٹھ: عام حالات میں جبکہ کسی کو خاص ضرورت نہ ہو، اس کے لئے بھڑ پیسہ ک دو کرپٹے کا ڈاٹ حاصل نہ کرے، کیونکہ فنانس کی غورشات افسانہ ہیں، جس کی وجہ سے اثر اجاڑ دینا بہت مشکل ہو سکتا ہے، اور پھر وہ غیر انتظامی طور پر قرض کے بدلہ میں پھنستا پایا جائے گا، جس سے باہر نکالنا بہت مشکل ہو سکتا ہے، اور آٹھ فی وٹریقی میں جو تو اڑن ڈاٹ ریتا جاتے، ہاٹ نہ رہنے کی وجہ سے نگین مالی بحران سے دوچار ہو سکتا ہے، اگرچہ کہ اس کے حاصل کرنے میں بہت سارے قاعدے ہیں، لیکن دنیا کے ساتھ دیکھنا بھی بڑا نقصان دہ ہے کہ اس کے لئے غیر معمولی طور پر سودی معاملات میں پڑنے کا تو فی امکان رہتا ہے، لیکن اگر کوئی حاصل کرنا چاہے، اور اس کے حصول پر کچھ فیس دینی پڑے تو کارڈ بھڑ کے لئے فیس دینا اور چیک کے لئے اصول کرنا درست ہے، کیونکہ یہ فیس چیک ان خدمات کے عوض میں ملتی ہے، جو چیک کو کارڈ جاری کرنے کے سلسلہ میں اہم ۱۳ آئی پتی ہے، اس فیس بھڑ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔

۵۔ ۶۔ کرپٹے کا ڈاٹ کے ذریعہ حاصل کردہ رقم کی صورت میں جو مزید کچھ رقم ادا کرنی پڑتی ہے، اس کا سود دینا بالکل واضح ہے، اس لئے چاہر ہرے شدہ کارڈ بھڑ کے لئے چیک سے فائدہ رقم ملنی چاہر نہیں ہوگی۔

۷۔ کرپٹے کا ڈاٹ کے ذریعہ شرح غرضت اور حیرت دہ رقم ادا کرنے کی صورت میں ہر اضافی رقم دی جاتی ہے، یہ اضافی رقم سو ہوگی۔

نشر موجو اء:

بینک میں مستعمل کارڈ - شرعی نقطہ نظر

مولانا محمد رفیع الدین سنہلی

۱۔ اسے فی ایم کارڈ اور ڈیٹ کارڈ نہ کہ روپیہ اسوال جیسی بات کے مطابق جائز معلوم ہوتا ہے۔

۲۔ کارڈ کے حصول کی وجہ سے کوئی رقم دینا جائز معلوم ہوتا ہے (اگر کوئی اور منظور شرعی نہ ہو)۔

۳۔ البتہ اس پر سود کی قرینہ ساداتی آتی معلوم ہو رہی ہے، لہذا ایسا جائز نہ ہوگا۔

ب۔ اس کا بھی مٹی حکم ہے جو وہ پر گزرا (جائز نہیں)۔

ج۔ مقررہ مدت پر واپس نہ کرنے کی صورت میں اضافہ کی شرط قاسد ہے۔ اس لئے یہ نقد قاسد ہوگا۔ اس آکر شرط نہ ہو تو جائز ہوگا۔

بینک کے اے ٹی ایم و دیگر کارڈ سے استفادہ

مولانا زبیر احمد قاسمی *

۱۔ اے ٹی ایم کارڈ

اس کارڈ سے استفادہ کی جو صورت اور ضمانت سہولت میں کی گئی ہے اس کی روشنی میں اس کارڈ سے استفادہ میں میرے کچھ کے مطابق صرف ایک مسئلہ و فقہی ممانعت لازم آتی ہے، جو قرض دینے والے کے لئے شرط ہو تو ممنوع ہے۔

محرر حقیقت واللہ یہ ہوتی ہے کہ کمانڈر اور جو رقم بغرض حفاظت بینک میں جمع کرتا ہے وہ بنیادی طور پر کوئی قرض نہیں ہوتا اور نہ اس میں یہ شرط ہوتی ہے کہ بینک تداریک جمع کر دو رقم کا کوئی بیفیدہ نہ ملے اے ٹی ایم کارڈ میں دے مگر بینک چونکہ اس جمع کر دو رقم کو طرف کر لیتا ہے اس تصرف کی بنیاد پر چند مہینوں کا رقم کو ایک قرض ہو جاتا ہے اور پھر بینک کے تعامل کے باوجود یہ کارڈ مفاد بشرط سامان جاتا ہے۔

تاہم چونکہ اصل کے درجہ میں نہ یہاں قرض ہے نہ کارڈ بیفیدہ دینا چاہیہ بشرط اور کمانڈر اس کارڈ کے ذریعہ صرف اپنی جمع کر دو رقم ہی سے استفادہ کرتا ہے اس لئے اس کارڈ کے حصول اور اس سے استفادہ کی ممانعت نہ ہوتی چاہئے۔

انہام ہتال کے اعتبار سے اگر رقم چند مہینوں کے قرض بھی بن جائے مگر کارڈ کو سچے مشروط بھی کہہ دیا جائے تب بھی آفت کے فتنے اور عمل غیر مومن ہونے کے دور میں جس سے جان بچا جائے اور یہاں پر صرف اس طرح کہ وہی بہتر رہی۔

میل پر جت ایک ٹکڑے میں گھرا ہوا رہتا ہے اور جان و مال کی حفاظت مقاصد شریعت میں داخل ہے، اس لئے ”الضرورة فیجہ المحظورات“ کے منظر الہی قسم کے کارڈ سے استفادہ کی گنجائش کو بارز کہا جاسکتا ہے۔

۲- ڈیجٹ کارڈ سے استفادہ کا حکم

ڈیجٹ کارڈ کے ذریعہ بھی کما حقہ دارچونکہ اپنی حق کر وہ قسم ہی سے استفادہ کرتا ہے خود بوقت ضرورت بوقت ضرورت قسم نکال کر اپنے کھاتے سے اخراجات کی مدد سے کسی دوسرے شخص کے کھاتے میں منتقل کر کے چاہے کسی بھی صورت میں کوئی وجہ مراعات نہیں پائی جاتی، جب تک کھاتے دار کی رقم ہی کے یا کسی دوسرے کے کھاتے میں منتقل کرتا ہے تو بحیثیت وکیل کرتا ہے اور نکالت اپنی اصل کے مقابلہ سے ایک مقدمہ شرمیلی ہے۔

ہاں دوسرے جس میں کما حقہ دار اس کارڈ کی غلطی کوئی شریعہ فرط کرتا ہے، اس میں بھی اور انکی قیمت میں ایک یا تو وکیل بننا ہے، ورنہ جہ نکالت دیتا ہے تو بھی کوئی وجہ مراعات نہیں دیا، ایک کارڈ کو باری کر کے کوئی اور انکی قیمت کی ضمانت لیتا ہے تو مقدمہ نکالت دیا اسے جہ خود کہا جائے کہ کما حقہ دار کے ذمہ جو عرض بصورت میں واجب ۱۰۰ روپے دیتا ہے، وہ دین اس کارڈ کے واسطے سے چندہ تک منتقل ہو جاتا ہے، تو یہ مقدمہ خود بھی مکمل قابل اور قابل علیہ چیزوں کی رضامندی پائے جانے کے سبب مقدمہ نام منسج ہو جاتا ہے، اس طرح انکی کارڈ سے استفادہ میں کوئی وجہ مراعات نہیں آتی، اس لئے ڈیجٹ کارڈ سے استفادہ کو بارز کہا جانا چاہئے۔

۳- کارڈ بنانے کی فیس

اس فی الاصل ڈیجٹ کارڈ کے بنانے میں جو کہ رقم بطور فیس لی جاتی ہے اسے ایک کا سرورس پلاٹ لینا لگتا ہے اور اگر ڈیجٹ صحت کہہ کر بارز کہا جاسکتا ہے، جیسے کہ بہت سے واقعوں میں

دی جانے، وہی نہیں اہل اللہ مت بھی جاتی ہیں اور اس کا عام قائل ہے مثلاً پاپیہ سہرت ہانے،
لوگسٹس، ڈرخت وغیرہ نوانے کی لمبوں کو اہل اللہ مت کہہ کر جو ان کا فتویٰ دلی پاتا ہے۔

۴۔ کرٹے ٹے کارڈ

لفظ - کرٹے ٹے کارڈ سے استفادہ کے لئے جب کارڈ بچہ رکھی کسی رقم کا چیک میں شیعہ
نہ ضروری نہیں تو آپ جو بھی اور جس طرح بھی استفادہ ہوگا وہ شخص چیک کے دینے ہوئے اور
چیک سے حاصل کردہ قرضہ کی بنیاد پر ہوگا تو اس سلسلے میں چیک جب بھی اور جس نوعیت سے
بھی زندہ اور قرضہ رقم کا مطالبہ کرے گا وہ ہر حال سود ہی کہلائے گا، اس طرح یہ سارا معاملہ اپنے
آغازی سے مشکل رہ رہا ہوگا جس کی پہاڑے نہیں دی جاسکتی، سودی کا رویہ اسے ہتھ اڑکی جیسی
ناکید آئی ہے، دوسرے خاص و عام کو معلوم ہے، نہیں کرٹے ٹے کارڈ سے دراصل اختصار جنس بائرنج وہی
صور سے ہوتی، جس کی پہاڑے خاص شرائط و تفصیل کے ساتھ صرف اس کے گناہوں کو ہی دی
جاتی ہے، ہر کس و ہر کس کو کلی ملاحظہ پہاڑے نہیں۔

اس لئے کرٹے ٹے کارڈ کا حصول اور اس کی بنیاد پر کاروبار کرنا وغیرہ غیر ہمارے ذیل
میں اس لائق نہیں کہ اس کی حوصلہ افزائی کی جائے بلکہ اس کارڈ سے استفادہ کو مطلق ممنوع ہی
کہا جائے ”دعوا الریاء و التوبیخ“ اور آکل رہا و غیر رہا و سموں کے لمبوں ہونے کی جو
دلیل شدہ ہے، اس کا تقاضہ یہی ہے۔

اختصار جنس بائرنج، وہی جزیئی پہاڑے کو جس کے شرائط اپنی جگہ معلوم، مذکور ہیں بنیاد بنا
کہ اس کرٹے ٹے کارڈ کے حصول اور اس سے استفادہ کو جائز نہیں کہا جاسکتا۔

بینک میں مروج مختلف کارڈز - شرعی جائزہ

منفردی محسوب می‌شود *

اے فی المح کارو

۱۔ اس کارڈ کے استعمال میں، اطلاع کوئی قیادت نہیں ہے، موجود حالات کے اعتبار سے جب فوراً کیا جاتا ہے تو یہ یکے کے ملات میں الگ ملات ہے، جو روایت ضرورت اس کارڈ کے رجسٹر حاصل کرتے ہیں۔

یہ ایک چیلر ہے:

«الوعدة آمنة في يد العودع إذ انفكت له بضمها لقوله عليه السلام
ليس على المستعير غير العمل ضمان ولا على المستودع غير العمل ضمان
ولأن بالناس حاجة إلى الامتياز».

ایکٹ کارڈ

۳۰۶۔ اس کارڈ کے استعمال میں بھی شرعا کوئی خرابی نہیں ہے، کارڈ پھرانے کے لئے ہر قسم کی جاتی ہے اور کارڈ کا استعمال ہے، پوری نظر میں مودیتوں کا ہے جو اس کارڈ کے درمیان حاصل کے عاتے ہیں مابقی۔

کرٹے کا رڈ

۴۔ اس کا رڈ کے استعمال میں بعض صورتیں سو کی پائی جاتی ہیں، کیونکہ کا رڈ کے مالک کی کوئی رقم بینک میں نہیں ہوتی، وہ صرف اس کا رڈ کے ذریعہ خرچت کر سکتا ہے، یا آدمی بینک میں اپنی رقم جمع کرتا رہتا ہے اور بینک اس سے اپنا قرض وصول کرتا رہتا ہے، اور اگر پہلے سے رقم جمع ہے تو وہ استعمال کے بعد اس میں سے کم ہوتی رہتی ہے، اگر جمع شدہ رقم ختم ہو جائے تو کا رڈ کے مالک پر کوئی اثر نہیں پڑتا، کیونکہ اس صورت میں ہی کا رڈ استعمال کر کے اپنی ضرورت پوری کر سکتا ہے، یہ فعل ہی قرض کی ہے، لہذا رقم اٹانے کی کسی کمائی میں رقم منتقل کرنے کی صورت میں ایک رقم ماحضہ سے اوڑھ کر لی جاتی ہے، تو یہ شریعت کی اصطلاح میں ۱۳ ہے، پھر کا رڈ کے ذریعہ سے خرچہ اسی کے سلسلہ میں اگر اس کی جمع شدہ رقم ختم ہے تو جیسے رقم پھر وہ دن کے اندر ادا کرنا ہوگی، اگر پھر وہ دن کے اندر جمع نہیں کی تو پھر خرچہ کے حساب سے مزید رقم دینا ہوگی یہ سو ہوگا، ان وجوہات کی بنا پر ان صورتوں میں سود کی آمیزش ہے، وہ صورتیں اجازت ہیں باقی اجازت ہیں۔

ردائے رحمت ہے

"انفاکان مشروطا صار قرضا لہ منفعۃ وهو دینا والا فلا ماس بہ" (رد)

الحمد لله رب العالمین

بینک کے مختلف کارڈ سے استفادہ میں قابل غور پہلو

مفتی حبیب الرحمن صاحب مدظلہ العالی

۲۰۱- اسٹیٹ بینک کارڈ اور ڈیجیٹل کارڈ دونوں طرح کے کارڈ سے استفادہ درست ہے، اس کے ذریعہ خرچہ فرمٹ ہے، اس کے وقت رقم کا اپنے کھاتے سے اصرے کھاتے میں منتقل کیا سہا ہے۔

۳- کارڈ کی فیس

کھلی کی جانب سے جاری کردہ دونوں طرح کے کارڈ خزانے میں جو رقم بطور فیس دینی پڑے یہ بھی جائز ہے۔ اس میں کوئی قیامت نہیں، کیونکہ یہ کارڈ (مال) کی قیمت ہے۔

۴- کریڈٹ کارڈ

اہم - چونکہ کریڈٹ کارڈ کے نظام کے ذریعہ کھلی جو پانچویں چاتی ہے اس میں رہا اور قمار دونوں چیزیں پائی جاتی ہیں اور جو چیز کسی حرام اور ناجائز چیز کا موجب بنتی ہوگی حرام ہے۔ اس میں کریڈٹ کارڈ کی طرح اس کے خزانے کی فیس اور اس کی قسط یہ بھی ناجائز ہوگی۔

کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ کاروبار

ب- کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ بینک نے جو رقم خرچ کر دیا اس کی قیمت کے طور پر

۱۵ قسم کا سودا ہے اور اس میں سود نہیں ہے، اگرچہ سود

اداکیا ہے یا بطور قرض کے کسی کو یہ قلم دیا ہے، بھر صورت اس قلم کی واپسی کے وقت اس سے زائد قلم کی شرط لگانا جائز ہے، اور یہ زائد قلم سود ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے ایسے قرض سے منع فرمایا ہے جو کسی قطعہ مشتمل ہو، اور اس سے قرض خواہ کی کوئی امید وابستہ ہو۔

"یہی القبی علی" سلف و بیع "مثل ان یقرض شخص غیرہ کف درہم علی ان یمدھ دارہ نو علی ان یرد علیہ احوذ مدہ نو اکثر والو بائعہ حرام ادا کاست مشروطۃ او معارفہ علیہا فی القرض لانی "کل قرض حر مفعلا فهو ربا" (اللہ تعالیٰ کی ۳۳۷/۵)۔

اب ایک قلم کو کوئی مدت عین کرے یا نہ کرے مثلاً اتنی مدت میں قرض ادا نہ کیا تو یہ قرض سے زائد قلم دینی پرانے کی مدت نہیں، بھر صورت جب بھی قرض کے ساتھ نفع یا عوض دیا جائے گا یہ حرام ہوگا۔

خلاصہ حکم یہ کہ جب تک سے جو کرینٹ کارڈ جاری کیا گیا ہے اس کا طریقہ کار اور اس کے ذریعہ جب تک سے نفع اٹھانا جائز نہیں، اس لئے کہ قرض سے زائد قلم کی شرط لگانا جائز ہے اور یہ قلم ربا اور سود ہے اور سود کی حرمت کتاب و سنت دونوں سے ثابت ہے (دیکھئے سورہ بقرہ ۲۷۵، ص ۲۸۱)۔

نقصان دہ تصدیقات ختم ہوا، سے جرات معلوم ہوتی ہے، وہی ہے جو ہم نے ذکر ہوئی، لیکن مصر حاضر میں دیگر مسائل کی طرح کرینٹ کارڈ کا مسئلہ بھی ذاتی قیاسی طور پر کا مستثنیٰ ہے۔ لہذا فقہ حنفی رائے کے ہمارے ذاتی قیاسی رائے کو فیصلہ کی بنیاد دینا چاہئے تو بہتر ہوگا۔

ممکن ہے "الضرورات نسیح المحظورات" اور "تولاه لتضرو" جیسے اصول عموم ہدای کی رہنمائی کر دے، اس لئے ان جیسے اصول کو اپنی طور رکھنا ہوگا۔

بینک سے جاری ہونے والے کارڈ اور ان کا شرعی حکم

ملفوظات جلیل احمد مہری *

۱۔ ابنی حکم کارڈ سے استحقاق و جائزہ ہے۔

۲۔ ذہنت کارو کے بھی استفادہ اور اس کے ذریعہ غریب فروعیت جاز ہے بشرطیکہ غریب فروعیت کے ذہنت سب و کاغذ اور اس کارو کے واسطے سے اپنی مطلوبہ رقم اپنے کتاتے میں پہنچانے تو کسی قسم کے دھوکے کا کام نہ ہو مثلاً مطلوبہ رقم سے زیادہ رقم پہنچانے کا کام نہ ہو۔

۳۔ ان ہوشیاریوں کے کارڈ کے حصول کے لئے جرم بطور مجس دینی پڑتی ہے وہ بھی ہمارے لئے ہے۔ یعنی کارڈ خوانے کا شوق، دینا ہمارے لئے ہے۔ اسے اللہ عمل کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا۔

۴- ایک - کریمے کارڈ خوانا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس کے ساتھ سودی معاملہ ہو کر راست چلا گیا ہے۔ اس کارڈ کے تحت جو نقد رقم نکالی گئی ہو اور اس کی گئی، یا جو سالانہ طرے نکالے جا رہے ہیں، ایک مین کے کسی طور پر مزے رقم کو ادا کرنے کی ضرورت پڑتی ہے، جو بخیر ہے کہ کٹر خراب اور سود ہے، گویا یہ کارڈ سودی معاملہ میں طے ہونے کے کارہ راست ذریعہ ہے، لہذا ایسا کارڈ خوانا جائز نہیں اور ایسا کارڈ خوانے کی وجہ سے فیصلہ جیٹا بھی مار نہیں۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس کارڈ کے ذریعہ موقعوں کا نام بھی انہماں پاتے ہیں جن کے لئے فیسٹ کارڈ استعمال کیا جاتا ہے تو یہ سچ بھی اس کارڈ کے ہوائے کو سامان نہیں کر سکتی۔

۵۹ فتح محمد علی صاحبزادہ شاہنشاہ عالمگیری

کیونکہ پھر ایسے کارڈ ہی کیوں نہ بنوایا جائے، ایسا کارڈ کیوں بنوایا جائے جس میں سودی معاملہ نہ بھی مکمل ہو رہا ہو جو یہ ہیں۔

ب۔ اس کارڈ کے ذریعہ حاصل کردہ رقم کے ساتھ جو مزید رقم ادا کرتی ہوتی ہے وہ شرمناک ہے، کیونکہ اس مزید رقم کی ادائیگی معاملہ کرنے کے ساتھ ہی شروع ہے۔

ج۔ معاملہ میں چونکہ یہ پابہ شامل ہوتی ہے کہ مقررہ سود ہے یا نہ کہنے پر اصل رقم سے زائد رقم ادا کرتی ہوگی، لہذا یہ معاملہ سودی معاملہ ہو رہا تو مزید رقم دینا پڑے گا نہ دینا پڑے گا، ہر حال میں بھی جائز نہیں۔

بینک کے مختلف کارڈ کے استعمال میں ممنوع پہلو

مولانا کاظمی عبدالکلیل قاسمی *

۱۔ آئن کل مل کی حفاظت کی غرض سے اس کو بینک میں رکھنے کی اجازت فقہاء نے دی ہے، البتہ اگر کسی بینک میں وہ پیر رکھا جائے تو صرف اسی بینک سے چھو پاسکتا ہے، اور اسے نی ایف میں اسکا اضافہ ہے کہ صرف اسی مقامی بینک سے وہ اپنے ٹاکے کی پابندی نہیں ہے بلکہ ملک کے کسی بھی حصہ میں اس بینک کی شاخ سے وہ پیر نکال سکتے ہیں، چونکہ اس میں دوسرے شہر میں رہنے والے کر جانے میں جو خطرہ ہے اس سے حفاظت ہوتی ہے اور غرض سے کسی طرح کا احتیاط سو ہے۔ اسی لئے اس کو منع کیا گیا ہے، لیکن میرے خیال میں آئن کل خطرات بہت بڑھ گئے ہیں، اس میں عام دکانیں آگے ہیں۔ اس لئے اس کی گنجائش ہونی چاہیے۔

۲۔ اس کا بھی وہی حکم ہونا چاہیے جو روپ (۱) میں گذرا۔

۳۔ اس کو حق لکھ کر فروخت نہیں ہے، جیسا کہ بیج آرڈر فیس کے بارے میں ہے۔

۴۔ ہاں۔ چونکہ اس کارڈ کے ذریعہ بینک سے قرض حاصل کیا جاتا ہے، اور اس قرضے پر فائدہ ہوتی ہے۔ اس لئے جو رقم کارڈ حاصل کرنے کے لئے بطور فیس دی جاتی ہے یہ دراصل ہائیپوٹھک ہے۔

ب۔ اس کارڈ کے ذریعہ حاصل کردہ رقم کے ساتھ جو مزید رقم دی جاتی ہے وہ اضافی

۳۰۰ ہے۔

* قاضی شریعہ مرکز کی ادارت دارانہ شریعہ، پشاور کی شریعہ فتنہ

نہ۔ اس کا رڈ کے ڈرمیٹر ہے کہ وہ اشیاء کی قیمت کے طور پر بیگ نے جو رقم لیا کی ہے اگر اس کے ساتھ مزید رقم لینی ہو تو وہ اضافی سو ہے جو اگر مزید رقم نہ دینی چاہئے تو اس کا سود فیس کی شکل میں لیا گیا جائیگا۔

بھروسہ کر لے گا رڈ حاصل کرنے اور اس کو استعمال کرنے کی اجازت شرعاً جائز نہیں ہوئی چاہئے۔

بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈز - شرعی وضاحتیں

مولانا عبداللطیف ایلہاری مدظلہ

بینک کی طرف سے جاری کردہ اسٹیٹیمنٹ کارڈ اور ڈیجیٹل کارڈ سے استفادہ کے جواز اور عدم جواز سے پہلے یہ بات ملحوظ رہنا ضروری ہے کہ بینک میں جو رقم رکھی جاتی ہے وہ بطور ضمانت نہیں ہوتی بلکہ سودی کارڈز میں استعمال کی جاتی ہے، لہذا اگر سودی کما جے (سیونگ اکاؤنٹ) میں رقم جمع کی جائے تو سود لینے کا گناہ ہوگا جس پر قرآن و حدیث میں سخت وعیدیں ہیں اور اگر غیر سودی کما جے (کرنٹ اکاؤنٹ) میں رقم جمع کی جائے تو اس میں ضمانت ملی اُحصیہ کا گناہ ہے لہذا ہر بینک میں رقم جمع کرنا ہی جائز نہیں ہے۔

اہمیت اگر قانونی یا کسی اور سخت مجبوری کی وجہ سے بینک میں رقم جمع کرنا پڑے تو پھر بینک کی طرف سے جاری کردہ کارڈ سے استفادہ کا حکم حسب ذیل ہے:

۱- بینک کی طرف سے جاری کردہ اسٹیٹیمنٹ کارڈ سے استفادہ جائز ہے، اگرچہ اس پر سلتجہ (بزنسی) ہونا صادق آتا ہے، جو سلتجہ کے نزدیک مکروہ ہے، عام اہل حق کے نزدیک سلتجہ جائز ہے۔ اور افتاء عام دہوائی شدہ و کے پیش نظر عمل بہد بہب غیر کی گنجائش ہے (ص ۵۵۵ دی ۷۹۹ء)۔

۲- ڈیجیٹل کارڈ سے استفادہ چاہے رقم کٹانے کی صورت میں نہ ہو، چاہے خرید و فروخت کی صورت میں دونوں جائز ہیں، اس لئے کہ اگر استفادہ رقم کٹانے کی صورت میں ہوتا ہے تو اس پر سلتجہ

۷۹۹۹ء دی ۷۹۹ء دارالعلوم اسلامیہ اسلامیہ (گروٹ)۔

نہا ساق آئے گا، جس کا حکم اسٹیٹکم کارڈ کے تحت بیان ہو چکا ہے، اور اگر اشتقاقی طرح ۔
فرہشت کی صورت میں ہو تو اس کی حوالہ کی تعریف ساق آئے گی، جو جائز ہے۔

"ولصح الحوائذ برصاء المحیل والمحتال والمحتال علیہ" (ابو امام

۳۴)۔

۳۔ مذکورہ بالا دونوں قسم کے کارڈ حاصل کرنے کے لئے بطور فیس کے رقم دینا جائز ہے

(استقارہ فی المسئلہ ص ۱۷۷)۔

۴۔ بینک کی طرف سے جاری کردہ کرنے کا کارڈ سے اشتقاقی جائز نہیں، کیونکہ
کرنے کا کارڈ کے ذریعہ اشتقاقی رقم حاصل کرنے کی کسی کے کلمات میں رقم منتقل کرنے کی
صورت میں بینک تو بینک کے لئے ایک رقم دیا کرتی رہتی ہے جو ضرورتاً سو ہے، اور اگر اس کا کارڈ کے
ذریعہ بڑے کردار یا کسی قیمت بینک نے دیا کی اور ضرورتاً تک بینک کو یہ رقم دینے کی کوئی قوت ہے
کہ رقم دینا لازم ہے، یہی سو ہے، اور اگر ضرورتاً تک بینک کو یہ رقم دیا کرتی رہتی تو اگرچہ
مزے کا دینا نہیں، تاہم معاملہ میں یہ بات شامل ہے کہ ضرورتاً تک یہ رقم دینا نہ کرنے کی
صورت میں اصل رقم سے زیادہ رقم دیا کرتی ہوگی، اور یہ سہ کی معاملہ ہے جو جائز نہیں ہے۔

بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ - نئی ایجاد

مولانا سلطان احمد امجدی *

۱۔ اسے نئی انکم کارڈ سے استفادہ کیا جاسکتا ہے، اسلام سہولت بورڈ کی کارہی ہے، اور اس کی شریعت وسانی مسئلوں کی حفاظت ہے، آج کے دور میں جبکہ زندگی بہت تیز رفتار ہو گئی ہے، اور آمد و رفت اور ایوان کے لئے ڈرائیو لے چاہی دینا کو ایک گاڑی میں تھیل کرالے ہے، اس پس منظر میں اسے نئی انکم کارڈ اس کے دکانہ رکے لئے بہت ساری سہولتوں کا باعث اور اس کے لئے مسئلوں کے حوصل میں معاون ہے، ہر جگہ نقد رقم لے کر پھر با دشا اور بہت سارے شرائط کا موجب ہے، دیکھئے اور اس میں بھی یہ چیز اسی طرح ایک مسئلہ رہی ہے، جس کے عمل کے مختلف طریقے اختیار کئے جاتے رہے ہیں، آج کے دور میں اسے نئی انکم کارڈ اس کی محفوظ ترقی یافتہ اور دھتوں سے محفوظ صورت ہے، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس کے ذریعہ آدمی نئی جگہ ہے، جب کے لئے دوسرے سے فرض لینے کی سمیت سے بچا رہتا ہے، بینک اور ڈرائیو کے مقابلہ میں اسے نئی انکم کارڈ سے حاصل ہونے والی سہولت پر ترجیح دیتی ہے، اس لئے آج کے حالات میں بینک کے اسے نئی انکم کارڈ سے چارے شرح صدور کے ساتھ استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

۲۔ جو کام وہ اس کا بھلا دہی کے اسے نئی انکم کارڈ سے حاصل کرتا ہے، اسے کارڈ کے ذریعہ اس کے استفادہ کے دائرہ میں دھت نیچا دیتی ہے، جیسے کہ سوانا سہولتوں کی

تخصیص ہے۔ اور سبوت اور مصلحت کے جس سواغ سے اسے اپنی حکم کارڈ سے اشتقاق کے جواز کی ہمت کی گئی ہے، وہی مزید دست اور قوت کے ساتھ ڈیوٹ کارڈ کے سلسلہ میں صادق آتی ہے۔ اسے اپنی حکم کارڈ کے ذریعہ آدھی نیلہ دور اپنی ذاتی ضرورت اور صرفی مقاصد کے لئے رقم نکالنا ہے۔ جبکہ ڈیوٹ کارڈ کے ذریعہ وہ ملن سے دور اپنی جیبوں پر اپنی کاروباری ضرورتوں کی بھی تحویل کر سکتا ہے۔

۳۔ ان کارڈوں کے حصول کے لئے جو رقم بلورفیس کے دینی پڑے، اس کا حکم وہی ہے جو کٹنی آرڈر فیس اور ڈرائٹ فیس کا ہے، ویک اپ (Maintenance) اور اپنے ملک کی کٹوتیوں وغیرہ کی ادائیگی کے لئے اپنی آمدنی کے جو ذرائع اپنا ہے، اس طرح کی فیسیں بھی اسی کا ایک حصہ ہوتی ہیں، اس طرح کی ضرورت سے کالج اور یونیورسٹی سے مارکس شیٹ اور سند کی وصولیابی کے لئے فیس دی جاتی ہے اور ناجی زندگی کے مختلف دائروں میں رجسٹریشن فیس اور اکی جاتی ہے، سو جو حکم ان تمام طرح کی فیسوں کا ہوگا، وہی حکم زیر بحث کارڈوں کی فیس کا ہوگا۔

۴۔ اب ذکر شدہ کارڈ کے حصول کے لئے جو فیس دی جاتی ہے اس کا حکم وہی ہے جو پچھلے دنوں کارڈوں کی فیس کا ہے۔ اس میں ہمارے معاملہ کا اس مسئلہ پر بہت زیادہ فرق نہیں پڑتا، تخصیص آگے آتی ہے۔

ب۔ دراصل کرنے والے کارڈ کے استعمال کی دوسورت ہے، ایک تو کہ وہ اپنی ضرورت اور حیثیت کے مطابق اس کارڈ کو حاصل کرتے وقت نقد رقم اپنے کمانڈ میں جن کرے، دہت اس کارڈ کی مخصوص نوعیت کا کارڈ دھاتے ہوئے اپنی کاروباری ضرورت سے کچھ رقم اس سے فائدہ بھی صرف کرے۔ یہ کارڈ ملن میں بڑی سبوت کی صورت ہے۔ کارڈ ملن میں ہوا اسات فیما موقع آتا ہے کہ آدھی کے پاس موجود رقم اس کی ضرورت کے لئے نکالتے فیس کرتی۔ اور اس کی مجبوری سے سو سے دوسرے درجہ تنصاف کی موجب ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں کیا جگہ میں آدھی کسی

سے فرض ہے۔ اگر اپنی کاروباری ضرورت کو پوری کرنے کے بجائے، اگر اس کا رڈ کے درمیان کسی یہ ضرورت پوری نہ ہو جائے تو اس میں آسانی ہی آسانی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ آدمی اپنی حیثیت کے لحاظ سے نہیں دیکر کے کرینٹ کا رڈ تو حاصل کر لے، لیکن اپنے کھاتے میں رقم بالکل ہی جمع نہ کرے یا اسے نام نہن کرے۔ اس صورت میں دو کوئی کاروباری منافع اپنے سرمایہ کے بجائے صرف اپنی حیثیت، صلت اور مافیہ الصلت (Skill) کے ذریعہ حاصل کرتا ہے۔ ان دونوں ہی صورتوں میں دیک کرینٹ کا رڈ بھڑکاو جو انسانی رقم دیتا ہے اس کو نقد اہوا ہر قیاس کرنا چاہئے جس میں فرض دینے ۱۰۰ روپے ترصد ہر کچھ منافع کا جانب سے ہے بلکہ صرف اس قدر ہے کہ نقد اہوا میں کمیٹ کی ملٹا دو ۱۰۰ دینے ۱۰۰ ہا نور رہن رکھنے میں پونے تین حصین نہیں ہے، جبکہ چٹنگ سسٹم میں ایک اصل کے تحت منافع کی شرح حصین ہوتی ہے، اس کی روشنی میں ضرورت کے تقاضے سے کرینٹ کا رڈ کے ذریعہ دیک سے حاصل کردہ رقم سے زائد رقم دیک کو ادائی جاسکتی ہے۔

ج۔ ضرورت کے زائد رقم روانہ کرنے کی صورت میں دیک کو جو زائد رقم ادا کرنی ہوگی، اس کی حیثیت ٹیٹ نہیں کی ہوگی، جیسا کہ سامانوں کی خرید و فروخت میں اصرار و نقد کے لڑتی سے قیمتوں کے لڑتی کو ہی طرح ٹیٹ نہیں سے تغیر کیا جاتا ہے۔ دراصل آج کے دور کا دیک کوئی خریدتی اور نہیں ہے کہ وہ صرف لوگوں کو رقمیں بانٹتا رہے، صرف ان سے لپٹا کوئی مطالبہ نہ رکھے۔ اپنی ایک حیثیت میں وہ کاروباری ادارہ ہے اور اسے اپنی کاروباری مصلحتوں کے لحاظ کا حق ہے، انجی میں ایک ہے کہ زائد رقم کے دیا سے اس کو اپنی رقمیں جلد واپس مل جاتی ہیں۔ ورنہ اگر کوئی دیا نہ رہے تو لوگوں کے ذمہ اس کی اصرار و رقمیں، جب ۱۰۰ روپیہ کی رقمیں، جس کو کوئی تجارتی ادارہ خرید نہیں کر سکتا، ہی طرح کی مصلحت سے آج کے دور میں سکولوں میں مقررہات نہیں روانہ کرنے پر عام طور پر ٹیٹ نہیں کا رڈ ہے۔ جسے عرف عام میں ہائر تیلیم کر لیا گیا ہے۔ نقد اہوا میں بھی فرض دینے ۱۰۰ اس طرح کی شرط لگا سکتا ہے کہ حصین مدت کے اندر فرض نہیں

نہ ملے ہو رکیت اور رہن ہاؤس کو نہ چھڑانے کی صورت میں اس کھڑے ایک دستہ کے لئے ان کو اپنے پاس رہن رکھنے کا اختیار ہوگا۔

انجمنہ قیاس کر کے مسئلہ زیر نظر میں کریمہ ٹکارا میں دلت گزر جانے کی صورت میں لی گئی رقم پر اضافی رقم ادا کی جاسکتی ہے۔

بینک کے مختلف کارڈز میں چند چھید گیاں

۱۴۲۸ھ میں مدنی جی ۱۵

۱۔ چونکہ اسٹی ایم کارڈ کے ذریعہ آئی این بی مع کردہ رقم ہی سے استفادہ کرتا ہے اور اس کو حاصل کر سکتا ہے اور اس کے لئے الگ سے کوئی معاوضہ کسی صورتوں سے ہوا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی تو اس طرح کے ہوتے ہوئے اسٹی ایم کارڈ سے استفادہ کے جواز کی صورت ملتی ہے اور کوئی وجہ مخالفت مجھ میں نہیں آتی، لہذا اس کارڈ سے استفادہ شرعاً جائز ہوگا۔

۲۔ چونکہ ڈی بیٹ کارڈ بینک اپنے کلائنٹوں کے لئے ہی جمع کرتا ہے اور اس کے استعمال کا بھی کسی طرح کا کوئی معاوضہ اور اجنس کرنا پڑتا سوائے اس فیس کے جو کارڈ ہوائے کے لئے دی جاتی ہے۔ اس کے ذریعہ بھی آئی صرف اپنی ہی جمع کردہ رقم ہی استعمال کرتا ہے، اس سے زیادہ دیکھیں تو اس طرح کی کہ دہشتی میں ڈی بیٹ کارڈ سے استفادہ کے جواز کی قطعاً ملتی ہے۔ اور کوئی ملے منع سامنے نہیں آتی، لہذا اس کارڈ سے استفادہ شرعاً جائز رہے گا۔

اور اس کارڈ کے ذریعہ خرچ خرچہ و اخراجات وغیرہ کا حکم جواز ہی ہے جو بینک کے چیک، ڈرافٹ کے ذریعہ دینا کے تھما رہا رہتی ہیں، دینی اور خرچ خرچہ و اخراجات کرتے ہیں اور ملتا رہتا ہے اس کو جائز کہتے ہیں، لہذا اس کارڈ کے ذریعہ خرچ خرچہ و اخراجات وغیرہ جائز ہے۔

۳۔ ان دونوں قسموں کے کارڈ یعنی اسٹی ایم کارڈ اور ڈی بیٹ کارڈ کے ہوائے اور اس کے حصول کے لئے جو کچھ رقم بطور فیس دینی پڑتی ہے وہ شرعاً جائز ہے، جیسے کہ مرلیض (اکمرا کو تھتھیں

مرض کے لئے نہیں دیتا ہے جو ہمارے ہے۔

۴۔ چونکہ کرپےٹ کارڈ کی صورت حال یہ ہوتی ہے کہ اس سے قاعدہ اٹھانے کے لئے وینک میں رقم کا موجودہ ضروری نہیں ہے بلکہ اس کارڈ کو جاری کرنے کے لئے وینک ضرورت مند آدمی کے حالات معلوم کرتا ہے اور پھر اس شخص کی مالی حیثیت متعین کرتا ہے اور دیکھتا ہے کہ اس کی آمدنی ماہانہ یا سالانہ کتنی ہے، پھر مالی حیثیت متعین کر کے وینک اسی حیثیت کا کارڈ جاری کرتا ہے اور وینک کارڈ کے جاری کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کے استعمال کرنے والے اس کے بعد اس کی تھری کے لئے ایک فیس لیتا ہے، جو طریقہ کار وینک کا جو فیس واپس دینے کے لئے اور کرپےٹ کارڈ حاصل کرنے اور استعمال کرنے کے لئے اور دو فیس کی شرعی حیثیت سود کی ہوگی، جو حدیث ”کل قرض جرم“ اور ”معا فیہو دینا کی روٹی میں سود ہو کر حرام ہے۔“

ظاہر ہو گا کہ یہ ہے کہ کرپےٹ کارڈ حاصل کرنے اور استعمال کرنے کے لئے جو رقم بطور فیس دی جاتی ہے اور سود ہے جو حرام ہے۔

بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ - شرعی احکام

ملفوظات مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

پاری دنیا آت ایک تھوڑی منڈی بنی جتنی ہے جس نے یہ ممکن کر دیا ہے کہ دھرم دانوں کے ہاتھوں میں تعلیم کو بھی دیا کے کسی بھی ملک سے تھوڑے ۱۰ روپے کا ہوا کار کے طاہر ہے کہ جب تھوڑے دو تین روپے بھی دیا میں دین کے عمل کو تھوڑے روپوں کی کٹھنہ پہنچائی دیتے اور تھوڑے کئی تنگی میں پہنچا دیتے اور یہ طاہر ہے کہ تھوڑے سے تھوڑے کے لئے چیک نے کار دھارنی کیا ہے اس سسٹم سے پوریات بھی پہنچا دیتی ہے کہ ہفت روزہ کے لئے ہر گھنٹہ کسی مدت یا ضرورت سے کسی بھی شمس میں رقم نکالیں ہیں یہ کار دھارنی سسٹم کے لئے ہے :

آپ نے چیک میں جو رقم جمع رکھی ہے وہ اپنے شیر علی ملک کی کسی دوسری جگہ جہاں چیک کا کلام موجود ہو پانی ضرورت کے بعد رو پیہ نکالنا چاہتے ہیں تو بغیر الگ سے کوئی معاوضہ دینے کوئے اس کلام سے قاعدہ اخٹا کرتے ہیں، اس کلام ATM کہتے ہیں، اس کلام سے قاعدہ اخٹا کرنے کے لئے چیک ایک کارڈ ہماری کرتا ہے، اس کلام سے قاعدہ اخٹا جائز ہے، کیونکہ اس میں اپنی جمع شدہ رقم سے ہی قاعدہ اخٹا رہا ہے، اور اس صورت کے ہرے چیک کو الگ سے کوئی معاوضہ نہیں دینا کرتا ہے۔

دوسری قسم کا کارڈ ڈیبٹ کارڈ Debit Card کہلاتا ہے۔ اس کارڈ کے ذریعے خرچے،

فرہشت کے بعد قیمت کی ہوائی کے ساتھ ضرورت پر رقم نکالے اور خریدنے کی مدد سے رقم اپنے کھاتے سے دوسرے کھاتے میں منتقل کرنے کی سہولت ہوتی ہے۔

لہذا ان کارڈس کے ہوائے کے لئے چیک کو فیس کی شکل میں ایک مقررہ رقم ہوا کرتی ہوتی ہے، اس فیس کی حیثیت کارڈ نکالنے کی اجازت ہے اور اس میں استعمال کئے گئے انیشیائی کی قیمت کے شکل ہے، اس لئے اس کارڈ کے استعمال کی شرعا اہازت ہے۔

چیمبری جسم کا Credit Card کہلاتا ہے، یہ کارڈ کی طرح ہی استعمال ہوتا ہے، لہذا اس کارڈ کے حاملین کو یہ بہت بھی ملتی ہے کہ وہ اپنی جمع شدہ رقم سے زائد بھی استعمال کرے اور ایک مقررہ مدت میں واپس کر دے، اگر وہ واپس نہیں کرتا تو اس کو طرہ کے ہوائے رقم سے نیا ہوا اکاؤنٹ ہوتا ہے، چیک اس کارڈ کو جاری کرنے سے قبل ضرورت مند آدمی کی مالی حیثیت کا اندازہ لگاتا ہے، اس کارڈ کے جاری کرنے پر مقررہ مدت تک اس کے استعمال کرنے اور اس کے بعد اس کی قہد کے لئے ایک فیس لیتا ہے، اس کارڈ کے شرعی حکم بیان کرنے میں تھوڑی تفصیل ہے۔

اہم - کرنے کا کارڈ جاری کرنے پر مقررہ مدت تک استعمال کرنے اور اس کی قہد کے لئے جو فیس لی جاتی ہے وہ اس کا کارڈ بنانے کی اجازت اور انیشیائی کی قیمت ہے، اس لئے درست ہے۔

ب - کارڈ کا استعمال نقد رقم نکالنے یا کسی کے کھاتے میں منتقل کرنے کے لئے کیا گیا ہے، اور وہ اس کی جمع شدہ رقم سے زائد فیس ہے تو جو اضافی رقم تقبی ہے وہی آرڈر فیس کی طرح ہے۔

ج - اس کارڈ کے ذریعہ اگر جمع شدہ رقم سے نیا ہوا رقم نکالا جائے میں منتقل کیا تو یہ چیک کا قرض ہے اس پر جو اضافی رقم دی جا رہی ہے وہ سود ہے، ایک شکل یہ بھی ہے کہ خریداری

کے بعد پھر وہ ان کے اللہ رو رقم لیا کر دی جاتی ہے اس صورت میں کرپٹ کارڈ کے حاملین سے
 چیک کھنڈیں لیٹا، یہ صورت بھی جائز ہے کیونکہ فرض پر کھودنا نہیں پڑا ہے، البتہ پھر وہ ان
 کے بعد کی امانت کی صورت میں جو عرصہ شرح کے حساب سے چیک کو اضافی رقم دینی ہوتی ہے،
 یہ سود ہے اور اس سے اکتفا مل ضروری ہے۔

بینک سے چاری ہونے والے مختلف کارڈ

مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند

موجودہ دور میں بینک سے چاری ہونے والا اسے فی حکم کاردار حیثیت بینک کی جانب سے ایک عہدہ اُثرت دیتا ہے کہ بینک نے اپنے جس کھاتہ دار کے نام ال کارڈ کو چاری کیا ہے اس کھاتہ دار کی حیثیت رقم ال بینک کے پاس محفوظ ہے اور وہ بینک ذمہ دار ہوتا ہے کہ کھاتہ دار کسی بھی زمانہ و مکان میں اپنی جمع شدہ رقم کو اس بینک سے حاصل کر سکتا ہے، اور رقم کے ساتھ سٹر کرنے کی صورت میں تمام عداوت اور ال کے فقی اثرات سے وہ اپنے کو قاتی ہٹتا رہے چلا سکتا ہے، بینک اپنی ال سہولت کا کوئی عوض بھی نہیں لیتا تو شرعاً یہ صورت و وصیت کی پہلی اور وصیت امانت ہوتی ہے، امانت کا اثر یہ ہوتا ہے کہ دین ال امانت کا مالک نہیں ہوتا بلکہ امانت رکھنے والا اپنے مال کی حفاظت کا مصرعہ پڑھتا۔ دین کو ذمہ دار ہوتا ہے، جسے دین قبول کرتے ہوئے وصیت کی حفاظت کو اپنے ذمہ لازم کر لیتا ہے۔

”تسلیط العبر علی حفظ مالہ صریحاً نو دلالت“ (کتاب ص ۱۵۰)۔

اور امانت کی بلاکٹ دین کو ضمان نہیں دیتی، البتہ ال صورت میں امانت کی بلاکٹ موجب ضمانت ہوتی ہے کہ دین حفاظت امانت میں کوتاہی کرے، یا غلط وصیت کے برعکس دین کے کسی عمل سے اور امانت ضائع یا تہیہ ہو جائے۔

”اما بعبر حال المعفود علیہ من الأمانة إلى الضمان، مہا ترک الحفظ ومہا ترک الحفظ للمالك متى حاله في الودعة أو عداً“
 ۱۰ مفتی درود تاتہ عتر اہم دیوبند۔

بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈز - قابل توجہ پہلو

۱۷۱۱ ہجری ۱۴۳۱ھ کی مئی

ایک اصولی بحث

مذکورہ مضمون کے تعلق سے جو سوالات ہیں ان کے جوابات سے پہلے ایک اصولی بات ذکر کر رہا ہوں جس پر تقریباً تمام ائمہ و فقہاء کا اتفاق ہے، وہ یہ ہے کہ مبادعات میں اصلاً حرمت ہے، کسی طریقہ مبادعات کے اثبات کے لئے دلیل کی ضرورت ہے اور مبادعات کے علاوہ دوسرے امور و معاملات میں اصلاً طاعت ہے، ان میں سے کسی چیز کی حرمت کے لئے دلیل کی ضرورت ہے۔

شیخ الاسلام (رحمۃ اللہ علیہ) مبادعات کے علاوہ طاعت و مبادعات پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "وأما العادات فهي ما اعتادته الناس في دينهم مما يحتاجون إليه، والأصل فيه عدم الحظر فلا يحظر منه إلا ما حطره الله سبحانه وتعالى" (الفتاوى) ائمہ اربعہ پر ۳۳ طبع ۱۴۱۸ھ (جہاں تک عرفہ، عادات کا معاملہ ہے تو حسب ضرورت لوگ دنیا میں جس کے عادی ہیں اسے طاعت کہا جاتا ہے، اس میں اصلاً عدم طاعت ہے، لہذا اس میں بھی چیز مضمون ہوگی، جس کو اللہ تعالیٰ نے مضمون قرار دیا ہے)۔

نام بتاتی ہے جامع کتب بخاری جلد اول کتاب الوضو میں مشفق ایک باب کا نام کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مبادعات کے علاوہ دوسرے امور و معاملات جیسے مکمل، وزن، غیر وہیں جو حرام ہے، حلال۔

مختلف ممالک، بازار کے غرض، عبادت کا اعتبار کیا جائے گا۔

اب باقی تہیہ وسکات کے جو احکام آج ہیں:

۱- ATM کے کارڈ سے جس جو تفصیل آتی ہے اور اس کے جو فوائد و خدمات ہیں، اس کے پیش نظر اس سے احتیاط درست ہے، مشین کی شرابی سے ضرر پہنچ سکتا ہے مگر حکم عام اصول پر لگا جاتا ہے۔

۲- ڈیجٹل کارڈ سے احتیاط اور اس کے ذریعہ طرح فر وقت درست ہے، اس میں کوئی شرعی قیادت نہیں معلوم ہوتی۔

۳- مذکورہ دونوں کارڈ کے حصول کے لئے جو رقم بطور فیس دینا پڑتی ہے اس میں بھی شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔

۴- ایب: اگر یہ کارڈ حاصل کرنے اور استعمال کرنے کے لئے جو فیس ادا کی جاتی ہے چند کھانسی کی حیثیت اور خدمت کی ہے اس لئے جائز ہے۔

پ- اس کارڈ کے ذریعہ حاصل کردہ رقم کے ساتھ مزید جو رقم ادا کرنا ہوتی ہے وہ سوا کے حکم میں آئے گی، اس لئے وہاں جائز ہے۔

ن- اس مشین کے تحت بھی جس مزید رقم کے ادا کرنے کا ذکر ہے، وہ بھی سوا کے حکم میں ہے، کیونکہ زائد مالی کمی چیز کے عوض میں نہیں ہے، اس لئے وہ بھی درست نہیں۔

بینک سے چاری ہونے والے مختلف کارڈ - فقہی پہلو

مولانا سید قمر الدین محمود *

۱- اے بی ایم کارڈ سے استفادہ کا حکم

آج کل ذرائع مواصلات کی تیز رفتار رفتی کے نتیجے میں تجارت کا بازار کے سلسلہ میں بہت سی نئی شکلیں وجود میں آئی ہیں جن میں ایک صورت ۲۵۰۰ حضرات کے لئے ایک شہر سے دوسرے شہر میں ایک ملک سے دوسرے ملک میں رقم کی منتقلی کے لئے بینک کے ذریعہ مختلف قسم کے کارڈ جاری کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔

بینک کے ذریعہ جاری کئے جانے والے ان کارڈس کا استعمال نہایت عام ہو چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں ایک کارڈ جو بینک سے کھاتہ داروں کے لئے دیا جاتا ہے ATM کارڈ ہے جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کھاتہ دار اپنے شہر، ملک یا کسی دوسری جگہ کہیں بھی جہاں ATM نظام ہو اس کارڈ کے ذریعہ اپنی ضرورت کی مقدار رقم نقد کی صورت میں حاصل کر سکے۔ کھاتہ دار بینک میں اپنی جو رقم جمع کرتا ہے اسی سے وہ قاعدہ والا نکال سکتا ہے۔

کھاتہ دار اپنی جو رقم بینک میں جمع کرتا ہے بینک اس کے عوض جو ATM کارڈ دیتا ہے وہ صرف ایک ڈیبٹ کے ہے کہ جس کے ذریعہ وہ شخص دوسرے شہر یا اسی شہر میں رقم حاصل کر سکتا ہے اور اس کی دہلیں میں حضرت ان زوجہ اور حضرت ان ہاں کا وہ مل ہے جو اہل مکہ کے لئے آپ کرتے تھے۔ حقیقتاً کیا جاسکتا ہے (دیکھئے اہل اسلام طائیفہ ص ۳۷۳)۔

* حکیم اسلام پاکستان ۱۹۹۵ء کو لکھا۔

تقریباً کارڈ میں ایک حیثیت سمجھ کی ہے۔ لہذا اس کارڈ کے اندر اس رقم کی منتقلی اگر مشروط نہ ہو تو وہ جائز ہے۔

''والسماح التي تعامله الناس على هذا إن الفرصه بعير شرط وكتب له سفته بملك فلا ينس به، وإن شرط في الفرص ذلك فهو مكروه لأنه يسقط بملك حظر الطريق عن نفسه فهو فرص حر مفعلة'' (الموسم ۱۳/۷۷۷)۔
گنہ ATM کارڈ سے اشتقاق کا ذکر معلوم ہے۔

۲- ڈیجیٹل کارڈ

اس کارڈ کے ذریعہ کارڈ ہولڈر جو قاعدہ طاعت ہے اس میں بینک کارڈ ہولڈر کی طرف سے مکمل ہے۔ اور کارڈ ہولڈر اور کارڈ (ATM) کارڈوں کی طرف سے بینک مکمل ہے، اس لئے سامان کی خرید و بیع کی منتقلی کے سلسلہ میں بینک اس کی طرف سے دو رقم اور کرتا ہے تو یہ صورت جائز ہے جبکہ کارڈ ہولڈر دائیہ طاعت شدہ رقم سے ہی اشتقاق کرتا ہے۔

۳- فیس کی حیثیت

کارڈ کے وصول کے لئے جو رقم بطور فیس کارڈ ہولڈر سے وصول کی جاتی ہے اور حق منت کے طور پر ہے لہذا اس کا اخراج یا شرائط جائز ہوگا۔ جیسے منی آرڈر کی فیس یا بینک و بصری خدمات پر اخراج وصول کرتا ہے۔ بینک ڈرافٹ وغیرہ جیسے وہ جائز ہے یہ کارڈ کی فیس بھی جائز ہوگی، حضرت قانونی نے منی آرڈر کی فیس وغیرہ کے بارے میں اندازہ لگایا ہی میں اسے جائز قرار دیا ہے۔

۴- کریڈٹ کارڈ

الف- کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ جو معاملہ طے ہوتا ہے وہ سود پر مبنی ہے اور وہ جائز نہیں ہے۔ لہذا اس معاملہ کے لئے جو کارڈ حاصل کیا جائے گا اس پر جو فیس ادائیگی جائے گی وہ بھی جائز

نہیں ہوگی۔

ب۔ جب کرنے کا ارادہ کر لے اور اصل معاملہ ہی درست نہیں ہے تو اس کا راز کئے اور میری جگہ سے جو رقم حاصل ہوگی اور ادائیگی کے وقت اس سے مزید رقم بینک کو واپس کرنی ہوگی تو یہ ۳۳ روپائی ہوگا، لہذا یہ اضافی رقم دینا جائز نہیں ہے۔

ج۔ چونکہ معاملہ میں یہ شرط راقی ہے کہ مقررہ مدت کے بعد ادائیگی کی صورت میں مزید رقم دینا ہوگی اس لئے یہ مدت قاعدہ ہوگا، اور مزید رقم کی ادائیگی جائز نہ ہوگی اور پھر جبکہ اصل معاملہ ہی سہی بنایا دیا جائز نہیں ہے تو اس پر اعتراض ہے شک بھی ناجائز ہی رہے گی۔

بینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ

مولانا محمد ارشد قادری رحمہ اللہ

- ۱- اسٹیٹ بینک کارڈ کا استعمال درست ہے، بشرطیکہ اس کے مطابق ضابطہ (بندی) کی یہ ایکٹی فعل ہے، کوئٹہ کے یہاں مگر وہ ہے لیکن امام احمد کے نزدیک جائز ہے، ضرورت کی بنیاد پر مدلول من لفظ ہب کی گنجائش ہے بشرطیکہ رقم کا ساتھ لے کر دہور دار کا سفر ضرورت سے نکال نہیں، اس لئے "الصندوق ہزال" کے تحت اس کارڈ (ATM) کا استعمال جائز ہے۔
- واضح رہے کہ جو فلک بینک میں کام کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک کارڈ بھی نکالتے ہیں ان کی ملازمت کا یہی حکم جاری رہے گا جو بینک کی ملازمت کا ہے۔
- ۲- ڈیجیٹل کارڈ کا استعمال بھی درست ہے اور یہ صورت "حوالہ" سے نکل رہا ہے، شرط یہ ضرورت کے لئے اس کا استعمال بھی درست ہے۔
- اگر حین وقت پر رقم ادا کی گئی تو جو زائد رقم برقی ہوئی مدت کے عوض واپس کی جائے گی ورنہ بھٹان کن ہے، بطور ۳۰ روپے واپس کی جائے گی نقد اور دوسرا ڈیجیٹل وقت میں قیمت کا فرق ہے جو فقہاء کے یہاں جائز ہے، تو گنجائش نکل سکتی ہے۔
- ۳- اسٹیٹ بینک ڈیجیٹل کارڈ ہونے کے لئے بطور فیس کچھ رقم کی ادائیگی درست ہے۔ یہ فیس کا نقد ہی کاروائی، آفس، مصارف کے اخراجات کے طور پر واپس کی جائے گی۔
- ۴- اہم: کرنیٹل کارڈ کے نظام پر غور کرنے پر ایک شبہ تو سراپا ہوئی ابھرتی ہے جو

جو سرکاری مرکزی ایچ بی سی، پی سی بی، پی سی بی کی طرف سے جاری ہے۔

نصیبی قتلہ کی بنیاد پر ناجائز ہے۔

دوسری شبیہ یہ سامنے آتی ہے کہ اس بار سے کلام کو پہلے تسلیم کر لیں، چونکہ کارڈ پہلے دکا
ہو گیا، معنوی ملکا جائے، ہر زندہ رقم کو نہیں مانیں، اگر ملے ہیں اس وقت کو پہلے تسلیم کر لیں تو جائز
ہوگا۔

ب۔ اگر کرپٹ کارڈ کو پہلے کا معاملہ مانیں تو زندہ رقم کی ادائیگی بطور نہیں درست اور
اگر سود پر منحصر مانیں تو غلط۔

۴۔ اگر اس معاملہ کو غلط نہ سمجھیں تسلیم کر لیں تو انسانی رقم کو اتنے اور نہیں قرار دے کر جواز
کا فتویٰ دیا جائے، اور نہ سودی معاملہ کا پایا جانا یقینی ہے، جو درست نہیں۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ چونکہ ان تمام زندہ رقموں کے لئے جن کا ذکر سوانحائے میں موجود
ہے باہم ہم آہستہ (سود) کا فتویٰ استعمال کرتا ہے جس کو عربی میں قادم و کماہز بھی کہتے ہیں۔

بینک کے مختلف کارڈ سے استفادہ میں غرور و ربا کی آمیزش

• مفتی طاہر اہل قادیانی

وہ ہے کہ زمانہ کی تیز رفتار رفتی اور متغیاتی دنیا کی ایجادات نے بہت سے ایسے مسائل پیدا کئے ہیں جن کا فاضلی قرعہ میں تصور نہیں تھا، ظاہر ہے کہ اس طرح کے مسائل کا سرکاری حکمرانوں اور عدالتوں میں حل کا مشکل ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ علماء و دانشمندیوں میں مل جل کر اس کا ایسا حل تلاش کیا جائے جو ان مسائل سے بچنے کے ساتھ ساتھ نیا اور سے نیا اور اتفاق رائے کے ساتھ امت کے سامنے آسکے۔

۱۔ اسے فی ایکم کارڈ سے استفادہ کا حکم

جیسا کہ سوائس میں یہ شریعت کی گئی کہ اس کارڈ کے ذریعہ اسے فی ایکم کا دفتر سے بینک میں جمع شدہ رقم کو کسی بھی وقت نکالنے کی سہولت ہوتی ہے، اور یہ کارڈ نکالنے کی نہیں لگتی ہے، اور نہ کارڈ پر اسے اس کا کوئی حوالہ دیا جاتا ہے، پہلے رقم نکالنے کے لئے بینک جانا ضروری تھا، اب اس کی تہی ضرورت نہ رہی، کوئی اسے فی ایکم کارڈ کا نمٹا بینک کما، اور اس کا سہولت پہنچا ہے، اور جسے اس نے اس کے ماہانہ ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی، جس اسے فی ایکم کارڈ نکالا اور اس سے استفادہ کرنا جائز ہے۔

۲- ڈیجٹ کارڈ سے استفادہ اور خرید و فروخت کا حکم

ڈیجٹ کارڈنگی اسنی ایم کارڈ کی طرح ہے فرق اس قدر ہے کہ اس کارڈ سے اسے فی ایم کارڈ میں زیادہ سہولت ہے کہ اس کی د سے اسے کمات کی رقم دوسرے کمات میں منتقل بھی کی جاسکتی ہے، اس اس سے کوئی چیز خرچہ کر اس کی قیمت کی روانگی کارڈ کے ذریعہ فروخت کنندہ کے کمات میں منتقل بھی کی جاسکتی ہے۔

اس میں بھی کمات اور کو سہولت یکم پہنچاتا ہے، اس کا الگ سے کوئی معاوضہ یا رقم لین دین نہیں ہے، بلکہ کارڈ ملاری کی نہیں رہتی پاتی ہے، تو یہ فیس اصل میں کارڈ ہوانے کا معاوضہ ہے، چونکہ اس کارڈ سے ایک بڑا نقل معلق ہے، اور ظاہر ہے کہ کارڈ ہانے میں حکومت کا کچھ نہ کچھ خرچہ بھی ہوتا ہے، اس لیے اس فیس کو کارڈ ہانے پر ہونے والے اخراجات کا معاوضہ کہا جائے گا بلکہ ڈیجٹ کارڈ ہانے اور اس سے خرچہ فروخت کرنا درست ہے۔

۳- اسے فی ایم کارڈ اور ڈیجٹ کارڈ کی فیس کا حکم

جیسے کہ تحریر کیا گیا کہ ڈیجٹ کارڈ ہانے کی فیس اور حقیقت کارڈ ہانے پر ہونے والے اخراجات کا معاوضہ ہے، بلکہ اسے فی ایم کارڈ اور ڈیجٹ کارڈ کی فیس دینا جائز ہے۔

۴- کریڈٹ کارڈ

اہم - کریڈٹ کارڈ کا معاملہ اپنی نوع کے اعتبار سے جائز نہیں ہے، اس لیے کریڈٹ کارڈ ہوانے سے ہتر از کرنا چاہئے، تاہم یہ کارڈ بعض ملکوں میں اتمام عام ہو گیا ہے کہ اسے عام بلوی کہا جاسکتا ہے، اور جب کسی چیز کا بلنگ عام ہو جائے تو اس میں شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے سرکاری اختیار کیا جاتا ہے۔

”این الامر اذا صاتی التبع واذا اتبع ضاتی“ (فقہ الاموال ص ۱۳۸)۔

چونکہ کریڈٹ کارڈ سے استفادہ کی بعض صورتیں راقم کے نزدیک کراہت کے ساتھ

درست ہے، اس لئے اگر کوئی کرے نہ کارڈ ڈالنا چاہے اور اس کے لئے فیس دینے پڑے تو اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، کیونکہ یہ فیس اس بھاری رقم کا معاوضہ نہیں ہے، جو رقم بینک نے اس کے لئے تسلیم کیا ہے، اور جس سے عورت خود استحباب کر سکے، بلکہ یہ فیس غرضی پر ہونے والے رقم کے آخر اہانت کا معاوضہ ہے، اس لئے کرے نہ کارڈ ڈالنا اور اس کی فیس ادا کرنا جائز ہے۔

ب۔ کارڈ سے رقم نکالنے کے بعد مزید رقم کی ادائیگی

اس کارڈ سے رقم نکالنے یا دوسرے کے کھاتہ میں رقم منتقل کرنے کی صورت میں جو اضافی رقم وہی میں ادا کی جاتی ہے اس کی حیثیت سود کی ہے، کیونکہ بینک کی حیثیت مقررہ کی ہے، اور حامل کارڈ کی حیثیت مقررہ نہیں کی، اور خود یہ کارڈ اس قرض کا ثبوت ہے، اور یہ مسلم اصول ہے کہ قرض سے قاعدہ اٹھانا جائز ہے، اس لئے کرے نہ کارڈ کا استعمال رقم نکالنے یا کچھ رقم دوسرے کے کھاتہ میں منتقل کرنے کے لئے جائز نہیں ہے۔

ج۔ اشیاء کی خرید واری کے پھر وہ دن بعد اس کی قیمت بینک کو ادا کرنے کی صورت میں بینک جو اضافی رقم لیتا ہے یہ بھی سود ہے، کیونکہ یہ بھی قرض سے قاعدہ اٹھانے کی ایک صورت ہے، تاہم اگر حامل کارڈ نے کوئی چیز خریدا ہے اور وہ دن کے اندر ہی اس کی قیمت بینک کو واپس کر دی تو معاملہ کی یہ صورت درست ہے، لیکن چونکہ پہلے ہی سے یہ بذاتے ہوئی ہے کہ اگر حامل کارڈ نے سالانہ کی قیمت پھر وہ دن کے بعد ادا کی تو اسے کچھ اضافی رقم کے ساتھ واپس کرنا ہوگا، اس لئے کرے نہ کارڈ سے خرید واری کرنا بھی کراہت سے نکالی نہیں۔

جیسا کہ تحریر کیا گیا کہ کرے نہ کارڈ سے قاعدہ اٹھانے کی ساتھ دوسری صورتیں (بینک سے رقم نکالنا یا دوسرے کے کھاتہ میں رقم منتقل کرنا) مباح نہیں ہے، اس لئے کرے نہ کارڈ ڈالنا سہر صورت کراہت سے نکالی نہیں تاہم رقم کی ادائیگی کے بغیر وہی طور سے کرے نہ کارڈ کی حوصلہ شکنی کی جائے اور اسے مکرر اور بڑا جائے، اور کوئی بھی لے تو اسے چاند کیا جائے کہ وہ اس سے صرف اشیاء کی خرید واری کرے نقد رقم نہ نکالے، اور سالانہ کی قیمت بھی پھر وہ دن کے ساتھ دہی ادا کرے۔

بینک میں رائج مختلف کارڈ اور شریعت اسلامی

مولانا محمد ارشد مدنی

کسی بھی کارڈ پر سے یہ بات عینی نہیں کہ آتے تھارت، لیبن، ری، امریکا، انگلستان، کارڈ ہار مختلف مشینیں انشیا کرتا جا رہا ہے، مشینوں کی مساتیں مشینوں میں طے ہو جاتی ہیں، اس طور پر جو سہولیات آتے حاصل ہیں، وہ سہرہ مال مسلم ہیں، مگر چونکہ ہم مسلمان ہیں اس لئے تمام معاملات میں ہم شریعت کے پابند ہیں، اس بنا پر اگر وہ نئے شریعت اس طرح کے کارڈ کی صورت عدم صحت کے حلقہ نور افکار کرنے کی ضرورت بالکل عیاں ہے۔

بینک کی طرف سے جاری ہونے والے تین قسم کے کارڈ کا آتے روان عام ہے، اسے فی ایم کارڈ، ڈیجیٹل کارڈ اور کریڈٹ کارڈ، واضح رہے کہ انگریزی میں پہلے دو قسم کے بینک اس قسم کے کارڈ دینے کے کھازے جو روپ پانچ سو روپے تک حکام اس میں شامل ہو گئے ہیں، اس طرح ان کی کل تعداد اب انیس ہو گئی ہے۔

ذیل میں ہم مذکورہ تینوں کارڈ کا شرعی حکم بیان کرتے ہیں:

۱۔ فی ایم کارڈ سے استفادہ کا حکم

یہ آٹو بینک ٹولز مشین (Automatic Tools Machine) کا مختلف ہے، یہ کارڈ بینکوں سے صرف کھاتہ داروں ہی کو جاری ہوتا ہے، اس کے ذریعہ اس کے حاملین ملک

دور میں ملک کنٹین بھی رو کر مشوں میں اسے فی ایکم نظام کے تحت اپنی ماہیت ضرورت کے قدر رقم حاصل کرنے کی خدمات حاصل کر سکتے ہیں۔ چونکہ اس کارڈ کا نظام کسی بھی طرح کے سواری کارڈ پر مشتمل نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کے نظام میں شرعی اعتبار سے کوئی منھورہ ممنوع چیز چائی جاتی ہے، بلکہ گناہ دار اس کے ذریعہ اپنی حق کردہ رقم ہی سے مستفید ہوتا ہے۔ اس بنا پر ماہیت ضرورت کے تحت اس سے مستفید ہونے میں شرعاً کوئی حرج و مانع نہیں ہے۔

۲- ڈیجٹل کارڈ سے استفادہ اور اس کے ذریعہ خرید و فروخت کا حکم

چونکہ اس کارڈ کے حاملین کو اس کے استعمال کا کوئی ایسا معاوضہ اور انہیں کرنا پڑتا ہے جو شرعاً منھورہ ممنوع ہو، نیز آدمی اس کے ذریعہ اسے فی ایکم کارڈ کی طرح اپنی حق کردہ رقم ہی سے مستفید ہوتا ہے، نہ تو بینک سے الگ کوئی رقم لینی پڑتی ہے اور نہ ہی اس کے لئے کسی طرح کے سود کی ادائیگی کرنی پڑتی ہے۔ اس وجہ سے ہمارے نزدیک ڈیجٹل کارڈ سے استفادہ کرنا اور اس کے ذریعہ خرید و فروخت کا معاملہ کرنا جائز ہے۔

۳- حصول کارڈ کے لئے بطور فیس ادائیگی رقم کا حکم

چونکہ ہمارے نزدیک اسے فی ایکم کارڈ اور ڈیجٹل کارڈ دونوں سے استفادہ جائز ہے۔ اس وجہ سے ان دونوں کارڈ کے حصول کے لئے بطور فیس جو رقم ادائیگی جاتی ہے ۱۰۰۰ ہمارے نزدیک معاوضہ صحت ہے، جس کے لینے میں شرعاً کوئی حرج نہیں، بلکہ جائز ہے، نیز ہم اس فیس کا قیاس اس فیسوں پر کر سکتے ہیں، جو آف دس "ہاں معاوضہ" اور دھات میں رائج ہیں۔

۴- ہالف : کرڈٹ کارڈ حاصل کرنے سے استفادہ کرنے کے لئے ادائیگی فیس کا حکم
کرڈٹ کارڈ حاصل کرنے اور اس کو استعمال کرنے کے لئے جو فیس ادائیگی جاتی ہے وہ جائز نہیں ہے، اس لئے کہ یہ کارڈ بینک سے اس طرح حاصل کرنے کے لئے ہوتا ہے، اس کی

ادا کرو گے یا سوچو گے؟ اگر قرض ادا نہ کرتا تو قرض دینے والا مال کی مقدار بڑھا دیتا، اور قرض کی مدت گئی بڑھا دیتا۔

”فَكَانَ الْعَرِيمُ بَرِيدًا فِي عَهْدِ الْحَالِ وَبَصِيرَ الْخَالِبِ عَلَيْهِ“ (فتح المکرم

القرآن ۳۰/۳۲) اس پر آیا ہے تامل: ﴿وَلَا

يَا أَيُّهَا الْفَكْهُنَ أَحْمِلُوا دَيْنَنَا أَنْتُمْ وَأَصْعَلُوا مَصَاحِفَنَا﴾ (المرور ۳۰)

(اے ایمان والو! اپنے صحائف کو سوز کر دینا نہ کرو۔)

ہندوستانی بینکوں میں رائج کارڈ کا جائزہ

نیا زائد محمد امجد علی

- ۱- ATM کی ہایت جو متصل آتی ہے اور اس کی جھڑمات ہیں اس کی روشنی میں اس کے عہم جوڑ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، سوائے اس کے کہ نشین شراپ ہونے پر چمک ڈی سارف کھڑ پائی سکتا ہے۔^۱ بے حکم عہم پر گئے کارڈ جوڑ کا ہے۔
- ۲- اسلامی شریعت نے بائع اور مشتری دونوں کو غرر سے محفوظ رکھنے کے لئے بہت سے رہنما اصول بنائے ہیں، اچھٹ کارڈ سے لیسن دین اور اس کی دوسری خدمات میں جملہ کوئی حرج محسوس نہیں ہوتا، اور کوئی مانع نظر نہیں آتا۔
- ۳- اس کے جوڑ میں کوئی مانع نظر نہیں آتا۔
- ۴- ایک جائزہ ہے، کیونکہ یہ خدمت کی اہمیت ہے۔
- ۵- ناجائز ہوگی، اور یہ رقم سوار کے حکم میں آئے گی۔
- ۶- ناجائز ہوگی، اور سوار کے حکم میں آئے گی، کیونکہ زائد مال کسی چیز کے بدلے میں نہیں۔

مناقضہ:

دینک سے جاری ہونے والے مختلف کارڈ کا شرعی حکم

ملتی زاہد علی خان (شعبہ بیانات مل کرہ)

عبداللہ ان صاحب نے مونس کے تعارف میں یہ بات فرمائی تھی کہ دینک بہت کرے گا کارڈ جاری کرتا ہے تو شروع میں سے ہی ہر دست لیتا ہے یا چاہی ۱۰۰ ہر دست لیتا ہے، لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ پچاس دن تک وہ ہر دست نہیں لیتا ہے، کیا آپ کسی اور طرح کے ہر دست کے بارے میں ذکر فرما رہے ہیں، یہ بات واضح نہیں ہو رہی ہے، اس کی وضاحت فرما دیجئے۔

عبداللہ ان چاند صاحب

جی! میں نے عرض کیا وہ عرض کیا تھا کہ مونس کا کیا ہو رہا ہے اس میں اگر ہم ڈیڑھ لاکھ کرتے ہیں یعنی دو سو ۵۰ دن آپ فرما رہے ہیں، کہیں ۵۰ دن ہے، کہیں ۲۰ دن ہے، کہیں ۶۰ دن بھی ہیں، وہ پہلے گزر جانے کے بعد ہوتا ہے ڈیڑھ لاکھ آئے گا آپ کا اور اس پر ہر دست ہر حال گئے گا، اور اس کے بعد مزید ہوتا ڈیڑھ لاکھ آتا جائے گا اس پر ہر دست کے ساتھ پائل ہر دست بھی گئے گا۔

مولانا محی الدین عازمی صاحب

یہ بتائیں کہ بہت کسی چیز کو بڑے سے ہاتھ ہیں تو ڈیڑھ لاکھ سے بڑے سے ہیں،

کریٹنٹ کارڈ سے خرچے نے میں ایک نیکش خرچے نے میں ان میں کیا کچھ فرق ہوتا ہے؟ کیونکہ میرے علم میں ہے کہ اس کی قیمت میں بھی فرق ہوتا ہے۔

دھری پات ہے۔ ہے کہ سرائ صاحب نے ہیں: "ماستر کارڈ کرو کیا تھا کہ ہیں: "ماستر کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ بات ذرا واضح کر کے بتا دیجئے کہ ہیں: "ماستر کے کتنے ہیں؟

مولانا مسرندیم صاحب (دعوتِ بند)

ڈھٹ کارڈ کے متعلق سولی کر رہے ہیں کہ: "کانڈر اس کو دیکھ کر تا ہے تو اس کی کیا حقیقت ہے۔ اس کی ذرا وضاحت کر دیجئے۔"

مولانا محمد ارشد مدنی صاحب (جامعہ اسلامیہ جامعہ چیمپارن)

میں آپ حضرات سے جانتا چاہتا ہوں کہ مثال کے طور پر "کریٹنٹ کارڈ" اور "ایسے کارڈ کے حاملین جنہوں نے قرض لے رکھا ہو اس کی موت کے بعد ان کی ادائیگی، بینکنگ نظام میں کیسے ہوگی، ان کے ورثین اور کریڈیٹر ایسا کیا نظام بنائے ہیں ان لوگوں نے؟

مولانا ڈاکٹر صاحب رشادوی

بھئی صاحب: "ملا اس میں بینک سے جاری کردہ مختلف کارڈ سے متعلق ایک کتاب جس کے پہلے صفحہ کے آخر میں جو ورڈز آئے ہیں وہ اس طرح ہے: "اس کارڈ کے ذریعہ آپ اپنی منج کردہ رقم ہی سے استفادہ کر سکتا ہے اس کے لیے الگ سے کوئی معاوضہ کسی منوں سے ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی، اس میں مجھے ادا عرض کرنا ہے کہ "ATM" کارڈ کے لیے ڈپازٹ ضروری ہے، مختلف بینک مختلف ڈپازٹ لینے ہیں خاص کر "ICICI" اور اس طرح دیگر بینک جو اپنے علاقے میں ہے اس میں ڈپازٹ لیا جاتا ہے۔"

مولانا صباح الدین ملک صاحب

پیشکش کی وضاحت:

۱۔ یہ بھی فرمایا کہ مالی اداروں کا دخل زیادہ ہو رہا ہے اور بنگلوں کا دخل کم ہوتا جا رہا ہے، ابھی ایک پتھر منچ میں ہات آتی تھی اور یہ کہا گیا تھا کہ یہ اسلام سے زیادہ قریب ہے یعنی مالی اداروں کا دخل بڑھے اور بنگلوں کا دخل کم ہو یہ اسلامی رو سے زیادہ قریب ہے، تو ذرا اس کی وضاحت کریں کہ اس قرأت کی وجہ کیا ہے؟ ایسا کیوں؟ ہوتا ہے۔

۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ بارڈر کمیشن کا استعمال کم سے کم ہو رہا ہے، اور اس کی جگہ پر دوسرے کارڈ کا، یہ دوسری کانڈی دستانہ کا استعمال مالی ٹین دین میں زیادہ ہوتا ہے، اور امریکا، کینیڈا کے خزانے سے یہ بات کہی گئی ہے کہ 19 ویں صدی کے اوائل میں ایسا ہوتا تھا، اب 1990 میں بینک کا دخل کم سے کم ہوتا چلا گیا، تو اس کی ذرا سی اس پہلو کی وضاحت کریں گے کہ اسلام کی رو سے قریب کیوں ہے؟

مولانا خالد سیف اللہ صاحب رضائی

دیکھتے ہیں اہل حق دوسرے کو مت دیجئے، جو چھین کرنا کہ کوئی صورت اسلام کے قریب ہے۔ دوسرا آپ کا کام ہے کہ کون سے مالیاتی ادارے ایسے ہیں جن میں مضارہ ہو، مثلاً راک، ایچ او اور مرادہ کی کھانڈ ہے اور وہ اسلام کے کلام سرمایہ کاری کے دائرے میں بھی آتا ہے، اور کون سے مالیاتی کام ایسے ہیں جس کی بنیاد ہی ہنرست پر ہے۔ "لعل اللہ الیوم و حرم الربہ" کے بالکل برعکس ہے، تو یہ چھین کرنا تو آپ حضرت کا کام ہے، لہذا اہل حق ہم لوگ دوسرے کو نہ دیں بھڑکا۔

مفتی نذیر عالم صاحب (کشمیر)

میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو کارڈوں کی بحث ہے، ظاہر ہے اسی لئے ہے تاکہ ہم امت کو بتائیں کہ اس میں ہار رکون سی فعل ہے اور کون سی ٹیکس جائز ہیں اور اکی غیا و یہ اسلامک فنڈ آئینی نے بایا ہے اور قاعدہ بھی چاہئے، ان کارڈوں میں کون سی شکوں میں سود آتا ہے اور کون سی شکوں میں سود نہیں آتا ہے تاکہ ہم ملا کو یہ طے کرنے میں آسانی ہو کہ یہی وہ فعل ہے جس سے امت کو بچنا چاہئے اور یہ وہ ٹیکس ہیں جس سے استغفار کرنا چاہئے، استغفار سے کی ساری ٹیکس ان بائرن نے بتا دیں ان کے ہم فکر گزرا ہیں، لیکن اور وضاحت کے ساتھ اگر بتا دیں کہ کون سی ٹیکس جن میں سود آتا ہے اور کون سی ٹیکس ہیں جن میں سود نہیں آتا، اس طرح حکم لگانے میں آسانی ہوگی۔

بائرن کی وضاحت

۱۵۰ تک کوئی اثر سے نہیں لیا جاتا یہ کرڈٹ کارڈ کی شرائط کی وجہ سے ہے تاکہ جب بینک اس کو ملے پیچہ کا تو اس کے کئے دن بعد ادا کرے گا، عام طور سے خریداری پہلی تاریخ سے ہوتی ہے اور ۳۰ تاریخ، مہینے کی آخری تاریخ تک چلتی رہتی ہے، اس کے بعد بینک کے پاس مل آتے ہیں جب بینک کسٹمر کو مل دیتا ہے اور اس میں بھی مدت دیتا ہے تو اس طرح سے لیا دے زیادہ پاس، ان لگ جاتے ہیں اور کم سے کم ایک مہینہ لگ جاتا ہے اور جس نے مہینہ کی آخری تاریخ میں خریدے اس کو ۱۰-۱۵ دن ٹیکس گئے تو اس کے اہم بات ہے کہ بینک اس کو کتنا کم دیتا ہے، اور اس نے سلمان کب اور کتنا خرچہ ا۔

دوسرے صاحب کا سوال یہ تھا کہ ڈیٹ کارڈ سے سلمان خریدے یہی کرڈٹ کارڈ سے سلمان خریدے یہ تو کیا قیمت میں کوئی فرق ہے؟ یہ ٹیکس ہے؟ یہ عام طور سے اگر قیمت میں کوئی فرق نہ ملتا ہے تو یہ فرق نہ ملتا ہوگا، ارے کرتے ہیں، اور کیا ہی فرق نہ ملتا ہے

کرتے ہیں، ڈیجیٹل کارڈ، کرکٹ ٹکٹ، کارڈ کے لیے عام طور سے الگ الگ ڈسکاؤنٹ ملے نہیں کرتے اور جو دکاندار ڈسکاؤنٹ ڈیکلیر کرتے ہیں اس کی بجٹ ٹوٹل اسٹ ہے، مگر شاپروں میں کون کون دکاندار کتنی شرحے ادائیجہ کرتا ڈسکاؤنٹ دے رہے ہیں، یہ کرکٹ ٹکٹ کارڈ کے سلازچلر کے ساتھ ہے جو آپ کو میٹا کیا جاتا ہے تو اس میں عام طور سے ڈیجیٹل کارڈ میں اور کرکٹ ٹکٹ کارڈ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس کیلش اور کارڈ میں فرق بیگانہ بنیوں نے ڈیکلیر کیا ہے کہ کرکٹ ٹکٹ کارڈ کی شرحے ادائیجہ سے ہم اچھا ڈسکاؤنٹ دیں گے وہ پابند ہیں اپنے اسٹیڈی کرکٹس کے، کیلش میں تو وہ نہ دیتا چاہیں وہ الگ بات ہے جیسا بھی ملے کریں وہ الگ بات ہے، وہ پٹرل پمپ، ٹیبرہ ڈیکلیر کرتے ہیں، پٹرل ڈیکلیر کرتے ہیں، گت والے ڈیکلیر کرتے ہیں اور کچھ تو ایسے اور گناہ نشینی ہیں جو بینک کے ساتھ چلنا عام بھی جوڑتے ہیں کرکٹ ٹکٹ کارڈ سے جیسے ہمارا کرکٹ ٹکٹ کارڈ، SBI ہمارا کرکٹ ٹکٹ کارڈ جیسے کچھ ہمارا ایئر لائنس پر الگ ڈسکاؤنٹ دے گا۔

دوسرا آپ نے فرمایا ٹیلی کارڈ، تو دراصل یہ سٹری سے لیتے ہیں، جیسا آپ نے اتنا ہی تھا کہ اس سے اس کی مالی حیثیت کا پتہ لگتا ہے تو اس سے بینک اس کی مالی حیثیت کا پتہ لگا کر اگر کرکٹ ٹکٹ کارڈ جاری کرنا چاہیں گے تو کسٹم اس کی ٹیلی ونگیز کر جاری کریں گے اور ڈیجیٹل کارڈ تو یہ ٹیبلر کرنا ہے کہ آدمی بینک میں اکاؤنٹ رکھتا ہے، اس کی ٹیلی ونگیز میں آتی ہے، جتنا اس کے اکاؤنٹ میں جیسے ہوگا اس کے حساب سے اتنا جیسے دیا جاسکتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ بجٹ بار بار دہرا جائزہ لیتا چاہیے، خاص طور سے جو حامل ذکر ہیں تو اس میں میں نے پہلے اپنی بات تائی تھی وہ یہ پورا اکتا ذکر کے تھے، چونکہ میرا بھی آپ حضرات کے پاس ہے، ابھی میرا مناسب نے دوپہر اکتا اور تائے (ایمپیک) کہ اس سے جو ہے اور فوٹوں کو پتہ نہیں چلتا تو ابھی وہ ۳۰ فیصد تک ہو جاتا ہے، تو وہ بات سمجھ جائے اور بینک اس سلسلے میں کچھ دھوکا دیتا تھا، وہ انمول ریت، آئیر ریسٹ اسٹ ڈیکلیر نہیں کرتا تھا، سالانہ اسٹ ڈیکلیر نہیں کرتا تھا، کوئی ماہانہ اپلائیٹ اور وہ بھی بہت باریک سا لگھتا تھا، اپنے کارڈ میں، باقی ساری چیزیں بہت سوئی

موتی گھلتا دیکھنے لگی چیز جہاں گرا، ایک جھونکا کھا سکتا ہے اس کو بدبو بہت باریک لگتی ہیں تو اس پر رجز روچک آف اٹھا نے ایک ڈائریکٹری جاری کی ہے۔ جس میں چاقی ہوتی ہے۔ اسی ڈائریکٹری میں رجز روچک آف اٹھا نے یہ کیا ہے کہ کوئی بھی ویک بلانے، سہ ماہی اور پندرہ روزہ انٹرست ڈیپازیشن کرے گا، چنے و چنے و فلائزر ڈیپازیشن کرے گا، ہر ویک کے کریڈٹ پر کتنا انٹرست ہوگا۔ اور یکیش مڈ ریل کے اوپر اگر انٹرست میں فرق ہے تو دونوں رجٹ الگ الگ سٹافٹمنٹ شرح کے ساتھ ڈیپازیشن کے جائیں گے۔

۲- ایک بات اور اتنی سرائف صاحب نے کہ ”بیٹے کی بچہ کارڈ تو یہ راسل ایسا ہوا تھا کہ ابھی ۳ سہ ماہی کوٹری رہی تھی کچھ مہرہم بچہ میں ہوا تھا، اس میں ویک نے کارڈ جاری کیا، تو وہ ویک جو سٹافٹمنٹ چیزیں کارڈ رکھتا ہے جو پوسٹ پر اکٹ ہیں، وہ پوسٹ پر اکٹ دوسرے کے اکاؤنٹ میں جائیں گے، اور وہ سٹافٹمنٹ مہرہم کی تعلیم دیتے ہیں کہ اوپر شرح کیا جائے گا، بلڈ انٹری یہ ہے کہ کریڈٹ کارڈ استعمال کرتے وقت یہ دیکھ لیں کہ اس سے کسی دوسرے مذہب کی طرف متاثر نہ ہوتی ہو۔

پاکل سٹافٹمنٹ کا بھی مطالعہ یہی ہے کہ وہ ایک شرح ۱۰ ہوتی ہے، اس کے بعد اس کے اندر ایک اور شرح نکال دیتے ہیں کہ اگر اتنے دن کے بعد ورائٹس کیا تو دو فیصد اور اضافی انٹرست اس کے اوپر دیا جائے گا۔

بارڈیکیشن کے استعمال کی بات آپ نے بتائی تھی کہ وہ تو بعد از ہمارے حساب سے بتائی تھا، وہ کم ہوتا جا رہا ہے۔ جب ڈیپازیشن کا استعمال ہو تو اب بھی بارڈیکیشن کا استعمال کم ہو گیا تھا۔ اب کریڈٹ کارڈ کا استعمال بہت کم ہو کر کم ہو گیا ہے، اس لئے ایسا ہی تھا کہ جب اس کا بدل آجاتا ہے تو بدل کا ہی استعمال ہوتا ہے۔

جہاں تک وارڈین کا مسئلہ ہے تو اس میں بھی رجز روچک آف اٹھا نے اپنے ڈائریکٹری میں بڑا کھیر کہا ہے کہ یہ بالکل سوچنی کرئیٹ ہے، اس کے پیچھے کوئی بھی مخالفت نہیں

ہے۔ رکارڈ جن لوگوں نے استعمال کیا ہے اگر وہ ان کی ادائیگی نہ کریں تو ایسے لوگوں کی بے مزنی نہ کی جائے اور یہ بھی دوسرے لوگوں تک بکھرنے نہ دینے کے لیے ہمارا کارڈ استعمال کیا تھا اور یہ نہ دیا، اس سلسلہ میں کسی طرح کی کوئی بھی جوائنٹس ہوتی چاہئے جس آدمی کا نام ریفرنس میں بھی آگیا ہے، اس کے اکاؤنٹ میں اس تک بھی پیئر نہیں جاتی چاہئے کہ اس نے کرپٹے کارڈ کا استعمال کیا کوئی اس کے اوپر دیا نہیں ہونا چاہئے، لیکن «اخلاقی فرض» تو یہ ہوتا ہے ہر انسان کا کہ اس کریمنل جو تو اسلامی نقطہ نظر سے آپ تائیں گے، لیکن قانونی لحاظ سے اس رائے سے لینے کا کوئی حق شکوں کو نہیں پہنچتا۔

ایک سوال آیا تھا کہ مالی ادارے یعنی فینیکل فیڈرل اینڈ فیڈرل فیڈرل بینک مالی ادارے کے کیوں کر کیا کس قدر قرب ہے، فیڈرل بینک مالی ادارے کے بارے میں میں نے یہ بات عرض کی تھی کہ ان کا ریل بینک سے زیادہ اہم ہو چکا ہے، سب سے بڑا ادارہ جو بینک نہیں ہے اور جہاں پیسوں کا بہت سی لین دین ہوتا ہے ساری دنیا میں اور جو اسلامی طرز پر جاری بھی ہے، وہ ہے «امریکن بینک» جہاں ہر شخص کا لین دین ہوتا ہے، وہ اس وقت حال تک اسلام میں اس لیے نہیں ہے کہ، ہاں «نیشنل بینک» کے مخصوص طریقے سے لین دین ہوتا ہے، اس میں حلال اور حرام کی چیز نہیں کی جاتی، جب کہ اسلام کے نقطہ نظر سے سب سے پہلے ہمیں حلال اور حرام کی یعنی دو اشیا، جو وہ «نیشنل بینک» میں حلال ہیں اور حرام ہیں ان کا احیاء رکھنا چاہیے، فرق کرنا بہت ضروری ہے، اگر یہ ہم فرق کر لیتے ہیں اور اس طرح کی امراتہ نہیں بنا لیتے ہیں تو اس امراتہ کی کچھ بہت سی چیزیں «امریکن بینک» میں حلال ہیں اور حرام ہیں، اگر وہ اس طرح سے ہندوستان میں جہاں تک بینکوں کا تعلق ہے، وہ صرف سود کی بنیاد پر قائم کئے جاسکتے ہیں۔ فیڈرل بینک بنیاد پر بینک ہندوستان میں قائم نہیں کئے جاسکتے، لیکن فیڈرل بینک بنیاد پر ہندوستان میں اور دنیا کے مختلف ممالک میں نوٹس سے «نیشنل بینک» جاسکتی ہیں، جہاں پر نفع اور نقصان میں شدت کی بنیاد کے اصول کو اپنانا

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب

اپنی ایس کی فقیہی اور شرعی جہت کی طرف آتا ہے اور سوالنامہ آپ کے سامنے پہلے پیش کیا تھا، اس کے متعلق جو سوالات پیش کیے گئے ہیں ان کو میں نے صرف ایک دہرایا دیتا ہوں:

۱- ATM کارڈ سے استفادہ کا کیا حکم ہے؟

۲- ڈیجٹل کارڈ سے استفادہ اور اس کے ذریعہ خرچہ فرمشت کا کیا حکم ہے؟

۳- اگر ان دونوں قسموں کے کارڈ کے لیے کچھ رقم بلورقمیں دینی پڑے تو اس کا کیا حکم ہے؟

۴- شیعہ ائمہ - کرینے کارڈ حاصل کرنے اور استعمال کے لیے اگر دو قسمیں کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟۔ جب کہ چکارڈ بینک سے اسمارٹ رقم حاصل کرنے کے لیے دیتا ہے، کیونکہ اس کی بنیاد پر اسمارٹ خرچہ فرمشت دیتا ہے اور بینک سے رقم بھی حاصل کی جاتی ہے۔
پ۔ اس کارڈ کے ذریعہ حاصل کردہ رقم کے ساتھ مزید جو رقم ادا کرتی ہوتی ہے شرعا اس کی کیا حیثیت ہوگی؟

ج۔ اس کارڈ کے ذریعہ خرچہ کردہ اشیا کی قیمت کے طور پر بینک نے جو رقم ادا کی ہے بینک کو رقم واکرنے کے ساتھ مزید جو رقم ادا کرتی ہوتی ہے اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ جب کہ چکارڈ رقم اس صورت میں ادا کرتی ہوتی ہے جب کہ مقررہ مدت کے اندر رقم ادا کرنے پر مزید کچھ دیتا نہیں دیتا، تاہم معاملہ میں یہ بات شامل ہوتی ہے کہ مقررہ مدت پر ادا نہ ہونے کی صورت میں اصل رقم سے زائد رقم واکرتی ہوگی۔

یہ سوالات جسے ہر آپ کی خدمت میں پہنچے گئے تھے۔ ATM کارڈ سے متعلق ڈیجٹل کارڈ سے متعلق کرینے کارڈ سے متعلق اس پر لی جانے والی قسمیں اور بعض صورتوں میں اس پر لی جانے والی زائد رقم سے متعلق، آپ کے جوابات سے پہنچے تھے اس کی تکمیل بھی آپ کے سامنے ہوگی، انٹرنیٹ کے مصلحتی مولانا خورشید انور اعلیٰ صاحب کو درخواست کی گئی تھی

خریدے فروخت مانا گیا ہے، کیا قبضہ ہمارے یہاں ضروری ہے؟ لے لے، اس صورت میں اس قبضہ کا تعلق ہو جاتا ہے، اکیڈمی کے ایک سینکڑ میں اس مسئلہ پر بھی بہت تفصیل سے بحث ہو چکی ہے، من تمام پہلوئوں کو سامنے رکھتے ہوئے مجھے امید ہے کہ آپ حضرات متفقہ کر پائیں گے، اس کے آخر میں بنیاد پر صدر کے مکتوبات سے پہلے ہم ذلتاً واکٹر مجید ۲۰۲۰ کے خطاب سے بھی مستفید ہوں گے، جن کا متعلق بھی اس موضوع پر اکیڈمی میں آچکا ہے۔

مولانا شبیر احمد صاحب کانپور

بعض متفقہ کار نے اس میں شر ڈالنے کی ہے کہ اگر کارڈ ہولڈر غیر ممالک میں رقم وصول کرتا ہے اور بینک کچھ ٹیکس وصول کرتا ہے تو درست ہے، وہ رقم چاہے غیر ممالک میں لٹائی جائے یا ہولڈر، ان ممالک میں لٹائی جائے، کیا اندر ان ممالک میں لٹائے پر وہ اجرت میں قصور نہیں کیا جائے گا مطلب یہ ہے کہ اس میں یہ شرط کیوں لگائی گئی۔

مولانا مفتی محمد امین غازی

تخلیص کی آخری لائن میں میری اس سلسلہ میں بات غلطیاً سبب ہوئی تھی جو بعد میں ماضی مسئلہ نے اس کی تصحیح کر دی۔ اس مسئلہ میں مولانا سلطان امرواتی صاحب کی رائے تھا ہے۔ یہ ATM کارڈ اور کریڈٹ کارڈ میں جو جو فرق ہے اس کو بھی ہمیں سمجھنا پڑتا ہے کہ کیا ہوگا۔ ATM کارڈ صرف سہولت پیش کرنے کے لیے ہوتا ہے، اور دوسرے یہ کہ بینکوں کے قسطنطنیہ یہ مقصد کہ انسانی وسائل کا کم سے کم استعمال کرے، اس کی جگہ مشقی وسائل کا استعمال اس کے متبادل کے طور پر کرے، لیکن کریڈٹ کارڈ میں ایسا کچھ نہیں ہوتا، بلکہ وہ لوگوں کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خرچے کریں گے۔ یہاں تک کہ ایک دست سے زیادہ خرچے کریں گے، جب میں قسطنطنیہ رقم ہر اس سے زیادہ خرچے میں، اسی لیے میں نے سولی کیا تھا کہ کش میں جب کوئی چیز خرچے کرتے ہیں تو وہ ہم کو بھی ملتی ہے اور کریڈٹ کارڈ پر وہ ہم کو کچھ

ڈاکاؤت دیتے ہیں، ایکیش سب ہم طرحے نے جاتے ہیں تو ہمیں ہونا ڈاکاؤت نہیں ملتا۔ بہت ساری صورتوں میں ہم سے تو کرے گا ڈاکے ملنے میں مشکوک کی ذہنیت یہ ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو سودہ یعنی اپنے قوت خرید سے زیادہ خرچے نے یہ اہماری جس کے چیمے میں سودی نظام پہنچاؤ دی اس وقت خرچے لگتا ہے یہ سوچتے ہوئے کہ بعد میں ادا کروں گا، لیکن ظاہر ہے کہ ہمیشہ ملاقات یکساں نہیں رہتے ہیں، عام طور سے لوگ ٹائمر کرتے ہیں اس میں اور سود کے ساتھ ادا کرتے ہیں تو میرے خیال میں ATM اور ڈیجٹل کارڈ جس کو ہم بہت کارڈ بھی کہتے ہیں تو ان کو قبول کرنے میں کوئی مشاکدہ نہیں ہے، لیکن کرے گا کارڈ جو بر لحاظ سے ان سے بہت زیادہ مختلف ہے جو اسلام کی تجارتی اخلاقیات سے بھی متصادم ہیں، تو اس کی حوصلہ شکنی ہونی چاہئے اور کرے گا کارڈ کے استعمال ہی کی حوصلہ شکنی ہونی چاہئے۔

مولانا مفتاح عالم صاحب قاسمی (حیدرآباد)

بعض مقالہ نگار حضرت نے کرے گا کارڈ کے لحاظ سے ضرورتیں تبیح المحظورات۔ "الضرور ہلال" اور اتلا، عام کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات کہی ہے کہ کرے گا کارڈ اتلا، عام کی بناء پر جائز ہو سکتا ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ ضرورت و حاجت اور "الضرورۃ تبیح المحظورات" کا کوئی دائرہ معین ہے یا نہیں؟ شریعت نے اس چیز کا دائرہ معین کر دیا ہے، ضرورت و حاجت میں کوئی لکھی چیز جو شرعاً جائز ہے، اسے جائز نہیں کر سکتے، لہذا جن حضرات نے "الضرورۃ تبیح المحظورات" "الضرور ہلال"، اتلا، عام کے قائلہ کو سامنے رکھتے ہوئے کرے گا کارڈ کے استعمال کو جائز کیا ہے، ان سے گزارش ہے کہ وہ ان سے پہلے ضرورت و حاجت کے دائرہ کو سامنے رکھیں کہ وہ کہاں تک ضرورت و حاجت کے تحت ا جائز کو جائز کر سکتے ہیں، اگر نہی، وہی، آج عام ہو جائے اور ہر گھر میں بی، بی بی بی جاتی ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ الضرورات تبیح المحظورات اور اتلا، عام کی بناء پر بی، بی کو جائز کر دیا جائے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب

مولانا محمد سعید صاحب

اس سے پہلے ایک ہی کا فتنی سیمینار اس موضوع پر ہو چکا ہے۔

مطلق - عید الرحمن صاحب بخینی

کارڈ کے استعمال میں بیک مشنری اور بانٹ تین لوگ ملحقہ شریک ہوتے ہیں، اس میں غالباً دو بات رہی ہے کہ سر میں چارون بیک کے استعمال کرنے کی صورت میں مشنری سے تو لینا ہی ہے بیک بانٹ سے بھی لیتا ہے، بانٹ بعض دفعہ راضی ہو جائے نہ راضی ہو اس کا کچھ فیصد مٹھیں ہوتا ہے، اگر کوئی بانٹ سوراخے کے ذریعہ کارڈ طریقہ اپنے تو فیصد کے اعتبار سے حدود فیصد تین فیصد ایک فیصد خود بانٹ سے بھی پیسہ کم کر دیتا ہے، تو مشنری سے سر میں چارون لیتا ہے اور بانٹ سے مستقل اصل قیمت میں کمی کر کے اعتبار کرتا ہے، دوسری طرف جرت حاصل کرنے کی صورت رائج ہے، میں یہاں اس مجلس میں شریک تو ضرور ہوں، یہاں شروع میں نہیں آیا، لیکن ہے، پھر میں نے رائے پیش کیا ہے، میرے سامنے اس طرح کے سوالات بخینی میں ہیں، تو یہ لپٹا ہوا ہو گی کہ نہیں؟ ایسی صورت میں کارڈ گھبراہٹ کے متعلق نقل اختیار کرے گا، میں چاہتا ہوں کہ اس بات کی بھی وضاحت ہو سکے تو کی جائے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب

جو کچھ ہمارے مطلق - عید الرحمن صاحب نے اظہار کیا ہے، جب تجویز تکمیل جتنے گی، اس کو طرز کار کے گی، غصہ بھی نے اہمیت نکالتے کے موضوع پر بحث کی ہے، مشنری کی جانب سے اہمیت ہمارے بانٹ کی جانب سے اہمیت، ہمارے دونوں کی جانب سے اہمیت، ان صورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر تہا پر تکمیل ہے، وہ اس پر غور کرے گی۔

مولانا مفتی فضل الرحمن صاحب جلال عثمانی

یہ بات تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ جنگ تک کا پورا نظام سو پر قائم ہے اور بغیر سو کے یہ نظام قائم نہیں ہو سکتا اور جب اس کی جڑ میں سو شامل ہے اب اس کی کسی شاخ میں زہر ہے یا نہیں ہے، اس کا جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو دراصل اس سو کی نظام سے لوگوں کی جو دہری ہے اور اناری شریعت کے اقتدار سے جو تارے مزاج کے اور تارے منشا شریعت کے بالکل خلاف ہے اور جس نتیجے کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس معاملے میں الفاظ اراشا فرمائے ہیں اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب ہم گنجائش تلاش کرتے ہیں تو اس سے بڑی لغو فحی پیدا ہوتی ہے، دہری بات یہ ہے کہ یہ سو کی نظام جو جنگوں کی بنیاد ہے اور خود بنیاد اس سے دور ہونے کی کوشش کر رہی ہے اور وہ کچھ دیکھ رہی ہے کہ اس میں کتنی کمزوریاں ہیں، جو معاشیات کے بارے میں ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ نظام کسی بھی وقت تاش کے چوڑی کی طرح بکھر جائیں گے، اس لیے کہ اس کی بنیادیں بڑی کمزور ہیں اور یہ نظام اپنی اصل کے اقتدار سے قطعی غیر شرعی ہیں اور غیر معتمد بھی، ہم نہیں کہتے کہ معاشرے سے الگ تھلک رہیں گے، لیکن اس صورت میں اسلام کے تقاضے کیا ہیں؟ اسلامی زندگی گذارنے کے لیے ہم کیا صورتیں اختیار کر سکتے ہیں، میرے خیال میں بنیادی مصلحت کو سامنے رکھیں تو جو کریمت کا رڈ کی مختلف شاخیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں کسی قطع میں کوئی گنجائش نظر آ رہی ہو، لیکن اصل میں تو ہر حال، وہ اس نظام کا ایک حصہ ہے جو ہمارے لیے قابلِ فزع اور قابلِ مذمت ہیں۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب

مفتی صاحب نے جنگ تک کا پورا نظام سو پر مبنی ہونے کی جو بات فرمائی ہے ہم سب لوگ اس بات پر متفق ہیں اور ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا اسلامی نظام متبادل تلاش کریں، یہاں بھی اس سیمینار میں جو یہ مسئلہ زیر بحث ہے، اس کا مطلب کریمت کا رڈ کے لیے کسی خاص

صورت کے لیے لپکائیں، اہم کرنا نہیں ہے، یہ سہرا تھ ہے کہ تنگ نظام بناری، مافی زندگی کی ضرورت بن گیا ہے، جہتی سے پوری دنیا میں یہودی نظام معیشت کے مطابق ہے، اور اس کی بہت سی خدمات لگی ہوئی ہیں، جن سے قائدہ اٹھائے بغیر کاروبار کا چلنا، تجارت کا چلنا بہت دشوار ہے، لیکن رقبوں کے حفاظت کا مسئلہ ہے، اور تیار سے اس کی اسٹ پر مجبور ہیں کہ وہ جنگوں میں اپنی رقم کو محفوظ کریں، اگر کوئی کاروبار مسلمان شروع کرے تو حکومت کا قانون موجود ہے کہ اس کو پلازٹ بینک میں جمع کرنا ہوتا ہے، مقصد اس سے یہ کہ یہ نہیں ہے کہ کرنیٹ کارڈ کو باہر تر اور پلا جائے صرف کرنیٹ کارڈ ہی نہیں، بلکہ ATM کارڈ، ڈیجٹل کارڈ سے جو سہولتیں ہمیں حاصل ہوتی ہیں، اس پر بھی آپ حضرت نور کر کے فیصلہ فرمائیں کہ ان میں سے کون سی صورتیں مسلمانوں کے لیے جائز ہیں اور کون سی ناجائز، تاکہ امت کے سامنے صورت حال واضح ہو جائے، اس وقت صورت حال یہ ہے کہ کرنیٹ کارڈ کارڈ ان بنے شہروں میں بہت بڑھتا جا رہا ہے، آج آپ اس کے بارے میں لوگوں کو رائے دیں، اگر ہم اس کے ناجائز ہونے کا فیصلہ کریں تو شروع سے امت کا پورا فرق پڑ جائے گا کہ اپنے آپ کو اس سے بچائے، اور نہ اگر وہ اس کے اثر کو سمجھے اور نظام زندگی اور نظام تجارت کا ایک حصہ بنالیا تو پھر عام فوکل کو اس سے روکا دشوار ہو جائے گا۔

حضرت مولانا شیر علی صاحب (زرکسر کراچی)

ATM اور ڈیجٹل کارڈ کو تو اکثر حضرت نے باہر تر اور پلا دیا، البتہ یہ جو کرنیٹ کارڈ ہے اس کی بنیاد واقعی سود پر ہے، یہاں بھی دیکھئے کہ آپ نے فریڈم کیا اور سود پر بین جو مدت میں نہیں پہنچایا تو سود لے گا اور یہی شرع کے اعتبار سے ایک توہم ایسے زمانے میں آنے کا سبب کاروبار غیر مسلموں کے ہاتھ میں ہے، ہم بالکل مجبور محض ہیں، اب اگر ہم اس کو باہر تر اور پلا دیں اگر انک ہو جائیں، ایک میں روپے جمع نہ کریں بلکہ کریں تو سود ایک سی میں

چھوڑ دیں، تو حکومت اس سوہ سے تارے نام سے لاندہ اٹھائے گی، اس طریقے پر کرکے تے کارڈ تو ایسی کچھ حیلے پیش کرتا ہے، اپنا کلام بنا کر بہت مشکل ہے، پھر جس نے بھلے ہوا کام ہو گیا نہیں پتا۔

آج ہم ایسے دور میں ہیں کہ ہمیں اپنے مسائل پر غور کرنا چاہئے، لہذا حضرات علماء کرام سوچیں، اور حضرت کاوش صاحبؒ نے بھی سچی منظر نگاہ ہے کہ پیروی عام ہو گیا اور بتارے ہاتھ میں پکڑ بھی نہیں ہے، ہم کیا کریں، کوئی صورت ملے نہیں ہے جو شریعت کے موافق بن سکتی ہو جو جو دور دور میں، چاہے ہر یکہ جو بچ رہا ہے، اعلیٰ ہو، کوئی تھارت آپ شروع کر رہا ہے وہ کچھ نہ کچھ نکال دے گی۔

مولانا صاحب رحمہ اللہ (علی گڑھ)

مجھے یمن ہائیں عرض کرنی ہے اس سے پہلے بات یہ ہے کہ جو بیک کا کلام ہے جو مالپاتی فین دین کا ادارہ ہے، ہم یہ جانتے ہیں کہ بیک کے کلام سے پہلے اور اب بھی مالی معاملات اور معاوضات کے جو معاملات ہوتے ہیں وہ بیکش کی صورت میں ہوتے ہیں، پہلے سونے اور چاندی کی صورت میں ہوا کرتا تھا، اس کے بعد اس کی جگہ نوٹ کی طرف آئی، یعنی لاندی صورت میں، لیکن اس کے باوجود اب تک تمام ممالک میں کرنسی سونے اور چاندی کی جگہ پر جو کاندہ آئے اس کی جگہ پر ہوا جا رہا ہے کہ ویلو سونے کی شکل میں چاندی میں تو نہیں سونے کی شکل میں رکھا جاتا ہے، رہن رو بیک آف اعلیٰ ہر دور سے ممالک اس کے پیچھے سونے کا پلور کھتے ہیں، لیکن بیک میں صورت حال یہ ہوتی ہے کہ چیرا پنی جگہ پر موجود ہوتا ہے، مال یعنی سونے کی جہاں ہے اس کے بعد مختلف کاندہ ات اس کی جگہ پر استعمال ہوتے ہیں تو ایک طرح کی برجر آف ملے ہوئی ہے تو وہ کہاں تک صحیح ہے، لیکن اس کے بعد جو کاندہ آتے ہیں بیک کی صورت میں باہر جیتے کرتے ہیں اور ایڈجسٹ کارڈس کی صورت میں اس کے پیچھے کوئی ویلو نہیں ہوتا، مطلب

سوا اس کی صورت میں نہیں ہوتا۔ ایک کاغذ ایک لاکھ کی صورت میں چلا جاتا ہے، ویک کی طرف سے شائع کی بنیاد پر ہوا ایک لاکھ دھرو پے کا کام کرتا ہے اور اس کے پیچھے سونے کی دھڑلہ جورو پے میں ہوتی ہے۔ وہ یہاں نہیں موجود ہوتا اس طرح سے برتھ ڈف ٹی کا سلام یہاں سے جاری ہوتا ہے اور اگر ہم پیش نظر نہیں جیسا کہ ابھی اشارہ کیا گیا کہ چور سے ویک کے نظام پر بیرونی غائب ہیں اور یہی مسئلہ اہلکاروں اور چور اس کے معنی میں ہونے کی اگر ان کے پاس ایک کروڑ کی مالیت ہے تو اس کے پیچھے تو سوا ہے، لیکن پھر ایک کروڑ کی جگہ پر جو ویک کی صورت میں کرپٹ کارڈ کی صورت میں دستاویزات کی بنیاد پر نکلیں ہیں اور کروڑوں عربوں روپے کی جگہ پر جاتا ہے اور اس کے پیچھے کوئی کوئی دھڑلہ نہیں ہوتا تو یہ ایک طرح کی غیر ضروری طور پر ایک کروڑ روپے ڈالنے کے پاس عربوں روپے اکٹھا ہونے، اگر یہ ویک کا دستہ تو اس کی کرپٹ کی بنیاد پر پتہ نہیں تھی تعداد میں دہائیے گا تو اگر بیرونی آئی اس کے پیچھے ہیں اور ان کی وجہ سے توجہ دینی اور اگر یہ بھی مان لیا جائے جتنا کارڈ بار ہوتا ہے اس کاغذ وہ بھی ان کو پہنچتا ہے تو پھر یہ تمام ویک کارڈ ہمارے خزانہ کا ذخیرہ بیوروں کی جھولی میں پہنچتا ہے، یہ بار بار ویک ہانکیں گے کہ کیا کاغذ وہ مال تک پہنچتا پاتا ہے یا نہیں؟ تو ایک بات تو یقینی اگر اس حساب سے اگر دیکھیں تو ہمارے بزنس مین محترم نے ابھی اشارہ کیا کہ یہ پورا مالیاتی نظام جو ہے ایک طرح سے اسلامی اصولوں، اسلامی مالیاتی اصولوں کے خلاف جاتا ہے، دوسرے امت مسلمہ کے خلاف جاتا ہے، کیونکہ بیوروں سے مشروط ہو جاتا ہے تو ایک پہلو یہ دیکھنے کا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ ابھی جن حضرات نے اختلافات گلے میں اور عام پیش کیا آپا اس میں جو گفتگو جاری ہے ان کا شرعی حکم کیا ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں اگر غیر شرعی چیزیں جو کام دے جاتی ہیں شرعاً اس کے جوڑے کے لیے کیا چیزیں ہو سکتی ہیں، دونوں وہ پہلو ہیں، سوائے اصل یہ ہے کہ ڈیجٹل کارڈ اور کرپٹ کارڈ کنٹرولوں کے ساتھ ہو کر کنٹراکٹوں کے ساتھ جاری ہے، اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہوگا، اگر ہم مثال کے طور پر یہ بات نہیں کہ دوسروں کے ساتھ ATM کی سہولت دے گا تو اور اس میں ایک صورت

مفتی صاحب فاضل کرتے ہیں کہ دوسری شرط یہ ہے کہ دوسرے شہر یا ملک میں رقم بٹکانے کی اجازت ہو کر دی جائے۔ ورنہ جائز نہیں ہوگا۔ تو یہ ایک مجموعہ کی صورت ہوئی۔ یہ مجموعہ ایک قول نہیں کر سکا۔ دو تو اپنی شرطوں کے ساتھ چلا رہے ہیں، ہم کو تو اصل میں یہ بتانا ہے کہ کیا قیامتیں وہاں ہیں جن کی وجہ سے شرعاً وہ جائز نہیں ہو سکتا یا اور اگر ہم اسلامی جنگ کا حکم کریں اور ہم کر بیٹے کا بیڑہ جاری کریں تو ہمارے لیے کیا جائز ہو سکتی ہے، اس میں بڑا فرق کرنا چاہیے، تیسری بات جو مختصری ہے وہ یہ ہے کہ جن اعتراضات نے یہ بات کہی ہے کہ کر بیٹے کا بیڑہ یا اصل رقم سے کچھ اضافی رقم لیا جاتا ہے، سر اس چارٹ کا کام دیکھئے، سو لاکھ کی جو بھی نام دیکھئے بعض لوگوں نے یہ بات کہی ہے کہ اضافی رقم جائز ہے، میں اس سے کٹنگو نہیں کرتا کہ جائز ہے یا ناجائز، اگر جائز بھی ہو تو ان کو یہ سوچنا ہوگا کہ اس رقم کی کوئی حد ہے یا نہیں۔ اگر وہ اضافی رقم لیا جائز ہے، تو کتنا اضافی رقم لیا جائز ہے، یعنی ایک صورت تو یہ ہے کہ کھنڈ کی طاقت کی قیمت یا ہر کھنڈ کی سر اس چارٹ ہو سکتا ہے، ایک کھنڈ کی قیمت پانچ روپیہ آسکتی ہے، لیکن کیا اس کھنڈ کی قیمت پانچ روپیہ ہو کر دی جائے تو وہ جائز ہوگا کہ نہیں؟ یہ بات اہم ہے، اس پہلو سے سوچنا کہ نہ معلوم اس کھنڈ کی قیمت کے پیچھے کیا کیا چیزیں داخل کر دی گئیں اور اس کا ماہر اس چارٹ ہو گیا اور ہم نے اس کو سٹاکا ہارٹر قرار دے دیا۔

مولانا مفتی سران احمد علی صاحب (برہن پور)

کر بیٹے کا بیڑہ لایا گیا ہے کہ کچھ دنوں تک چھوٹ دی جاتی ہے، اور اس کے بعد ہر لایم زائد ہوتے ہیں ان زائد لایم پر جنگ ہر سٹمٹ وصول کرتا ہے، اور اس ہر سٹمٹ کی ادائیگی کا راز کا استعمال کرنے کا ایک گواہ کرتا ہے تو یہ دراصل طور پر جہالت ضمن کا غلطی ہے اور سدا حق کے لیے ضمن کا مجہول ہونا ہی کافی ہے۔ جس کی بناء پر حق سدا ہو جاتی ہے، تو اس فکر یہ ہے بھی غور کرنا چاہیے کہ یہاں ضمن میں ہر مالی جہالت ہوتی ہے جو بوجھت اٹھاتی ہے کہ سدا کے آنے سے

پہلے اگر اسے دو قسم کروں تو یہ دو ایک عبارت میں "مطلب حائز" ہے، لیکن وہاں ایک ہی وقت پہنچی ہے کہ اور انگیٹن کے لیے اصل میں دونوں کا اتفاق ہوتا ہے، بلکہ نفع کے نفاذ کے لئے ایک اصل ہی دونوں کا شعار ہوتا ہے، جب کہ اختلاف کے یہاں تین دن کا معاملہ ہے اور کارلام کمز کے یہاں تین دن سے زائد کی اجازت بھی ضرور ہے اور اس میں بھر یہ بات ہے کہ اگر وہ تین دن کے اندر اس کی اجازت دیتا ہے تو مطلب جائزاً، یہاں ایک فرق یہ پڑتا ہے کہ تین معین نہیں ہونے پائی، کیونکہ پہلے سے نفاذ تک جاتا ہے اور نہ ہی کرغٹ کارڈ کا استعمال کرنے کا بھی جاتا ہے کہ اگر وہ زائد لام کتنے لے لے گا، اس طرح سے تو تین معین ہی نہیں ہونے دیتا۔

مفتی زاہد علی صاحب (علی گڑھ)

جتنی گفتگو ہوئی میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ایک پہلو اور ثانیہ لایا جائے اور وہ ہے نوڈر دفت کا۔ اس کی طرف کچھ اس طریقہ سے ہوتی ہے کہ جو کسی شاخ کارڈ جاری کرتے ہوئے کرغٹ کارڈ وغیرہ دکان میں دیکھ رکھتا ہے؟ اس طرح بہت مختصر مدت کے لیے 24 دن تک کے لیے دیکھ عام طور پر ہر ڈرافٹ دیا کرتا ہے تو اور ڈرافٹ میں بھی کوئی سوائیکس لایا جاتا، لیکن اس کی یہ اپنی شاخ جیسے کہ لوگوں کی توجہ دینا کارڈ دیا کوئی بھی اس طرح کی چیز ہوتی ہے تو اس پہلو کو بھی برے نیل سے شامل کر لایا جائے تو کافی ہو جائے گا۔

۲۔ یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ کرغٹ کارڈ جس ساخت کی بنیاد پر ہوتے ہیں اس میں جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ جو ضروریہ معیار ہے جو مقررہ معیار سے زائد دقت ہے، اس کا پہلو اگر میں اس کے دیکھا جائے کہ ہم موثر اور انگیٹن اور صارف کی قیمت جو آگاہ کر سکتے ہیں اور نقد کی معاہدہ رکھ سکتے ہیں اور اس پر مالیاتی اداروں سے ہمارے ذمہ دار حضرات بات بھی کر سکتے ہیں، جس طرح کے بھی کچھ دن پہلے "ٹی جی ایم برم" نے کہا تھا کہ اسامی بینکنگ بعد چھ دن میں ممکن ہے تو

یہ ایک پیلوٹا کی حکومت کے سامنے موجود ہے اور اس میں یہ کہہ دینا کہ ہم بالکل اس میں مجبور محض ہیں یہ قابلِ بہت زیادہ مناسب ثابت نہیں ہوئی۔

تیسری بات میرے نزدیک یہ ہے کہ اسلامی شریعت کے قواعد نہیں کے نفاذ کی جو بات ہم یہاں کرتے ہیں، قابلِ اہم صاحبِ کلامان ہے کہ اسلامی شریعت کا تعلق غیر مسلموں پر نہیں ہوتا، ہم جس چیز کا اور نہیں ہیں اس پر زیادہ بحث کر رہے ہیں اور جس پر کار ہیں، یعنی ہمیں موجودہ نظموں میں جو حکم ملتا ہے اس پر ہم تو یکسو ہو رہے ہیں، جہاں تک کرنی کی حیثیت جس طرح ہم نے شریعت کے طور پر تسلیم کیا ہے، کیا کرنے کا یا کو بھی اسی طرح سے ہمیں دینک نے ایک موقع نہیں دیا ہے کہ ہم اس کو استعمال کر سکتے ہیں اور شریعت جس طرح کرنی کے اندر آگئی ہے اس کو پیش نظر رکھیں۔

مفتی سید مہر ارشد صاحب (سیور)

کرنے کا روادگی شرط کے ساتھ ضرور کیا جائے کہ وہ طبقہ جو حاجت مند ہے اس کو بغیر اس کے کام نہیں ملے گا یا رہا ہے تو ایسا طبقہ اس کو استعمال کر سکتا ہے اور اس میں بھی یہ شرط ہے کہ وہ وقت مقررہ میں اس رقم کو اگر دے نہ دے تو اس وقت نہ ملے، اسی طرح سے سوئی حفاظت سے بچتے ہوئے وہ اس سے کام لے سکتے ہیں، کیونکہ ہم بہت سی چیزوں کے اندر اسلامی شریعت اور فقہاءِ اکرہم نے اپنا اثر دیا ہے، بہت سے ایسے مسائل ہیں جو بالفاظِ طور پر ناجائز ہیں، لیکن بعض صورتوں میں ان کے جوڑ کا کوئی دیا گیا ہے، اسی طرح سے ملتی، وہی حرام ہے، لیکن سببِ گنہ کی جاتی ہے، حدیث پر بھی جاتی ہے تو یہ جائز ہے، اسی طرح سے دستورِ فیس کر لانا جائز ہے، لیکن سببِ فساد کا خوف ہے، اسی طرح سے جان کا ایسا خوف ہے تو کوئی صورت میں فقہاءِ اکرہم نے رخصت دی ہے، تو اس حکم کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ بحث کی جائے۔

مولانا محمد شاکر قاسمی (بکھر)

اہم مضمون کے ضمن میں: بڑا عیسٰی عرض کرا چاہیں گا (۱) بلا رشت کے تعلق ہے مگر یہ کسی صاحب نے عرض کر دیا ہے (۲) جوہر اہم مسئلہ یہ ہے کہ کرنے کا کارڈ ہو یا نہ ہو اہمیت کا کارڈ ہو اس کے بھوانے کے لیے ایک مخصوص مشین ہوا کرتی ہے اور اس مشین کے ذریعہ کارڈ بھوانے جاتے ہیں اور یہ مشین دوکاندار چھوٹے بڑے کے پاس نہیں ہوتی بلکہ خاص مخصوص دکاندار رکھتے ہیں سابق با زری ملک کسی ایک مخصوص مکان میں ہا کر بھوانا لیتے ہیں جہاں تک یہ ایک مشین کا لینے دینے اور شری اور روحانی شہادت لینے دینے پر بحث جاری ہے، مجھے سمجھ میں آیا کہ صرف مشین کے، اور بھی کچھ لوگ اہم سے مراد ہے ہیں، وہ اپنی مشین میں من کارڈوں کو بھوانا دیتے ہیں اور پھر اس کی وجہ سے وہ فیصد یا تین فیصد اہم حاصل کر لیتے ہیں جب کہ وہ نہ پاؤں ہوتے ہیں نہ مشین ہوتے ہیں صرف کارڈ بھوانے کی اہم جو ہے کوئی کی جاتی ہے تو آئی کہ اس کارڈ بھوانے کی اہم جو ملی جا رہی ہے وہ ہاڑ ہے یا نہیں، اس پر بحث کر لی جائے تو بہتر ہوگا۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب

اصل میں مسئلہ یہاں ہے کہ اگر بیویوں کے مقابلے میں چیرہ بھڑا ہاں اہم سے مراد ہوگی، وہ مسئلہ قابل بحث ہے اور اگر کسی دوسری جگہ کے مقابلے میں چیرہ ہو یا صحت عمل کے مقابلے میں چیرہ ہو تو نہ تو نکتہ اسرا ہمارے دور سے نہیں آجائے تو شاید اس کی گنجائش ہوگی۔

مولانا قتال احمد قاسمی (کانپور)

یہ عرض کرنا ہے کہ چیک ہے، دستہ ہونے میں نہیں نہ کہیں سود کا شامل ہوا ہے۔ خصوصاً کرڈٹ کارڈ میں، بلا لٹ الفنس لٹ ملوا دے "تو یہاں ہاڑ ہوا ہی چاہئے، لیکن اس چیک کے ساتھ اس میں سود ہے یا نہیں۔ اکثر کی گزارش یہ ہے کہ یہ بات بھی پیش نظر رکھی

ہائے، کیونکہ ملک کے تقاضے سے بھی غزوہ قاصدہ کے احکام میں تبدیلی ہوتی ہے، ہندوستان جیسے غیر اسلامی ملکوں میں غزوہ قاصدہ کے ذریعہ سے مالِ فتنہ کا حصول، امام محمد کی روایت میں ایک جگہ ہے کہ دارِ اُحرب سے معاملہ لے جائیں اور وہاں پر مسلمان کوئی جائے اور دورِ سک سے چلے ایک درہم خرچ کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں رہتا تو ایسی صورت حال میں اگر اس کا رُخ سے ایسے ملکوں میں امام محمد کی روایت سے اشتقاق نہیں کیا جاسکتا ہے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب

یہ مسئلہ اکیڈمی کے فقہی ممبران میں آپکا ہے کہ ہندوستان کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟ اور عام روایات اور غالب ترین روایات اس وقت بھی قضا کہ دارِ اُحرام اور دارِ اُحرب کے علاوہ کی ایک درمیانی صورت بھی ہے جس کو امام محمد نے دارِ اُحرام سے اور بعض لوگوں نے دارِ اُحرب سے اور ہمارے بعض علماء اُکابر نے دارِ اُحرام سے تعبیر کیا ہے اور ہمارے اُکابر اور بزرگوں کے فتوے اس پر موجود ہیں کہ اگر غزوہ قاصدہ کو ہندوستان میں جائز قرار دیا جائے تو جو مسلمان شریعہ میں ان کی حرمت لوگوں کے عقوب سے نکل جائے گی، حضرت قتادہ ثقفی نے فرمایا دی بات بھی نکلی ہے، اس کو ہمیں غور کرنا ہوگا۔

مولانا امین رضا صاحب رشادوی

بینک کے کارڈوں سے جو کچھ ہم قاصدہ حاصل کرتے ہیں، یہ سہولت حاصل کرتے ہیں اس میں کسی نہ کسی شکل سے سود کی صورت پائی جاتی ہے، مثال کے طور پر ATM ہی ہے کہ اس پر شرط ہوتی ہے کہ بینک میں ہماری رقم کچھ نہ کچھ ڈپازٹ جمع رہے، اگر ہم ڈپازٹ جمع رکھتے ہیں تو وہ ہم سے فیس نہیں لیتے ہیں اور اگر جمع نہ رہے تو فیس ہماری کرتا ہے، اسی طرح سے کریڈٹ کارڈ بھی ہے کہ ہماری مالی حیثیت چھین کرنے کے بعد ہمیں دیا جاتا ہے، ایسا نہیں کہ اگر ہم بینک

میں بکری بھی رقم جمع نہ کر رہی اور کڑے سے کارڈ حاصل کر لیں، بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ باقاعدہ طور پر ہماری رقم جو جمع رہتی ہے اس کو استعمال کر کے قاعدے کے تحت دو نام سے سوڈوں لیتا اور فیس نہیں لیتا تو ایسی صورت میں بیک میں ہماری رقم جمع رہنے کی وجہ سے جو ۵۰۰۰ کے لیے ہم سے فیس وصول نہیں کرتا، ATM کارڈ پر ہم سے فیس نہیں لیتا ہے تو اس صورت میں اس کا کیا حکم ہوگا۔

مولانا عبدالرشید صاحب (کاپور)

دارالعلوم کی جو بات آتی ہے پتہ واقعی بات تھی کہ دارالعلوم دیوبند دارالتراب ہو لیکن مجھے یاد ہے کہ ۱۹۷۰ء میں دارالعلوم دارالعلوم دیوبند دارالتراب کے تعلق کے تعلق کے بعد کسی طرح سے گزر رہے تھے اور فوٹوں نے جو ان کے ساتھ سلوک کیا تو آنے کے بعد انہوں نے اپنی رائے بدل دی اور کہا کہ اب دل نہیں کرتا ہے کہ اس کو دارالعلوم کہا جائے، اسی طریق سے پوری مسجد کے بعد مفتی سعید احمد صاحب پانچا ری نے دارالعلوم میں بیٹھ کر سب سے پہلے یہ جملہ کہا تھا کہ کہاں کیا دو دارالعلوم اور دارالعلوم بہر حال فوٹوں کی مصالحت کے لیے تو یہ مناسب ہے کہ کہا جائے دارالعلوم، تاکہ فوٹ حرمت میں نہ پڑیں، لیکن جہاں مسلمانوں کی ضرورت ہے وہیں تو یہ ہے کہ معاشیات کو اسلام سے جو نہیں لایا جاسکتا، اس سلسلہ میں بہت تفصیلی مقالہ مولانا سالم صاحب کا ہے، جو انہوں نے انجمن میں پیش کیا تھا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ”تکفاد الغصون“ ہکوں تکفیر بھی تارے سامنے ہے، کہ اگر ہم فوٹوں کو کاٹتے رہے تو یہ معاملہ کہاں تک پہنچے گا، ویسا نہ ہو کہ کہیں مباح یا مکروہ جیسے منہج کی وجہ سے وہ حرمت میں اور اس سے زیادہ بڑے سائز میں گر جائیں۔

جس طرح پاکستان میں اسلامی بینکنگ نظام ہے، جس طرح مفتی محمد صاحب نے جو شرائط میں قادم کر ایا ہے اس میں انہوں نے فیس کا نام لیا تھا، یقیناً اس کو آپ اگر غور سے

دیکھیں تو کوئی اس کو سو سے الگ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی دیکھ رہا ہے جس سے اس کو سو سے جدا کیا جائے، لیکن صرف ایک مجبوری کے تحت میں اس کو انہیں نے اس نام سے ٹپل کر کے نہیں کا نام دیا، بلکہ یہ انہیں نے اس چیز کی بھی وضاحت کی ہے کہ اگر میں نہ بھڑکی میں عمار اور میں نہ بھڑکے بعد دو کرتا ہے تو کیا نہ کا جو نام سے یہاں نقد ہے جائز ہے نقد اور عمار کے رقم میں فرق ہے نقد میں آدمی سستی چلے دے اور عمار میں منگی چلے دے اس کی شریعت نے اجازت دی ہے، اس کی نگہ موجود ہے، وہاں یہ ہے کہ ایک میں نہ کا نام نہ عمار ہو اور اس ایک میں نہ کے نقد وہ آدمی اپنے معائنہ کو پورا نہیں کرتا تو مسلم فہم و اعلم کیا کریں گے، جہاں یہ بھی اسلامی جنگ ہے غلہ ہے کہ اس کو چھو نہ چھو جائے، تو اس کو کیا کہیں گے، وہاں یہ اس کو کیا ہے کہ اس کو سنے معابد سے کے تحت میں داخل کر کے اس کو نہیں ہی قرار دیں گے تو اگر یہاں یہ بھی ان کر کے نہ کا دار کی نہیں قرار دیں اور اس کو ہم اپنے طور پر نہیں مانیں، وہ ان کو سو کا نام دیں، پھر سب کا نام دیں، لیکن ہم اس کو سب طور پر جائز جانے کے لئے اس کو نہیں مانا، نہ کا اور وہ جو پاکستان میں شیعہ گنگ نظام کی ایک تفصیلی تصانیف ہے وہ ۱۰۰ سال کے ساتھ وہاں یہ موجود ہے، اس میں کوئی زیادہ جلیانی فرق نہیں ہے، بلکہ اس سلسلہ میں گمراہ کر لیا جائے۔

مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی

مولانا نے جن کتابوں کو لکھا ہے اس پر تباری تباری کی کبھی گفتگو کر سکی، امام محمد نے یہ کچھ میں اور اس کو کمرہ نمبر سے شرح میں نقل کیا ہے، اور تفصیلی بحث کی ہے کہ اگر کسی ملک سے تبارعہ معابد ہو، اس کے بعد فرما دیا دینی کر گذر دیں تو اس معابد کو کس قسم سمجھا جائے گا، اس کے باوجود وہ معابد باقی رہے گا، امام محمد کی رائے یہ ہے کہ جب تک وہ ملک دستوری اعتبار سے جو معابد ہو اسے اس کو تسلیم کرتا ہے اس وقت تک وہ عہد باقی رہے گا۔

میں اتنی بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے ہر فیصلے میں آپ صرف ہندوستان

کے قاطر میں نہ دیکھیں، کیونکہ آپ پوری دنیا بھائیں میں تہذیبی طور پر ہے اور تارے موجودہ وزیر اعظم مہتوان سنگھ کا بہت زیادہ رجحان اس بات کی طرف ہے کہ وہ ہندوستان میں اسلامی بینک کے نظام کو قائم کریں اور اس کے لیے دیگر اسٹاک بینک مارکیٹیں اسٹاک بینک کا جو ڈھانچہ ہے اس پر مسلسل ان کا تباہی خیال جاری ہے اور یہ اسل میں ہماری اجتماعت کا نتیجہ ہے، ہم لوگوں نے جو بینک کے سود کی حرمت پر اجتماعت اختیار کیا، اس کی وجہ سے قہرمانی آپ کو رخصت سے عزیمت کے راستے پر لے جا رہے ہیں اور آپ کے لیے سہولت فراہم کر رہے ہیں، تو کریٹ کا رڈ جو اس زمانے میں استعمال ہو رہا ہے ہو سکتا ہے، اس کا تباہی اسلامی نظام کے دور میں اور تباہی کے دور سے میں نکل آئے اس کو بھی ہمیں دیکھنا چاہئے قرآن کا مزانہ ہے جہاں عامل کو بیان کرتا ہے وہاں حرم تباہی بھی قہرمان کرتے ہیں: "فعلی اللہ الصبح وحرم النور" جہاں نکل کی خرافات کو بیان کیا گیا وہیں عامل دشمن کا ذکر کر دیا گیا، حضرت سیدنا مفتی شفیع صاحب کی بات دن کے بعض ٹاگر دوں نے نقل کی ہے کہ اس زمانے میں مفتی کے لئے ضروری ہے کہ اگر کسی چیز کو وہ حرم قرار دے اور شریعت کے دور سے میں رہتے ہوئے اس کے جوڑ کی کوئی صورت اور مسئلہ کا عمل نکل سکتا ہو تو اس کی بھی نشان دہی کروے تاکہ لوگوں کو شریعت آسان محسوس ہو اور اس پر عمل کیا اس کے لئے آسان ہو جائے، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔